ابوبکر و عمر خیر الاولین والآخرین وخیر اھل السمٰوات وخیر اھل الارضین الا النبیین والمرسلین

ابوبکر و عمر بہتر ہیں سب اگلوں پچھلوں سے اور بہتر ہیں سب آسمان والوں اور سب زمین والوں سے سوا انبیاء ومرسلین کے۔

(کنز العمال ۱۱/۲۵۶)

پہلی مرتبہ اس انداز میں زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منظر عام پر آنے والی کتاب

مطلع القمرین فی ابانة سبقة العمرین

افضلیت ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

مصنف

امام اہلسنت مجدد دین وملت پروانۂ شمع رسالت

اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن متوفی (۱۳۴۰ھ)

تقدیم وتحقیق وتخریج وتحشیہ

مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی مدظلہ العالی

ناشر: مکتبہ بہار شریعت

ابوبكر وعمر خير الاولين والآخرين وخير اهل السموات وخير اهل الارضين الا النبيين والمرسلين (کنز العمال،۱۱/۲۵۶)

ابوبکر وعمر بہتر ہیں سب اگلوں پچھلوں سے اور بہتر ہیں سب آسمان والوں اور سب زمین والوں سے سوا انبیاء ومرسلین کے۔

مطلع القمرين فی ابانة سبقة العمرین

افضلیتِ ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

مصنف

امام اہلسنت مجدددین وملت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن

(متوفی ۱۳٤۰ھ)

تقدیم وتحقیق وتخریج وتحشیہ

مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی مدظلہ العالی

marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ

وعلیٰ آلک واصحابک یاحبیب اللہ

نام کتاب	مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین
مصنف	امام اہلسنت مجدد دین وملت اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن
تقدیم وتحقیق وتخریج وتحشیہ	مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی مدظلہ
ناشر	مکتبہ بہارِ شریعت، لاہور
صفحات	312
قیمت	
اشاعتِ اول	جمادی الاخری ۱۴۳۱ھ بمطابق جون ۲۰۱۰ء

marfat.com
Marfat.com

فہرست

صفحہ	مضمون	نمبر شمار
13	پہلے اسے پڑھیے	1
16	تقدیم مفتی محمد ہاشم خان العطاری المدنی	2
44	مقدمہ معنیٔ افضلیت کی تحقیق میں (دس تبصروں پر مشتمل)۔	3
44	تبصرۂ اولیٰ تمام صحابہ وخلفاء اربعہ کے فضائل میں۔	4
50	سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میرے اصحاب کا ذکر آئے تو زبان روک لو۔	5
63	تبصرۂ ثانیہ آلِ پاک کے فضائل کے بارے میں۔	6
77	ہر متقی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہے۔	7
80	تبصرۂ ثالثہ فضائل کی تعداد اور فضائل کی قوت میں فرق کے بارے میں۔	8
80	بعض وہ فضیلتیں جو عند اللہ ہزار پر غالب ہیں۔	9
83	تبصرۂ رابعہ ولایت میں افضلیت کے بارے میں۔	10
87	تبصرۂ خامسہ اس بارے میں کہ تخلیقی کمالات افضلیت کا مدار نہیں۔	11
88	تبصرۂ سادسہ اس بارے میں کہ امورِ خارجیہ پر مدارِ افضلیت نہیں۔	12

marfat.com
Marfat.com

13	تبصرۂ سابعہ اس بارے میں کہ شیخین کی افضلیت من کل الوجوہ نہیں۔	89
14	اجل التبصرات تبصرۂ ثامنہ اس بارے میں کہ تفضیلیہ میں دو گروہ ہیں	106
15	معنیٰ افضلیت کی وضاحت۔	107
16	دلائل عدم اعتبار کثرت ثواب بمعنی مزعوم عوام	113
17	دلیلِ اول۔	113
18	دلیلِ دوم: قاعدہ مجرد زیادۃ الاجر لاتستلزم الافضلیۃ المطلقۃ۔	114
19	دلیلِ سوم: اہلِ سنت کا اجماع ہے کہ صحابہ کرام تمام امت سے افضل ہیں۔	115
20	دلیلِ چہارم۔	116
21	دلیلِ پنجم: ملائکہ کو بھی باہم ایک دوسرے پر افضلیت حاصل ہے۔	117
22	دلیل ششم: علماء اہلسنت شکر اللہ مساعیہم نے تفضیلِ صدیق کو عقیدہ ٹھہرایا۔	118
23	دلیل ہفتم	119
24	دلیل ہشتم	123
25	دلیل نہم	124
26	دلیل دہم	125

marfat.com
Marfat.com

27	سنیوں کا حاصلِ مذہب	132
28	تبصرۂ تاسعہ افضلیت ثابت کرنے کے دو طریقوں کے بارے میں۔	134
29	افضلیت بمعنی مذکور ثابت کرنے کا پہلا طریقہ	134
30	افضلیت بمعنی مذکور ثابت کرنے کا دوسرا طریقہ	134
31	تبصرۂ عاشرہ: دفع بقیۂ اوہام فرقۂ سفضیہ میں چند تنبیہ پر	139
32	تنبیہ نمبر ۱	139
33	موردِ نزاع فضل کلی ہے۔	140
34	تنبیہ نمبر ۲	141
35	چند باتیں مطلقاً سب سفضیہ سے۔	143
36	تنقیح 1	144
37	تنقیح 2	147
38	تنقیح 3	148
39	تنقیح 4	148
40	تنبیہ نمبر ۳	152
41	تنبیہ نمبر ۴	153
42	تنبیہ نمبر ۵	154
43	باب اول: نصوص واخبار واحادیث واجماع وآثار سے افضلیتِ شیخین کے اثبات میں۔	157

marfat.com

Marfat.com

44	الفصل الاول فی الاجماع	157
45	حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمان	158
46	حضرت میمون بن مہران کا جواب	159
47	عامۂ کتب اصول میں افضلیت شیخین پر بتصریح اجماع منقول ہے	160
48	افضلیت شیخین پر اجماع ہے، کتب اصول سے 13 عبارات	160
49	علمائے دین تفضیلیہ کو سنی شمار نہیں کرتے اہل بدعت کی شاخ جانتے ہیں	164
50	تفضیلیہ کے بدعتی ہونے پر علما کی 16 عبارات	164
51	اشتباہ	172
52	انتباہ	173
53	(وجہ اول)	174
54	وجہ دوم	174
55	وجہ سوم	175
56	وجہ چہارم	178
57	شاہد اول	178
58	شاہد ثانی	179
59	شاہد ثالث	179
60	شاہد رابع	180
61	فائدۂ ایمانیہ	181

marfat.com

Marfat.com

62	شاہدِ خامس	182
63	فائدۂ جلیلہ	185
64	مذمت مخالفتِ جماعت	186
65	تنبیہ الختام	186
66	مخالف جماعت کی مذمت میں روایات	187
67	اہلِ بدعت کی مذمت میں روایات	192
68	حکمِ تفضیلیہ وسفضیہ	196
69	الفصل الثانی فی الآیات القرآنیۃ والنجوم الفرقانیۃ	197
70	آیتِ اولیٰ	197
71	تنبیہ(۱)	199
72	تنبیہ(۲)	200
73	اشتباہ	200
74	انتباہ	201
75	آیتِ ثانیہ	208
76	آیت میں امتِ محمدیہ علیہ وعلیہم الصلوۃ والتحیۃ کی 3 قسمیں فرمائیں	208
77	ظالم، مقتصد، سابق بالخیرات تینوں کے بارے حکم	208
78	صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سابق بالخیر ہیں 6 روایات	210
79	آیتِ ثالثہ	214
80	آیتِ رابعہ	219

marfat.com
Marfat.com

81	آیتِ خامسہ	220
82	آیتِ سادسہ	221
83	آیتِ سابعہ	223
84	آیتِ ثامنہ	225
85	آیتِ تاسعہ	225
86	آیتِ عاشرہ	226
87	تنبیہ الختام	228
88	**الفصل الثالث فی الاحادیث النبویۃ**	229
89	حدیثِ اول	232
90	حدیثِ دوم	233
91	فائدہ: حدیث میں 2 امر قابلِ لحاظ ہیں....	233
92	حدیثِ سوم	234
93	حدیثِ چہارم	234
94	حدیثِ پنجم	235
95	حدیثِ ششم	235
96	حدیثِ ہفتم	236
97	حدیثِ ہشتم	236
98	حدیثِ (۹)	236
99	حدیثِ دہم	236

marfat.com

Marfat.com

100	حدیثِ یازدہم (۱۱)	237
111	حدیث نمبر ۱۲	238
112	حدیث نمبر ۱۳	238
113	حدیث نمبر ۱۴	238
114	حدیث نمبر ۱۵	238
115	حدیث نمبر ۱۶	238
116	حدیث نمبر ۱۷	239
117	**باب ثانی، فصل اول**	240
118	مصائبِ شدیدہ واہوال مدینہ میں ابوبکر ہی نے حمایت ونصرت کی، اس دعوی کا 10 وجہ سے ثبوت	241
119	وجہِ اول	242
120	وجہِ دوم	242
121	وجہِ سوم	243
122	وجہِ چہارم	243
123	وجہِ پنجم	244
124	وجہِ ششم	245
125	وجہِ ہفتم	246
126	وجہِ ہشتم	247
127	وجہِ نہم	248

marfat.com
Marfat.com

128	وجہِ دہم	250
129	وجوہِ سابقہ میں مذکور تمام مضامین کا احادیث معتبرہ سے ثبوت	251
130	فصل	266
131	دربارِ نبوت میں جو قرب و وجاہت شیخین کو حاصل ہے ان کے غیر کو نہیں، 30 وجہ سے اس کا ثبوت	267
132	وجہِ اول	267
133	وجہِ ثانی	267
134	وجہِ ثالث	268
135	وجہِ رابع	268
136	وجہِ خامس	269
137	وجہِ سادس	270
138	وجہِ سابع	270
138	وجہِ ثامن	271
139	وجہِ تاسع	271
140	وجہِ عاشر	272
141	وجہِ حادی عشر	272
142	وجہِ ثانی عشر	273
143	وجہِ ثالث عشر	274
144	وجہِ رابع عشر	275

marfat.com
Marfat.com

145	وجہِ خامس عشر	275
146	وجہِ سادس عشر	275
147	وجہِ سابع عشر	279
148	وجہِ ثامن عشر	280
149	وجہِ تاسع عشر	281
150	وجہِ عشرون	281
151	وجہِ حادی عشرون	282
152	وجہِ ثانی عشرون	290
153	وجہِ ثالث عشرون	290
154	وجہِ رابع عشرون	291
155	وجہِ خامس عشرون	292
156	وجہِ سادس عشرون	292
157	وجہِ سابع عشرون	292
158	وجہِ ثامن عشرون	293
159	وجہِ تاسع عشرون	294
160	فصل سادس: ابوبکر کی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت میں	297
161	صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی مشابہتیں اوروں کی مشابہتوں پر من حیث الکثرۃ اور من حیث القوۃ رجحان رکھتی تھیں	299
162	دعویٰ مذکورہ پر دلیلِ اجمالی	299

marfat.com

Marfat.com

163	مشابہت(۱)	300
164	مشابہت(۲)	303
165	مشابہت(۳)	303
166	مشابہت(۴)	306
167	مشابہت(۵)	308
168	مشابہت(۶)	311

marfat.com
Marfat.com

پہلے اسے پڑھئے

اس کتاب میں جتنا کام کیا ہے اس کی تفصیل:

☆ اس کتاب میں دو حاشیوں کا اہتمام کیا ہے۔

☆ درمیان والا حاشیہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا ہے جس کے آخر میں ۱۲ منہ لکھا ہوا ہے۔

☆ اس حاشیے کی پہچان کے لئے متن میں اور حاشیے میں سٹار ☆ لگایا ہے۔

☆ اور نیچے والا حاشیہ راقم الحروف کی جانب سے ہے۔

☆ اس حاشیے کی پہچان کے لیے متن اور حاشیے میں بریکٹ میں (۱)، (۲)، (۳) لکھ دیا ہے۔

☆ بعض آیات، احادیث اور (عربی، فارسی) عبارات کا ترجمہ پہلے سے ہمارے پاس موجود نسخے کے حاشیہ میں موجود تھا اور اس کے آخر میں ۱۲ لکھا ہوا تھا اسے بھی نیچے والے حاشیے میں لکھا ہے اور پہچان کے لئے آخر میں ۱۲ لکھ دیا ہے۔

☆ جن آیات، احادیث، عربی اور فارسی عبارات کا ترجمہ پہلے سے نہ تھا ان کا ترجمہ نیچے والے حاشیہ میں کیا ہے۔

☆ اور جن آیات کا ترجمہ نہ تھا ان کے ترجمہ کا اہتمام ترجمۂ کنز الایمان سے کیا ہے۔

☆ بعض جگہ متن ہی میں ترجمہ کیا ہے جسے بریکٹ () میں لکھ کر آخر میں ''ت'' لکھ دیا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

☆ حتی الامکان آیات، احادیث اور بطورِ حوالہ پیش کی جانے والی عربی اور فارسی عبارات کی تخریج کا اہتمام بھی نیچے والے حاشیہ میں کیا ہے۔

☆ بعض جگہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ایک حدیث کو کئی حوالوں سے نقل کیا ہے تو وہاں پر اکثر جگہ صرف ایک ہی حوالے پر اکتفاء کیا ہے۔

☆ بعض جگہ نسخہ میں عبارت سمجھ نہ آئی تو اصل کتابوں سے دیکھ کر عبارت کو پورا کیا ہے۔

☆ بعض جگہ قلمی نسخہ سے عبارت سمجھ نہ آسکی یا ورق بوسیدہ ہونے کی وجہ سے کچھ حصہ غائب تھا تو عبارت کا ربط برقرار رکھنے کے لئے وہاں اندازے سے کچھ الفاظ لکھے ہیں جنہیں اصل تحریر سے جدا کرنے کے لئے اس بریکٹ { } میں لکھا ہے۔

☆ جہاں بالکل عبارت سمجھ نہ آئی تو وہاں فل سٹاپ (____) لگا دیئے ہیں۔

☆ اگر عبارت بالکل نہیں ہے تو وہاں یہ لکھ دیا ہے "یہاں بیاض ہے"

☆ آیات، احادیث اور عربی عبارات کو نمایاں کرنے کے لئے اسے عربی فاؤنٹ میں لکھا ہے۔

☆ آیات کو نمایاں کرنے کے لئے ان ﴿﴾ بریکٹ میں لکھا ہے۔

☆ اور احادیث و عربی عبارات کو انورٹڈ کوماز " " میں لکھا ہے۔

☆ آسانی کے لئے بعض جگہ اعراب کا بھی اہتمام کیا ہے۔

☆ آسانی کے لئے پیراگراف کا بھی اہتمام کیا ہے۔

☆ بعض جگہ قدیم رسم الخط کی بجائے جدید رسم الخط استعمال کیا ہے مثلاً اوس

marfat.com
Marfat.com

کی جگہ اس اور اون کی جگہ ان لکھا ہے۔

☆قدیم اردو میں بعض جگہ یہ الفاظ (میں، کہ، کی، کے، پر، سے) نہیں تھے اور جدید اردو میں ان کا عام استعمال ہے اور بعض جگہ تو ان کے بغیر معنی کو آسانی سے سمجھنا مشکل ہو جاتا ہے اس لئے ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے اور اصل تحریر سے نمایاں کرنے کے لئے انہیں ان بریکٹ () میں لکھا ہے۔

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

marfat.com
Marfat.com

تقدیم

امام اہلِ سنت مجدد دین وملت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے سیدنا صدیقِ اکبر وسیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہما کی افضلیت پر قرآن وحدیث سے دلائل کا استخراج فرمایا اور ایک کتاب بنام "منتھی التفصیل لمبحث التفضیل" لکھی جو کہ نوے اجزاء پر مشتمل تھی پھر آپ نے اس کی طوالت کو ملال خاطر سمجھ کر اس کی تلخیص فرمائی اور اس کا نام "مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین" رکھا۔

آپ علیہ الرحمہ نے فتاوی رضویہ کے اندر اس کتاب کا مختلف مقامات پر تقریباً آٹھ جگہ ذکر فرمایا چنانچہ آپ علیہ الرحمہ اپنے رسالہ "تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین" میں اس کا ذکر ان الفاظ میں کرتے ہیں "فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے مسئلہ تفضیلِ حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں دلائلِ جلائل قرآن وحدیث سے جو اکثر بحمد اللہ استخراجِ فقیر ہیں نوے جزء کے قریب ایک کتاب مسمّٰی بہ "منتھی التفصیل لمبحث التفضیل" لکھی جس کے طول کو ملال خواطر سمجھ کر "مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین" میں اس کی تلخیص کی"

(فتاوی رضویہ، ج ۳۰، ص ۱۳۲، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اس رسالے کا اجمالی تعارف کچھ یوں ہے۔

اس رسالہ کا جو حصہ ہمیں دستیاب ہو سکا اس میں امام اہل سنت علیہ الرحمہ

marfat.com
Marfat.com

نے 69 آیات کریمہ، 235 احادیث مبارکہ اور اکابر علمار حمہم اللہ تعالیٰ کی کثیر عبارات ذکر فرما کر شیخین کی افضلیت و برتری ثابت فرمائی ہے۔

یہ رسالہ ایک مقدمہ اور دو ابواب پر مشتمل ہے۔

مقدمہ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے افضلیت کے معنی کی تحقیق کرتے ہوئے دس تبصرے تحریر فرمائے۔

ان تبصروں کا خلاصہ درج ذیل ہے:

تبصرۂ اولیٰ: اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کی قربت و محبت کے لئے امت کے بہترین افراد کو چنا تاکہ وہ انبیاء کے اخلاق و معاملات کو سیکھ کر اپنے قول و فعل سے بعد والوں تک پہنچائیں اور دینِ اسلام نے ہمیشہ رہنا ہے لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے اصحاب کو پسند فرمایا جنہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات اس طریقے سے اختیار کر کے آگے پہنچائیں کہ وہ تعلیمات ہمیشہ باقی رہیں۔

محبّ جب قدرت پاتا ہے تو اپنے محبوب کی رفاقت کے لئے اعلیٰ ترین افراد مقرر کرتا ہے اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے اور حضور کی محبوبیت اظہر من الشمس ہے لہٰذا حضور علیہ السلام کے رفقاء امت کے بہترین افراد ہونے چاہئیں لہٰذا جو کسی صحابی پر طعن کرتا ہے تو وہ یا تو قدرتِ خداوندی کا منکر ہے یا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت کا انکار کرنے والا ہے۔

لوگوں کی طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں کوئی نرمی سے نصیحت قبول کرتا ہے تو کوئی

marfat.com
Marfat.com

سختی سے، لہٰذا صحابہ کرام جو کہ نائبانِ رسالت ہیں مختلف رنگ پر ہیں یعنی مختلف خصوصیات رکھتے ہیں کسی کی طبیعت میں جمال غالب ہے تو کسی کی طبیعت میں جلال غالب، کسی میں کوئی خاص خوبی ہے (جو کسی دوسرے میں نہیں پائی جاتی) تو کسی میں کوئی۔ پھر امام اہلسنت نے بہت سے صحابہ کرام علیہم الرضوان میں خاص خاص خوبیاں گنوائیں جو دوسروں میں نہیں پائی جاتیں، بالخصوص خلفاء اربعہ کی خصوصیات۔

تبصرۂ ثانیہ: امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے اس تبصرہ میں اہل بیت اطہار کے فضائل بیان کئے ہیں، فرماتے ہیں کہ ایک غلام نے سید العٰلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا خونِ حجامت پی لیا تو اسے ارشاد فرمایا: تو دوزخ سے بچ گیا۔ عزیزا! جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خون پاک کی برکت سے آتشِ دوزخ حرام ہوگئی تو جو اسی خون سے بنے ہیں اور وہ ان کے رگ وپے میں جاری وساری ہے ان کے غلاموں کو دوزخ کی آگ کیونکر پہنچ سکتی ہے۔

(مزید فرماتے ہیں) مگر اس کے باوجود قرآن وحدیث نے ہمیں کان کھول کر سنا دیا کہ نسب وجزئیت عند اللہ مدارِ افضلیت نہیں بلکہ اس کا مدار عزیتِ دین وتقوی ہے۔ (پھر اس پر دلائل ارشاد فرمائے)۔

ایک مقام پر فرمایا کہ اگر نسب وجزئیت مدارِ افضلیت ہوتا تو فاطمہ وزینب ورقیہ وام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ پر تفضیل ہوتی بلکہ حسنین کریمین مولیٰ علی سے افضل ہوتے حالانکہ یہ باجماع فریقین باطل ہے، خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حسنین کریمین پر تفضیل دی،

marfat.com
Marfat.com

اس سے پتا چلا کہ نسب و جزئیت مدارِ افضلیت نہیں۔

ایک حدیث میں ہے "آل محمد کل تقی "محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آل ہر متقی ہے۔لہذا اصحابہ کرام علیہم الرضوان میں سے کسی کو شرفِ جزئیت سے محرومی نہیں، وہ سب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل وعیال ہیں۔

تبصرۂ ثالثہ: بعض فضیلتیں اس درجہ قبول و رضا میں واقع ہوتی ہیں کہ وہ ایک عند اللہ ہزار پر غالب آتی ہے۔(پھر امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے احادیثِ صحیحہ سے اس کی متعدد مثالیں ارشاد فرمائیں) جیسا کہ ایک ساعت صفِ جہاد میں کھڑا ہونا ہزار دن کی عبادت اور ایک رات راہِ خدا میں پہرہ دینا ہزار دنوں کے روزے اور ہزار راتوں کا قیام۔عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں "واللہ ابو بکر کا ایک دن اور رات عمر کی تمام عمر سے بہتر ہے۔

تبصرۂ رابعہ: غیر کی طرف سے توجہ ہٹا کر اللہ کی طرف توجہ لگا دینا سیر الی اللہ کہلاتا ہے،اس کے منتہی کو مقام فنا فی اللہ کہتے ہیں،اس میں سب اولیاء برابر ہوتے ہیں،جب ماسوی اللہ آنکھوں سے گر گیا اور مرتبۂ فنا تک پہنچ کر قدم آگے بڑھا تو وہ سیر فی اللہ ہے،یہاں قربِ الٰہی کا فرق ظاہر ہوتا ہے،جس کی سیر فی اللہ زیادہ وہی خدا سے زیادہ نزدیک۔

پھر بعض بڑھے چلے جاتے ہیں اور بعض کو دعوتِ خلق کے لئے تنزلِ ناسوتی عطا فرمایا جاتا ہے اسے سیر من اللہ کہتے ہیں،ان سے سلسلۂ بیعت رواج پاتا ہے،یہ اگرچہ جداگانہ فضیلت ہے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کی سیر فی اللہ اگلوں سے

marfat.com
Marfat.com

بڑھ جائے، آخر نہ دیکھا کہ مولیٰ علی کے خلفائے کرام میں امام حسین اور خواجہ حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو مرتبۂ ارشاد وخرقۂ خلافت ملا اور حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی سلسلہ جاری نہ ہوا حالانکہ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قرب وولایت خواجہ حسن بصری سے بالیقین اتم واعلیٰ ہے اور ظاہرِ احادیث سے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر بھی ان کا فضل ثابت۔

تبصرۂ خامسہ: معاملہ فہمی، شجاعت، سخاوت وغیرہ خصوصیات مدارِ افضلیت نہیں، ان فضائل میں تو کفار بھی اہلِ اسلام کے شریک ہیں، حکومتِ کسری، شجاعتِ رستم، سخاوتِ حاتم یادگارِ زمانہ ہیں۔ پھر ایسے فضائل کو صحابہ کی تفضیلِ باہمی کا مدار بنانا ان کی شانِ رفیع میں گستاخی ہے۔

تبصرۂ سادسہ: بے شک اہلِ فضل بالخصوص انبیاء علیہم السلام سے رشتہ داری عظیم سعادت ہے مگر یہ باتیں امورِ خارجیہ ہیں نہ کہ محاسنِ ذاتیہ۔ لہذا اہل وعیال کی برائی سے نہ ذاتِ مرد میں کوئی نقص پیدا ہو، نہ ان کی خوبی وبہتری سے نفسِ شخص میں کچھ فضیلت زیادہ ہو۔

اسی لئے آج تک کسی نے عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے افضل نہ بتایا حالانکہ شیخین کی بیبیاں خاندان نبوت سے نہ تھیں اور عثمان غنی کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آئیں۔

لہذا نساء واطفال میں باہم موازنہ کر کے تفضیل پر دلیل چاہنا تصویر پر بنے

marfat.com
Marfat.com

بادل سے بہار چاہنا اور قالین پر بنے شیر سے شکار طلب کرنا ہے۔ ہاں جہاں تفضیل دوسرے دلائل سے ثابت ہو وہاں اس کی تائید میں یہ امور پیش کیے جاسکتے ہیں۔ مستقل دلیل کے طور پر پیش نہیں کیے جاسکتے۔

نوح علیہ السلام کی زوجہ اور ان کا بیٹا کنعان کفار و بدین تھے اس سے فضلِ نوح میں کیا کمی آئی اور یعقوب علیہ السلام کی بیبیاں بیٹے سب صلحائے مومنین تھے اس سے ان کا مرتبہ نوح علیہ السلام پر کب بڑھ گیا۔

تبصرۂ سابعہ: شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر من کل الوجوہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو متعدد ایسے خصائص عطا فرمائے ہیں جن میں کسی صحابی کا حصہ نہیں۔ پھر امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعدد فضائل و خصائص بیان فرمائے۔

تبصرۂ ثامنہ: پہلے پہلے تو مسئلہ تفضیل میں دو ہی مذہب تھے، اہل سنت حضرات شیخین کو سب صحابہ سے افضل مانتے اور تفضیلیہ مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سب سے افضل مانتے۔

مگر زمانہ کے گذرنے کے ساتھ ساتھ اس مسئلہ میں دو سے چار مذاہب ہوگئے، اِدھر والوں میں سے بعض نے من کل الوجوہ تفضیلِ شیخین کا دعوی کر دیا اور اُدھر والوں میں سے بعض نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ ہم اہل سنت کی ترتیب مانتے ہیں کہ سب سے افضل صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہیں مگر فلاں حیثیت سے اور دوسری حیثیت سے حضرت علی افضل ہیں۔ یہ ان لوگوں نے اس لئے کیا کہ لوگ انہیں

marfat.com
Marfat.com

اہلسنت کہیں کوئی تفضیلیہ نہ کہے اور موقف تفضیلیہ والا ہی اپنائے رکھیں۔

اہل سنت ہرگز صرف کسی خاص جہت سے افضلیت صدیق کے قائل نہیں بلکہ وہ تو صدیق کے لئے افضلیتِ مطلقہ کے قائل ہیں یعنی جب مطلق (بغیر کسی قید کے) افضل کہا جائے گا تو اس سے مراد صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہوں گے۔

تبصرۂ تاسعہ: کسی کی افضلیت ثابت کرنے کے دو طریقے ہیں (۱) نصوصِ شرعیہ میں کسی کی نسبت تصریح ہو کہ وہ اکرم و افضل ہے اور یہ طریقہ تمام طرق سے احسن و اسلم ہے کیونکہ نصِ شارع کے بعد کسی کو چون و چراں کی مجال نہیں۔ (۲) دوسرا طریقہ استدلال و استنباط و تالیفِ مقدمات کا ہے۔ دونوں طریقوں پر تفضیل صدیق و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ثابت ہے۔ پھر امام اہل سنت علیہ الرحمہ نے اس پر دلائل ارشاد فرمائے۔

تبصرۂ عاشرہ: اس تبصرہ میں چند تنبیہات ہیں:

تنبیہ نمبر ا: اس میں ان لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ شیخین کی تفضیل صرف اس بات میں ہے کہ اسلام و مسلمین کو ان سے نفع زیادہ پہنچا، ان کے عہدِ خلافت میں شہر بہت فتح ہوئے۔ امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے ان کا رد اس طور پر فرمایا کہ فضلِ جزئی محلِ نزاع نہیں کہ اس طرح تو بعض باتوں میں شیخین کو مولیٰ علی پر اور بعض باتوں میں مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر فضیلت حاصل ہے بلکہ محلِ نزاع فضلِ کلی ہے کہ مطلق طور پر بغیر کسی قید کے جب بھی افضلیت کا اطلاق ہوگا تو وہ شیخین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر ہوگا۔

marfat.com
Marfat.com

تنبیہ نمبر۲: اس میں ان لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما من حیث الخلافۃ افضل ہیں اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ من حیث الولایۃ اور اس کی تشریح یوں کرتے ہیں کہ خلافت صدیق وعمر کو پہلے پہنچی اور مولیٰ علی کو بعد میں اور سلاسلِ اہل طریقت حضرت علی پر منتہی ہوتے ہیں نہ کہ شیخین پر۔ ان لوگوں کا رد امام اہل سنت نے چار تنقیحات میں فرمایا:

تنقیح نمبر۱: سلسلۂ تفضیل عقیدۂ اہلسنت میں یوں منتظم ہوا ہے کہ افضل العلمین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، پھر انبیاء سابقین پھر ملائکہ مقربین پھر شیخین پھر ختنین پھر بقیۂ صحابۂ کرام صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین۔ اب ہم پوچھتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور انبیاء سے افضل کہا جاتا ہے تو آیا اس کے سوا کچھ اور معنی مفہوم ہوتے ہیں کہ حضور کا رتبۂ عالی اور قرب ووجاہت وعز وکرامت ان سے زیادہ، اسی طرح جب انبیاء کو ملائکہ اور ملائکہ کو صحابہ سے افضل کہتے ہیں اس معنی کا غیر ذہن میں نہیں آتا تو شیخین کو جو مولیٰ علی سے افضل کہا وہاں بھی قطعاً یہی معنی لئے جائیں گے ورنہ سلسلہ بکھر جائے گا۔

تنقیح نمبر۲: اہلسنت کہتے ہیں: افضل الصحابہ صدیق ہیں پھر فاروق پھر ذی النورین پھر ابوالحسنین پھر بقیۂ عشرہ پھر باقی صحابہ جو حضرات امرِ خلافت میں تفاضل مانتے ہیں کہ یہ حیثیت آگے کیسے چلی گی، کیا بقیۂ عشرہ وباقی صحابہ بھی خلفاء تھے، ان میں تفضیل کیسے ہوگی۔

marfat.com
Marfat.com

تنقیح نمبر ۳: یہ لوگ کہتے ہیں کہ اہلسنت شیخین کو افضل کہتے ہیں تو اس سے یہ مراد یہ ہے کہ ایک جہت سے افضل یہ اور ایک جہت سے وہ۔ اگر یہی بات ہے تو علمائے سنت کو کیا ہوا ہے کہ صحابہ سے لے کر اب تک اسی جہت کا اعتبار کرتے ہیں جس سے شیخین افضل ہوئے، کبھی تو دوسری جہت کا بھی اعتبار کرنا چاہئے تھا جیسے جگہ جگہ یوں فرماتے ہیں کہ ''افضل البشر بعد نبینا صلی اللہ علیه وسلم ابوبکر ثم عمر ثم عثمن ثم علی'' (ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد (اس امت میں) سب سے افضل بشر ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)۔ دس بیس یا دس بیس نہ سہی تین چار کتابوں میں ''افضل البشر بعد نبینا صلی اللہ علیه و سلم علی ثم ابوبکر ثم عمر'' (ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد (اس امت میں) سب سے افضل بشر علی ہیں پھر ابوبکر پھر عمر ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین) بھی تو کہتے۔ یہ کیا ہوا کہ اس جہت کو یکلخت بھول گئے اور ہمیشہ صدیق افضل صدیق افضل کہتے رہے۔

تنقیح نمبر ۴: شیخین کی نسبت حضور سید الانس والجان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ومولیٰ علی واہل بیت کرام وصحابہ عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زبان حق ترجمان پر جاری کلمہ تم سے صاف صاف نہیں کہا جاتا کہ وہ سب سے افضل ہیں بلکہ جب کہتے ہو اس میں کسی جہت وحیثیت کی قید لگا لیتے ہو تمہارا یہ قید لگانا ہی دلیلِ باہر ہے کہ تم اس عقیدہ پر ثابت نہیں جسے قرآن وحدیث واجماع ثابت کر رہے ہیں ورنہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مولیٰ علی واہل بیت وسارے صحابہ بے تخصیص وتقیید ان پر لفظِ افضل کا

marfat.com
Marfat.com

اطلاق کرتے رہے تم بھی ایسا ہی کرتے۔

تنبیہ نمبر ۳: بعض حضرات گمان کرتے ہیں جب ہم نے قرب الٰہی میں شیخین کو افضل بتایا تو یہ تفضیل من جمیع الوجوہ ہوگئی حالانکہ وہ عقلمند اتنا نہیں دیکھتے کہ ہم صراحۃً تفضیل من جمیع الوجوہ کا انکار کرتے ہیں اور اس کے ماننے والوں کا ردِ بلیغ کرتے ہیں۔ان کی یہ غلط فہی فضلِ مطلق اور تفضیل من جمیع الوجوہ کا مفہوم نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔

تنبیہ نمبر ۴: بعض حضرات گمان کرتے ہیں،ہم جو مرتبہ شیخین کو مولیٰ علی کے رتبہ سے بڑھاتے ہیں العیاذ باللہ حضرت مولیٰ علی (ان پر ہماری روح فدا ہو) کے درپے توہین ہیں حالانکہ یہ ان کی محض نادانی اور مسلمانوں پر بلاوجہ سوء ظن ہے۔

عزیزو! ہمیں حکم ہے کہ ہر ذی فضل کو اس کا فضل دیں جب ہم نے مرتبہ حضرت مولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انبیاء ومرسلین اور ان تین حضرات کے بعد تمام صحابہ کرام واہلبیت عظام وتمام مخلوق الٰہی جن و بشر وملائکہ سے زیادہ جانا تو ان کا مرتبہ عند اللہ ایسا ہی تھا پھر توہین کیا ہوئی،توہین تو عیاذا باللہ جب ہوتی کہ ان تین حضرات کے سوا اور کسی کو حضرت مولی سے افضل بتاتے جیسا کہ تم فضلِ حضرات شیخین کو کس کس طرح ہلکا کرتے ہو۔

اور جو اسی کا نام توہین ہے کہ جن کا فضل قرآن وحدیث سے ثابت ان سے مفضول مانئے تو جو حضرات انبیائے سابقین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کا مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجۂ عالیہ سے کم مانے وہ معاذ اللہ ان کی توہین کرنے

marfat.com
Marfat.com

والا ٹھہرے اور توہینِ انبیا قطعاً کفر ہے۔

اے عزیز! اسی لئے ہمارے آئمہ تصریح فرماتے ہیں فضلِ شیخین فضلِ ختنین سے زائد ہے بے اس کے کہ فضلِ ختنین میں کوئی قصور و فتور راہ پائے۔

تنبیہ نمبر ۵: اس میں ان لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ اس قدر اپنا عقیدہ ہے کہ خلفائے اربعہ سب اہل فضیلت و عالی مرتبت تھے باقی ان میں ایک کو دوسرے پر تفضیل ہمارا منصب نہیں، ہماری عقلیں ان حضرات کے رتبہ کو کیا جانیں۔ اس کا جواب امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے کچھ اس طرح دیا ہے کہ اکابر ائمہ جو تفضیلِ شیخین کا حکم دیتے ہیں تو ان کی پیروی سے کیا چارہ ہے اگر کوئی معاذ اللہ کہے کہ وہ بھی ان کے مراتب سے ناواقف تھے تو کیا معاذ اللہ وہ بغیر علم کے رجماً بالغیب حکم کرتے رہے اور خود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تفضیلِ شیخین تواتراً مروی ہے تو کیا وہ خود بھی اپنے مرتبہ سے واقف نہ تھے۔

ان لوگوں سے پوچھا جائے کہ یہ بتایئے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیا و رسل کا سرور مانتے ہیں یا نہیں؟ نہ مانیں تو مجھ سے نہ کہلوائیں علماء سے حکمِ مسئلہ دریافت فرمائیں اور مانیں تو یہ بتایئے کہ آپ خلفاء اربعہ کے ادراکِ فضائل میں تو عاجز آئے اور ان کے سادات کا مرتبہ فوراً سمجھ لیا، اب گھبرا کر فرمایئے گا ہم نے کہاں سمجھا نصوصِ شرع نے حضور کو تفضیل دی، ہم نے ان کی تقلید کی، ہاں اب راہ پر آگئے تفضیلِ شیخین میں بھی نصوص دیکھ لیجئے کون کہتا ہے اپنی عقل کو دخل دیجئے۔

باب اول: دس تبصروں پر مشتمل مقدمہ کے بعد بابِ اول کی ابتدا ہوتی

marfat.com
Marfat.com

ہے اس باب میں آپ علیہ الرحمہ نے متعدد فصول قائم فرمائی ہیں جن کی مکمل تعداد معلوم نہ ہو سکی البتہ آپ علیہ الرحمہ نے اس باب میں ایک مقام پر فرمایا کہ ''کما سیأتی فی الفصل الخامس من هذا الباب'' اور ایک مقام پر فرمایا کی ہم اس کی غایتِ تحقیق فصلِ سابع میں کریں گے'' امامِ اہلِ سنت کی ان عبارات سے پتہ چلتا ہے کہ اس باب کی کم از کم سات فصلیں ہیں لیکن ہمیں صرف تین فصلیں ہی میسر آئیں:

فصلِ اول فی الاجماع۔

فصلِ ثانی فی الآیات۔

فصلِ ثالث فی الاحادیث۔

ان فصول کا خلاصہ درج ذیل ہے:

فصل نمبر (۱): اس فصل میں امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے ثابت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا تمام صحابہ سے افضل ہونا مسئلہ اجماعیہ ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں ''ہم گروہِ صحابہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ابوبکر پھر عمر پھر عثمان کے برابر کسی کو نہ گنتے''

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ''ہم اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر ومتوافر کہا کرتے: افضلِ امت بعدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر صدیق ہیں پھر عمر فاروق''

حضرت میمون بن مہران سے سوال ہوا شیخین افضل یا علی؟ اس کلمہ کے

marfat.com

Marfat.com

سنتے ہی ان کے بدن پر لرزہ پڑا یہاں تک کہ عصا دستِ مبارک سے گر گیا اور فرمایا'' مجھے گمان نہ تھا اس زمانے تک زندہ رہوں گا جس میں لوگ ابو بکر و عمر کے برابر کسی کو بتائیں گے''

یہاں سے ظاہر ہوا کہ زمانۂ صحابہ وتابعین میں تفضیلِ شیخین پر اجماع تھا اور اس کے خلاف سے ان کے کان محض نا آشنا اور اسے ایسا جلی وصریح اور خلاف کو ناگوار و قبیح سمجھتے کہ صرف سوال سے صدمۂ عظیم گذرا، دفعۃً بدن کانپ اٹھا۔

امام شافعی وغیرہ اکابر ائمہ وسادات الامۃ نے اس معنی پر اجماعِ صحابہ وتابعین نقل کیا ہے۔

اسی طرح عامۂ کتبِ اصول میں اس مسئلہ پر بتصریح اجماع نقل کیا یا بلا ذکرِ خلاف اسے مذہبِ اہلِ سنت قرار دیا۔ چنانچہ امام علام ابوزکریا محی الملۃ والدین نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح صحیح مسلم شریف میں فرماتے ہیں''**اتفق اھل السنة علی ان افضلھم ابو بکر ثم عمر**''

تہذیب الاسماء واللغات میں فرماتے ہیں''**اجمع اھل السنة علی ان افضلھم علی الاطلاق ابو بکر ثم عمر**''

مواہبِ لدنیہ ومنح محمدیہ میں فرماتے ہیں''**افضلھم عند اھل السنة اجماعا ابوبکر ثم عمر**''

(امام اہلسنت علیہ الرحمہ اس اجماع پر مزید متعدد دلائل نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں) عجب اس سے جو اجماعِ صحابہ وتابعین وکافۂ اہلِ سنت کا خلاف کرے پھر (اپنے) آپ کو سنی جانے، اے عزیز! جیسے تمام ایمانیات پر یقین لانے سے آدمی

marfat.com
Marfat.com

مسلمان ہوتا ہے اور ایک کا انکار کافر و مرتد کر دیتا ہے اسی طرح سنی وہ جو تمام عقائدِ اہلسنت میں اُن کے موافق ہو اگر ایک میں بھی خلاف کرتا ہے ہرگز سنی نہیں بدعتی ہے، اسی لئے علمائے دین تفضیلیہ کو سنیوں میں شمار نہیں کرتے اور انہیں اہلِ بدعت کی شاخ جانتے ہیں۔ (پھر تفضیلیہ کے بدعتی ہونے پر متعدد عبارات نقل فرمائیں)۔

اشکال: ابوعمر بن عبد البر صاحبِ استیعاب نے نقل کیا ہے کہ کچھ صحابہ تفضیلِ علی کے بھی قائل تھے۔

جواب: (امام اہلسنت علیہ الرحمہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں) انا للہ وانا الیہ راجعون، آدمی مطلب کی بات کو گو نہایت خفی و دور اور راہِ حق سے مہجور ہو کس قدر جلد مرحبا کہہ کر لیتا ہے، اور خلافِ مقصود کو اگرچہ کسی قدر جلی و صریح و روشن اور دلائلِ ساطعہ کے جڑاؤ گہنوں سے سرتاپا مزین ہو ہرگز مسندِ قبول پر جگہ نہیں دیتا، (پھر امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے اس کا کئی وجوہ سے جواب دیا اور ثابت کیا کہ یہ روایت غیر معتبر اور اجماع میں خلل انداز نہیں، فرماتے ہیں):

وجہ اول: عزیزو! اتنا تو خیال کر لیا ہوتا کہ ابوعمر بن عبد البر سے پہلے ہزارہا ائمۂ دین و علماء محدثین گزرے۔ آخر متاخرین کو علومِ روایات سے جو کچھ پہنچتا ہے متقدمین ہی کے واسطے سے ملتا ہے، اب دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ روایت ان اکابر کو جو ابن عبد البر کے بھی آئمہ و مشائخ ہیں پہنچی اور عیاذاً باللہ ان سب نے اس کو چھپانے پر اتفاق کر لیا جب تو سخت مصیبت ہے ایسا دعوی کرنے والا اپنے دین سے ہاتھ دھو بیٹھے آخر تمام شرع شریف قرآن و حدیث جو کچھ پہنچا انہیں حضرات کے واسطے

marfat.com
Marfat.com

سے پہنچا جب یہاں انہوں نے ایک روایت کے چھپانے پر اتفاق کرلیا تو امان اٹھ گئی کیا معلوم ایسے ہی اور بہت آیات واحادیث چھپا ڈالی ہوں، وہی رافضیوں والا مذہب آگیا کہ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید میں بہت تبدیل و تنقیص کردی اعوذ باللہ من وساوس الشیطن اللعین یا یہ ہوا کہ انہوں نے اس پر اطلاع پائی اور اپنی بصیرتِ ناقدہ وقریحتِ واقدہ سے اس کی بے اعتباری وناسزاواری دریافت کرلی لہذا اس کی جانب التفات نہ کیا اور اسے خلل انداز اجماع نہ سمجھا تو اب ایک ابن عبد البر کے کہنے سے ان اکابر ائمہ کا نامعتبر سمجھنا کیونکر مدفوع ہوسکتا ہے، بڑی وجہ اس خدشۂ واہیہ کے دفع کی تو یہ ہے۔

وجہ دوم: ہوسکتا ہے وہ اکابر نے جنہوں نے اس پر التفات فرمایا اس خلاف کا وقوع بعد انعقادِ اجماع سمجھا ہو اور بے شک جو خلاف بعد تحققِ اجماع واقع ہو، رافعِ اجماع وقابلِ قبول نہیں۔

یا یہ اختلاف اجماع منعقد ہونے سے پہلے کا ہو بعد میں ان حضرات پر بھی تفضیلِ شیخین کے دلائل واضح ہوگئے تو یہ بھی اجماع کی رجوع لائے ہوں، لہذا رجوع کے بعد ان کا اختلاف نہ رہا۔ جیسا کہ حضرت ابو جحیفہ وہب الخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے جناب مرتضوی کو افضل جانتے تھے یہاں تک کہ حضرت مولیٰ نے انہیں تفہیم اور حقِ صریح کی تلقین فرمائی اس روز سے وہ بھی تفضیلِ شیخین کی طرف لوٹ آئے۔

وجہ سوم: اگر مان بھی لیا جائے کہ ابتداء سے اختلاف تھا مگر ایسا خلاف شاذ، نادر، مرجوح، ضعیف انعقادِ اجماع میں خلل انداز نہیں۔

marfat.com
Marfat.com

للہ انصاف اگر یہ مقدمہ مان لیا جائے کہ جس مسئلہ میں کوئی حکایتِ خلاف اگر چہ روایت ودرایت اس کے مساعد نہ ہو ہاتھ آجائے اس میں ہر کسی کو قبول وعدمِ قبول کا اختیار رہتا ہے تو یقین جان لو کہ اسی وقت دو ثلث شریعت درہم وبرہم ہوئی جاتی ہے کہ وہ مسائل تو اقل قلیل ہیں جن میں کوئی قولِ شاذ خلاف پر نہ مل سکے بہت مسائل مسلّمہ مقبولہ جنہیں ہم اہلِ حق اپنا دین وایمان سمجھے ہوئے ہیں ان کے خلاف میں بھی ایسے اقوالِ مرجوحہ مجروحہ مہجورہ مطروحہ بتلاش مل سکتے ہیں کتابوں میں غث وسمین ورطب ویابس کیا کچھ نہیں ہوتا۔

وجہ چہارم: جن چند صحابہ سے تفضیلِ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ اس سے مراد تفضیل کلی ہی ہے، یہاں تفضیل جزئی بھی ہوسکتی ہے بلکہ یہی مراد ہے۔اس کے ثبوت میں امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے متعدد شواہد بیان فرمائے۔

(ان چار وجوہات کو دو جملوں میں سمیٹتے ہوئے امام اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں) بالجملہ ابوعمر کی یہ حکایتِ غریبہ روایتاً معلول اور درایۃً غیرِ مقبول اور اس کی تسلیم میں حفظِ حرمتِ صحابہ سے عدول اور بتقدیرِ ثبوت ظن غالب ملتحق بسرحدِ یقین کہ ان صحابہ کا کلام فضلِ جزئی پر محمول۔

(پھر امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے بدعتیوں کے بارے میں کثیر وعیدات کو ذکر فرمایا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کہ فرماتے ہیں ''اھل البدع شر الخلق والخلیقة'' اہل بدعت تمام خلق وعالم سے بدتر ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

اور فرماتے ہیں " اصحاب البدع کلاب اھل النار" بدعت والے دوزخیوں کے کتے ہیں۔

پھر امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے تفضیلیہ (جو حضرت علی کو صراحۃً شیخین کریمین پر تفضیل دیتے ہیں) اور سنفضیہ (جو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو افضل مطلق نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں کہ فلاں جہت سے صدیق اکبر افضل اور فلاں سے حضرت علی) کا حکم بیان فرمایا کہ یہ لوگ بھی بدعتی ہیں اور ان کے پیچھے نماز شدید مکروہ ہے۔

فصلِ ثانی: اس فصل میں امام اہلسنت نے متعدد آیاتِ قرآنیہ سے افضلیتِ ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ثابت فرمائی ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

(۱) قرآن پاک میں ایک مقام پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے اکرم وافضل اتقی (بڑا پرہیزگار) ہے اور دوسرے مقام پر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اتقی فرمایا۔ دونوں آیات کو ملانے سے معلوم ہوا کہ ابوبکر صدیق اس امت میں سب سے افضل واکرم ہیں۔

(۲) قرآن مجید میں سابق بالخیرات (نیکوں میں بڑھ جانے والے) کو بڑی فضیلت والا فرمایا گیا۔ امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے کثیر احادیث اور اقوال صحابہ سے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سابق بالخیرات ہونا ثابت فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس امت میں سب سے بڑی فضیلت والے ہیں۔

(۳) قرآن پاک میں ایک مقام پر آپ کو اولوالفضل منکم (صحابہ میں سے

marfat.com
Marfat.com

بڑائی والا) فرمایا۔ امام اہلسنت فرماتے ہیں ''صدیق کو صرف بڑائی والا نہیں کہتے بلکہ فرماتے ہیں تم میں کا بڑائی والا یعنی اے صحابہ! تم سب اربابِ فضل و کرامت ہو اور وہ تم سب میں فضل و بزرگی والا ہے غلاموں کے سردار سب ہوتے ہیں پوری سرداری اس کی جو سرداروں کا سردار ہو۔''

(۴) قرآن پاک میں ایک مقام پر فرمایا ''جو سچ لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہ لوگ پرہیزگار ہیں۔'' امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں'' جو حق لائے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جس نے اس کی تصدیق کی وہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہیں''

اس آیت پاک سے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت اس طور پر ثابت ہو رہی ہے کہ اولاً تمام صحابہ کرام متقی ہیں ان میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ کا خاص تقوی کا ساتھ ذکر فرمایا۔

ثانیاً یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ ان کا ذکر کرنا اور گویا یوں فرمانا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر متقی ہیں اس کلمہ کی قدر وہی جانے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان و رفعتِ مکان سے آگاہ ہے خیال تو کر کس کے ساتھ ذکر ہوتا ہے اور ایک وصف میں جمع کیا جاتا ہے۔

(۵) قرآن پاک میں ایک مقام پر ہے کہ جنہوں نے فتح مکہ سے پہلے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور لڑے وہ ان سے درجے میں بڑے ہیں جنہوں نے فتح مکہ کے بعد خرچ کیا اور لڑے۔

جسے تاریخ اسلام اور اس کے حالات ابتدائیہ پر وقوف ہے وہ بالیقین جانتا

marfat.com

Marfat.com

ہے کہ جیسے نازک اوقات میں اور جس حسن وخوبی کے ساتھ صدیق نے اسلام پر جان نثاری وسپرداری کی کسی سے نہ بن پڑی پھر بشہادتِ قرآن کون ان سے ہمسری کرسکتا ہے۔

(۶) اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿اھدنا الصراط المستقیم ﴾ ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ حضرت خواجہ حسن بصری وابو العالیہ کہ دونوں حضرات اجلہ علمائے تابعین سے ہیں تفسیرِ آیت میں فرماتے ہیں" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحباہ "صراط مستقیم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں اور ان کے دونوں یار صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

آیت کریمہ کی اس تفسیر سے پتا چلا کہ ابوبکر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تمام امت یہاں تک صحابہ کرام کے بھی متبوع ہیں کہ سب آپ کے راستے پر چلنے کی دعا کررہے ہیں۔

(۷) قرآن پاک نے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک مقام پر" صالح المؤمنین " (مسلمانوں میں کے نیک) فرمایا۔

(۸) قرآن پاک نے علم والوں کی فضیلت بیان فرمائی جس سے پتا چلا کہ جس کا جتنا علم زیادہ اس کا اتنا مرتبہ زیادہ۔ اور شیخین کا علم سب صحابہ سے زیادہ تھا۔

(۹) قرآن پاک نے مہاجرین کو صادقون (سچے) کا لقب دیا۔ امام اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: آیہ کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ مہاجرین کے سچے راست گو ہونے کی گواہی دیتا ہے اور مہاجرین کا تفضیلِ شیخین پر اجماع ہے کم کوئی مہاجر ہوگا جس نے افضلیتِ ابی بکر وعمر صریحاً یا تلویحاً ارشاد نہ فرمائی ہو۔

marfat.com
Marfat.com

فصل ثالث: اس فصل میں امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے احادیث مبارکہ سے افضلیتِ شیخین پر دلائل ارشاد فرمائے ہیں، فرماتے ہیں کہ اس بارے میں احادیث اس قدر کثیر ہیں کہ ان کا احاطہ کرنا بہت مشکل ہے، ہم ان میں سے کچھ پر اقتصار کرتے ہیں:

صحابہ کرام فرماتے ہیں: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کہا کرتے اس امت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے افضل ابوبکر و عمر و عثمان ہیں، یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سمعِ اقدس تک پہنچتی اور حضور انکار نہ فرماتے۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: سورج نے ایسے کسی شخص پر طلوع وغروب نہ کیا جو ابوبکر سے افضل ہو۔

اور فرمایا: بے شک روح القدس جبریل نے مجھے خبر دی کہ آپ کے بعد آپ کی امت میں سب سے بہتر ابوبکر ہیں۔

اور فرمایا: انبیاء و مرسلین کے جس قدر صحابی ہیں اور صاحب یٰس (یعنی حبیب نجار جنکا قصہ حق سبحانہ نے یٰس شریف میں ذکر فرمایا اور ان کا جنتی اور مکرم ہونا بیان کیا) ان میں کوئی صدیق سے افضل نہیں۔

اور فرمایا: بہترین امتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بعد ابوبکر و عمر ہیں۔

اور فرمایا: ابوبکر و عمر بہترین سب اگلوں پچھلوں سے اور بہترین سب آسمان والوں سے اور بہترین سب زمین والوں سے سوا انبیا و مرسلین علیہم الصلوۃ والسلام

marfat.com
Marfat.com

کے۔

جنابِ مرتضوی نے فرمایا میں خدمتِ اقدس حضور افضل الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھا کہ ابوبکر وعمر سامنے سے آئے حضور نے ارشاد فرمایا اے علی یہ دونوں سردار ہیں اہل جنت کے سب بوڑھوں اور جوانوں کے بعد انبیا و مرسلین کے۔

نوٹ: امام اہلسنت علیہ الرحمہ کے اندازِ تحریر سے پتا چلتا ہے کہ اس فصل میں آپ علیہ الرحمہ نے کثیر احادیث سے افضلیتِ صدیق کو ثابت کیا ہے، مگر ہمیں صرف سترہ احادیث ہی میسر آئیں اور اس سے آگے بیاض ہے۔

باب دوم: بابِ دوم میں بھی آپ علیہ الرحمہ نے متعدد فصول قائم کیں لیکن ہمیں اس کی بھی صرف تین فصلیں ہی دستیاب ہوئیں، البتہ ہمارے پاس موجود قلمی نسخے میں جو آخری فصل ہے اُس کے ساتھ سادس لکھا ہوا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس باب کی کم از کم چھ فصلیں تھیں اور اس کے علاوہ اس باب میں ایک مقام پر آپ علیہ الرحمہ نے فرمایا''**کما سیأتی فی فصل الوزارة** ''اور ایک مقام پر فرمایا کہ ''**فی فصل العلم** ''جبکہ یہ دونوں فصلیں ہمارے پاس موجود قلمی نسخے میں موجود نہیں اس سے بھی یہی پتہ چلتا ہے کہ اس باب میں کم از کم چھ فصلیں ضرور تھیں۔

ہمارے پاس جو فصلیں موجود ہیں ان میں پہلی فصل میں آپ علیہ الرحمہ نے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جان نثاری و پروانہ وارگی کو بیان فرمایا ہے۔

اس کے بعد والی فصل میں آپ علیہ الرحمہ نے دربارِ رسالت میں صدیقِ

marfat.com
Marfat.com

اکبر رضی اللہ عنہ کی وجاہت کا ذکر فرمایا ہے۔

اس کے بعد والی فصل میں آپ علیہ الرحمہ نے صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چند مشابہات کو بیان فرمایا ہے افسوس کہ کہ ہمارے پاس یہ فصل بھی مکمل دستیاب نہیں جتنی موجود ہے اس میں آپ علیہ الرحمہ نے چھ مشابہات کا ذکر فرمایا ہے۔

ان تین فصول کا خلاصہ درج ذیل ہے:

فصل اول: اس فصل میں امام اہل سنت علیہ الرحمہ نے احادیث مبارکہ سے یہ بات ثابت فرمائی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جانثاری سب صحابہ سے بڑھ کر تھی۔ چنانچہ امام اہلسنت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں" اللہ تعالیٰ نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سید المحبوبین صلی اللہ علیہ وسلم پر جانثاری اور حضور کی شمعِ جمال پر پروانہ واری سے مخصوص فرمایا کہ لوگوں کے اعمالِ ہزار سالہ ان کی خدمتِ یک ساعت کو نہیں پہنچتے یہاں تک کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ابوبکر کا ایک دن رات عمر کی تمام عمر سے بہتر ہے۔

مصائب شدیدہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیسی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نصرت وحمایت کی ان کے سوا کسی نے نہ کی۔

پھر اپنے اس دعوی کو دس وجہ سے ثابت کیا، ان وجوہات میں آپ نے اس مضمون کی احادیث ذکر فرمائیں:

ابتدائے اسلام میں جب کافروں کا نہایت غلبہ تھا اور وہ حضور صلی اللہ علیہ

marfat.com
Marfat.com

وسلم کو طرح طرح سے ایذا پہنچاتے اس وقت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی نے ہر طرح حضور کی حمایت کی اور آپ کی حفاظت کی، جب بوجہ تنہائی و بیکسی و کثرتِ اعدا کے کچھ قابو نہ چلتا تو ایسی باتیں کرتے کہ دشمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر ان کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ آپ ان کی ایذا گوارا کرتے مگر محبوب کو آنچ آنا گوارا نہ کرتے۔

روزِ بدر شمشیرِ برہنہ لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محافظت کے لئے آپ کے عریش کے پاس رہے جو کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف آتا اسے دفع کرتے۔

شبِ ہجرت کبھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے چلتے کبھی پیچھے کبھی دائیں کبھی بائیں کہ کہیں کوئی کافر ایذا نہ پہنچائے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پائے اقدس ورم کر گئے تو صدیق اکبر حضور کو اپنے کندھوں پر سوار کر کے دوڑے یہاں تک کہ غارِ ثور تک لائے۔ غار میں پہلے خود داخل ہوئے کہ اگر اس میں کچھ ہو تو میری ہی جان پر آئے حضور کو ایذا نہ پہنچائے وہاں کچھ نہ دیکھا تو حضور کو اٹھا کر اندر لے گئے، غار میں سوراخ تھا جس میں سانپ اور اژدھے تھے خوف ہوا کہ کوئی چیز نکل کر محبوب کو ایذا پہنچائے اپنا پاؤں سوراخ میں رکھ دیا، سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ان کی گود میں سر رکھ کر آرام فرمانے لگے ادھر سانپوں اور اژدھوں نے کاٹنا اور سر مارنا شروع کیا صدیق اکبر نے مطلق حرکت نہ کی کہ کہیں محبوب کی نیند میں خلل نہ آئے، یہاں تک کہ ان کے آنسو حضور کے چہرۂ اقدس پر پڑے حضور کی آنکھ کھل گئی، پوچھا: کیا ہوا؟ عرض

marfat.com
Marfat.com

کیا: مجھے سانپ نے کاٹا ہے، حضور نے لعابِ دہنِ اقدس لگا دیا تکلیف زائل ہوئی آخر عمر میں اس نے عود کیا اور سببِ شہادت ہوا۔

الغرض ہر وقت و ہر حال میں اس یارِ غار نے حق جانثاری کما ینبغی ادا کیا اور نہایت سخت سخت مصیبتوں میں اور بیکسی اور تنہائی کے وقتوں میں حضور کا ساتھ دیا۔

احادیث بیان کرنے کے بعد آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو جس کام کی غایتِ اصلاح منظور ہوتی ہے ہرگز غیر الیق کے ہاتھ میں نہیں دیتا اور اللہ تعالیٰ نے صدیق کو اپنے محبوب کی نصرت وحمایت کے لئے چنا، تو پتہ چلا کہ صدیق اکبر ہی اس کے زیادہ لائق تھے اور سب سے بڑھ کر رسول کے انیس و دمساز و محرمِ راز و عاشق جانباز تھے۔

پھر ان صفات کو بیان فرماتے ہیں جو اس لیاقت کے لئے درکار ہیں:

(۱) محبِّ ناصر کے صفات و اخلاقِ نفسانیہ محبوبِ منصور کے عادات و اوصاف سے غایت تشبہ و مماثلت بلکہ کمالِ اتحاد و یک رنگی پر واقع ہوں۔

(۲) محبوب کو اس پر وثوق و اعتمادِ تام حاصل ہو۔

(۳) آتشِ محبت سینۂ محب میں اس درجہ مشتعل ہو کہ ماوراء اس کا نسیاً منسیاً اور اس کی ادنیٰ تکلیف پر اپنی جان دے دینا بطوع و رغبت گوارا ہو۔

(۴) صبر تام، شجاعت و ہمت و جرأت و سخاوت۔

اور اللہ تعالیٰ کا صدیق کو اپنے محبوب کی نصرت وحمایت کے لئے چننا اس بات پر دلیل ہے کہ آپ میں یہ سب صفات پائی جاتی ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

فصل: امام اہل سنت علیہ الرحمہ نے اس فصل میں دربارِ نبوت میں حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وجاہت کو بیان فرمایا کہ دربارِ نبوت میں جو قرب و وجاہت صدیق و عمر کو حاصل کسی کو نہیں، انصار و مہاجرین میں سے کوئی حضورِ والا کی طرف نگاہ نہ اٹھا سکتا تھا مگر ابو بکر و عمر حضور کو دیکھتے اور حضور انہیں دیکھتے، سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ کر تبسم فرماتے اور یہ حضورِ والا کو دیکھ کر مسکراتے، سب صحابہ نام سے پکارے جاتے مگر صدیق اکبر کنیت و لقب سے ذکر کیے جاتے اور خود سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کو اسی طرح یاد فرماتے، اگر مجلسِ اقدس میں ابو بکر صدیق حاضر نہ ہوتے تو ان کی جگہ خالی رہتی اور کوئی اس میں طمع نہ کرتا جب آتے اپنی جگہ بیٹھ جاتے، حضور والا ان کی طرف منہ فرماتے اور اپنی باتوں کا مخاطب انہیں ٹھہراتے اور باقی لوگ سامع ہوتے۔ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حسان رضی اللہ عنہ سے ان کی مدح میں اشعار سنتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم چشمہ میں اترے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سب اپنے اپنے یار کی طرف تیرو پھر خود صدیق کی طرف تیرے اور فرمایا: اگر میں کسی کو اپنا ایسا دوست بناتا کہ دل میں سوا اس کے دوسرے کی جگہ نہ ہوتی تو ابو بکر کو بناتا لیکن وہ میرا رفیق ہے، جب شیخین کا ذکر اور صحابہ کے ساتھ ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرِ شیخین کو مقدم فرماتے، حضورِ والا کا معمول تھا کہ ہر روز صبح و شام دو بار صدیق کے گھر تشریف لے جاتے اور یہ وہ مرتبہ ہے کہ نہایت نہیں رکھتا، حضورِ والا صحابہ کرام کو صدیق اکبر کا ادب تعلیم فرماتے اور یہ معنی کمالِ وجاہت پر دال ہے، ایک بار ایک صحابی کو صدیق اکبر کے

marfat.com
Marfat.com

آگے چلتے دیکھا تو فرمایا تُو اس کے آگے چلتا ہے جو تجھ سے بہتر ہے، زمانۂ رسالت میں بھی یہ مرجع ناس تھے لوگ مسائل میں ان سے فتوی لیتے اور اپنے مرض کی چارہ جوئی کیلئے ان کی بارگاہ میں حاضر ہوتے، سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت غضب فرماتے صدیق وعمر کے سوا کسی کو مجالِ تکلم نہ ہوتی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت سے وہ شخص جو سب سے پہلے داخلِ جنت ہوگا صدیق اکبر ہے۔ اور فرمایا کہ سب سے حساب ہوگا اور صدیق سے حساب نہیں، اور صدیق وعمر سے فرمایا کہ میرے بعد تم پر کوئی حکومت نہ کرے گا۔

فصلِ سادس: اس فصل میں امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت کو بیان فرمایا ہے۔ فرماتے ہیں کہ نہایت اعلیٰ مقاصد سے یہ بات ہے کہ مسلمان اپنے اعمالِ قلب وافعالِ جوارح وکل حرکات وسکنات میں حتی الوسع سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت اختیار کرے کہ مدارِ نجات ورفع درجات یہی تشبہ ہے۔ یہ کلام تو اپنے افعال اختیاریہ میں تھا اور جہاں فضل الٰہی خود کفالت کارفرماتا اور بندہ کو اعلیٰ درجہ کی تربیت کرنا چاہتا ہے تقدیر ازلی اس کے احوالِ غیر اختیاریہ کو بھی حالاتِ طیباتِ نبی کے رنگ پر ڈھال لاتی ہے۔

اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو یہ شرف بدرجۂ اتم حاصل تھا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ حضور کے مشابہ تھے یہاں تک کہ آپ کی مشابہتیں دائرۂ حد واحصا سے خارج، حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں کہ اے ابوبکر آپ سب

marfat.com
Marfat.com

سے زیادہ مشابہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چال، ڈھال اور رحمت و فضل میں۔

اس کے بعد امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے مشابہات کو ذکر فرمایا:

(۱) جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے اقدس ہوتی وہی صدیق کی رائے ہوتی اور جو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اقدس میں آتی دل صدیق میں بھی خود بخود وہی قرار پاتی، حدیبیہ کے موقع پر مسلمانوں کا بے دخولِ مکہ وطوافِ کعبہ مدینہ طیبہ کو واپس جانا فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کو ناگوار گذرا، آپ نے اپنے درد کے درماں جوئی کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا پھر صدیق اکبر سے عرض کیا تو صدیق اکبر کی زبان سے حرفاً حرفاً بعینہ وہی جواب نکلا جو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول روز سے کفر و کافرین کی مجالس سے محترز وخلوت پسند تھے صدیق اکبر کو بھی تمام جہان میں کسی اور کی صحبت پسند نہ آئی۔ اٹھارہ برس کی عمر سے سید العلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت اختیار کی سفر وحضر میں ہمیشہ آپ کے ہمراہ رہے۔

تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام بتوں اور بت پرستوں سے نفرت کرتے کبھی کسی نبی نے بچپن میں بھی بتوں کی تعظیم نہ کی حضور نے پیدا ہوتے ہی واحد ذی الجلال کو سجدہ کیا، صدیق کو دیکھئے کہ اس فضل سے کیسا حصہ پایا اور صغرِ سن میں ہی بتوں کی عاجزی اور محض بے دست وپائی سے ان کی عدمِ الوہیت پر استدلال اور بت شکنی کر کے شانِ ابراہیمی کا خلف دکھایا۔

marfat.com
Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے سراپا رحمت بنا کر بھیجا، اللہ تعالی فرماتا ہے ﴿وما ارسلنک الا رحمة للعالمین﴾ اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''ارحم امتی بامتی ابو بکر'' میری امت میں سے میری امت پر سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں۔

اللہ تعالی نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو جامعِ فضائل کیا ہر وہ خوبی وکمال جو اگلے انبیا کو عطا ہوا حضور کو اس کی مثل یا اس سے امثل عطا ہوا، اسی طرح صدیق اکبر کو جامع خیر کیا، سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں خیر کی تین سو ساٹھ خصلتیں پھر فرمایا شادمانی تیرے لئے اے ابوبکر کہ تو ان سب کا جامع ہے۔

اور صدیق سے فرمایا: میں امید کرتا ہوں کہ تم جنت کے تمام دروازوں سے بلائے جاؤ گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوامع الکلم عطا فرمائے گئے ابوبکر صدیق کو بھی فصل خطاب وحسن کلام میں پایۂ رفیع عطا ہوا، حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں آپ کا کلام سب سے بہتر تھا اور گفتار سب سے زیادہ درست اور طول خاموشی اور بلاغتِ کلام میں آپ کا مثل کوئی نہ تھا اور آپ کو ابلغ الناس کہا گیا۔

محمد ہاشم خان العطاری المدنی

marfat.com
Marfat.com

الحمد لله رب العلمين ٥ والصلوة والسلام علی افضل المرسلین والہ وصحبہ اجمعین حسبنا اللہ ونعم الوکیل ٥ علی اللہ توکلنا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ٥

مقدمہ تحقیقِ معنیٔ افضلیت میں

مشتمل دس تبصروں پر:

تبصرۂ اولیٰ: حضرتِ حق سبحانہ وجل جلالہ نے جب انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو آرام گاہِ عالمِ ارواح سے ہدایتِ خلق کے لئے دارالہموم والاحزان میں بھیجا، ہر وقت وہر زمانہ میں خیارِ امم ان کی صحبت ومعیت وائتلاف وموانست کے لئے پیدا کئے، تا (کہ) زمانۂ نبی میں اس کی خدمت ورفاقت ونصرت واعانت سے بہرہ یاب ہوں اور اس کے سایۂ عاطفت میں دودھ پیتے بچوں کی طرح پرورش پاکر اس کی عادتیں سیکھیں اور متخلق باخلاق الیہ ہو جائیں، پھر جب پیغمبر رحلت فرمائے اس کی نیابت اور خلق کو اس کی روِش پر ہدایت اور اس کی شرع کی طرف ارشاد ودعوت کریں اور جو لوگ مشرف بایمان ہوں ان کے اخلاق وعادات دیکھ کر نبی کی عادات واخلاق سیکھیں اور ہم نشینانِ گل میں بوئے گل پاکر مشامِ جام تازہ کریں، بعدہ جب ان لوگوں کی تعلیم وارشاد وتخلق واقتیاد کا اثر عالم سے زائل اور یہ سلسلہ متناہی ہو جائے اور خلق ازسرِ نو مرشدِ مستقل کی محتاج ہو، اس کے بعد دوسرا پیغمبر بھیجا جائے اور وہ سلسلۂ طیبہ جیسے پہلے شروع ہوا تھا پھر نظام پائے، عرصۂ بعید ومدتِ مدید تک عالم اسی

marfat.com

Marfat.com

ذہاب وایاب اور نجومِ رسالت کے طلوع وغروب میں تھا کلما ھلک نبی خلفہ نبی (۱)(۲)،فترتِ عیسوی میں جو ظلمت وتاریکی عالم پر چھائی، کبھی نہ تھی، مذاہب فاسدہ وعقائدِ فاسدہ بیش از بیش مجتمع ہوئے، فِرَقِ کفار کا انشعاب بکثرت تھا اور امم سابقہ کی گمراہی وضلالت اور تازہ احداث وابتداع علاوہ۔

اب وقت وہ آیا کہ آفتابِ ختمیت طلوع فرمائے اور عالم میں اس بادشاہِ عرش بارگاہ کا حکمِ احکم جاری ہو جسے جنابِ باری کی خلافتِ عظمٰی حاصل اور اس کی دعوت وہدایت سب سے قوی وکامل ہو، شریعت اس کی کہ خاتم الشرائع ہے ایسی عمدہ تہذیب وغایتِ اعتدال میں واقع ہو جسے اختلافِ امصار وتبدّلِ اعصار نہ بدل سکے اور اصحاب اس کے صفاتِ فاضلہ میں ایسے کامل ومنتہی ہوں جن کے تخلق واعتیاد وہدایت وارشاد کا اثر تا قیامِ قیامت زائل نہ ہونے پائے کہ یہ سلسلہ معدوم ہو کر عالم کو پھر ہادیٔ بالاستقلال کی حاجت پڑے گویا کہ (آیۃ) کریمہ ﴿کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر(۳)﴾(۴) میں اسی طرف اشارہ فرماتے ہیں۔

---

(۱) ترجمہ: جب بھی ایک نبی دنیا سے تشریف لے جاتا تو دوسرا نبی دنیا میں تشریف لے آتا۔

(۲) صحیح البخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ماذکر عن بنی اسرائیل، حدیث ۳۴۵۵، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲/۴۶۱

(۳) ترجمۂ کنز الایمان: بہتر ہوان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔ (۴) پ۴، سورۃ آل عمران، آیت ۱۱۰

marfat.com

Marfat.com

پس حکمتِ الٰہیہ نے صحبت ونیابتِ سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے وہ لوگ پسند فرمائے جو بہترین عالم تھے، اور نفوسِ قدسیہ ان کے فضائلِ محمودہ میں سب سے اعلیٰ واکرم، تربیتِ ربانی نے انہیں اس خوبی سے سنوارا کہ شریعتِ غرائے بیضائے سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بارِ گراں جسے قولِ ثقیل سے تعبیر فرماتے ہیں ﴿انا سنلقی علیک قولاً ثقیلاً (۱)﴾ (۲) اپنی دوشِ ہمت پر اٹھالیا اور باحسن وجوہ اس کی ترویج وتبلیغ کو انجام دیا، اپنے مولیٰ وآقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادتیں اختیار کرنا اور ان کی چال چلنا ایسا سکھایا کہ سراپا ان کا آفتابِ رسالت کے رنگ میں رنگ گیا اور ہر رگ وریشہ گلِ اصطفا کی بو سے مہک اٹھا، اثر ان کے تخلق وتعلمِ عادات کا ہمیشہ باقی رہے گا اور نور اخلاقِ مصطفائی کا عالم سے کبھی محو نہ ہوگا اس لئے سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، قی عم ''ان اللہ نظر فی قلوب العباد فوجد قلب محمد صلی اللہ علیہ و سلم خیر قلوب العباد فاصطفاہ وبعثہ برسالتہ ثم نظر فی قلوب العباد بعد قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوجد قلوب اصحابہ خیر قلوب العباد فجعلھم وزراء نبیہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقاتلون عن دینہ '' (۳) یعنی حق سبحانہ نے بندوں کے دلوں میں نظر فرمائی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دل

---

(۱) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک عنقریب ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالیں گے۔

(۲) پ۲۹، سورۃ المزمل، آیت ۵

(۳) مسند احمد، مسند عبداللہ بن مسعود، حدیث ۳۶۰۰، دار الفکر، بیروت، ۲/۱۶

marfat.com
Marfat.com

تمام جہاں کے دل سے بہتر پایا پس انہیں چن لیا اور اپنا پیغمبر کر کے بھیجا پھر قلبِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بندگان ملاحظہ فرمائے تو اصحابِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل سب دلوں سے بہتر نظر آئے پس انہیں اپنے نبی صلی للہ علیہ وسلم کا وزیر کیا کہ اس کے دین کی طرف سے قتال کرتے ہیں۔

آفتابِ نیمروز سے روشن تر کہ محب جب قدرت پاتا ہے اپنے محبوب کی رفاقت وملازمت اور دربارداری وخدمت گزاری کے لئے نہایت سنجیدہ وپسندیدہ ووفادار وکارگزار ونیک اطوار لوگ جنہیں اپنی نظر میں تمام دنیا سے بہتر اور ان کے ملکاتِ نفسانیہ کو کل عاداتِ حسنہ کا عطر سمجھتا ہے مقرر کرتا ہے، حق تبارک وتعالیٰ قادرِ مطلق اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے محبوب وسید المحبوبین، کیا عقلِ سلیم تجویز کرتی ہے کہ ایسے حکیم بلند قدرت نے ایسے عظیم ذی وجاہت جانِ محبوبی کانِ عزت کے لئے خیارِ خلق کو جلیس وانیس نہ فرمایا۔

ایک روز جناب طیبہ طاہرہ صدیقہ بنت الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر خشیتِ الٰہی مستولی اور محاسبۂ نفس میں کمالِ مشغولی تھی، سیدنا وابن سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حاضری چاہی، فرما بھیجا اس وقت میں ایک غم وکرب میں ہوں لوٹ جاؤ، حضرت ابن عباس نے کہا میں وہ نہیں کہ بے حاضر ہوئے لوٹ جاؤں، آخر اذن دیا اور فرمایا مجھے اس وقت ایک غم اور بے چینی ہے اور بعض خوف ناک باتوں سے ڈر رہی ہوں، حضرت ابن عباس نے فرمایا آپ کو مژدہ ہو خدا کی قسم میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: عائشہ میری بی بی ہے جنت میں، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رتبہ اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ ہے کہ جہنم کی چنگاریوں سے ایک

marfat.com
Marfat.com

چنگاری ان کے نکاح میں دے، جنابِ عفت مآب نے فرمایا تم نے میرا غم دور کیا اللہ تمہارا غم دور کرے۔

فقد روی الامام ابو حنیفة عن الهیثم عن عکرمة عن ابن عباس انه استأذن علی عائشة فارسلت الیه انی اجد غما و کربا فانصرف فقال للرسول ما انا بالذی ینصرف حتی ادخل فرجع الرسول فاخبرها بذلک فاذنت له فقالت انی اجد غما و کربا و انی مشفقة مما اخاف علیه فقال لها ابن عباس ابشری فواللہ لقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول عائشة زوجی فی الجنة و کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اکرم علی اللہ ان یزوجه جمرة من جمر جهنم فقالت فرجت عنی فرج اللہ عنک۔(۱)(۲)

بالجملہ جنابِ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالتِ شان ان کے اصحابِ کرام کی رفعتِ مکان کو مستلزم، جو کور باطن بے بصیرت ان میں سے کسی پر طعن سے اپنی زبان کو آلودۂ ہزار خباثت کرتا ہے جنابِ الٰہی کے کمالِ قدرت و عظمِ حکمت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غایتِ محبوبیت و نہایتِ کرامت و منزلت پر حرف رکھتا ہے اسی لئے ارشاد ہوا، ت" اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ

(۱) اس حدیث کا ترجمہ اس حدیث سے پہلے موجود ہے۔

(۲) شرح مسند امام اعظم، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ص ۴۱۷

marfat.com
Marfat.com

فی اصحابی لا تتخذو ھم غرضا من بعد ی فمن احبھم فبحبی احبھم ومن ابغضھم فببغضی ابغضھم ومن اذاھم فقد اذا نی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیو شک اللہ ان یأخذ''(۱) اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے حق میں، اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے حق میں، اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے حق میں، انہیں نشانہ نہ بنا لینا میرے بعد، جو ان سے دوستی رکھتا ہے میری محبت کے سبب ان سے دوستی رکھتا ہے اور جو ان سے کینہ رکھتا ہے وہ میرے بغض کے سبب ان سے بیر رکھتا ہے اور جس نے انہیں ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی، جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی سو قریب ہے کہ اللہ اسے گرفتار کرے۔

اللہ راضی ہو فرقۂ ناجیہ اہلسنت و جماعت سے وہ ایسے ہی امور پر لحاظ کر کے فرماتے ہیں ''**الصحابۃ کلھم خیار عدو ل لانتکلم فیھم الا بخیر** (۲)''(۳) اور اہلسنت کیا کہتے ہیں خود صاحبِ سنت علیہ الصلوۃ والتحیۃ نے

---

(۱) ترمذی، کتاب المناقب، حدیث ۳۸۸۸، دار الفکر، بیروت، ۵/۴۶۳

(۲) ترجمہ: صحابہ سب کے سب صالح اور عادل ہیں ہم ان کے بارے میں جب بھی کلام کریں گے بھلائی کے ساتھ ہی کریں گے۔

(۳) منح الروض الازہر للقاری، افضلیۃ الصحابۃ بعد الخلفاء، کراچی، ص ۷۱

نوٹ: اس میں الفاظ یہ ہیں: ولا نذکر احداً من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم الا بخیر الخ ولذلک ذھب جمہور العلماء الی ان الصحابۃ رضی اللہ تعالٰی عنہم کلہم عدول۔

marfat.com
Marfat.com

فرمایا، طب عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ" اذا ذکر اصحابی فامسکوا "(۱) جب میرے اصحاب کا ذکر آئے تو زبان روک لو۔

غرض اس میں شک نہیں کہ صحابۂ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم بعد انبیاء و مرسلین کے خیر الخلق و افضل الناس تھے مگر جبکہ منظورِ الٰہی تھا کہ شریعتِ محمدیہ علیہ افضل الصلوۃ والتحیۃ قوم دون قوم یا یوم غیر یوم سے خاص اور بعثتِ والا کسی زمان و مکان پر مقتصر نہ ہو اور پُر ظاہر کہ قلوبِ ناس قبولِ نصح و استفادہ و استرشاد میں مختلف ہوتے ہیں بعض پر نرمی سریع الاثر ہوتی ہے اور بعض بشدت و سختی مانتے ہیں لہٰذا حکمتِ الٰہیہ مقتضی ہوئی کہ حاملانِ شریعت و نائبانِ رسالت ایک رنگ پر نہ ہوں کسی کے سر پر" ارحم امتی بامتی (۲)"(۳) کا تاج رکھا جائے اور کوئی "اشدھم فی امر اللہ (۴)" کا خطاب پائے، علاوہ بریں جب رحمتِ الٰہی ان کی طرف بے حد و پایاں متوجہ ہے اور سب تشریفِ شریف ﴿رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ (۵)﴾(۶) سے بہرہ مند، عزت و وجاہت ان کی خواستگار رہوئی کہ ان میں سے اکثر کو

---

(۱) المعجم الکبیر، الحدیث ۱۰۴۴۸، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۰/ ۱۹۸

(۲) ترجمہ: میری امت میں سے میری امت پر سب سے بڑا مہربان۔

(۳) سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل، حدیث ۱۶_۳۸۱۵، دار الفکر، بیروت، ۵/ ۴۳۵

(۴) ترجمہ: ان میں سے اللہ کے معاملہ میں سب سے زیادہ سخت۔

(۵) ترجمۂ کنز الایمان: اللہ ان سے راضی اور وہ اس سے راضی (۶) پ ۳۰، سورۃ البینۃ، آیت ۸

marfat.com
Marfat.com

خلعت ہائے خاصہ کرامت فرمائیں تا (کہ) باعث ان کی زیادتِ اعزاز و وفورِ امتیاز کا ہو، بنا براں بہت اصحابِ کرام الطاف وعنایاتِ خاصہ سے ممتاز ہوئے کہ ان کے غیر میں نہ پائی جائیں گو ان سے اعلیٰ و افضل دوسروں میں موجود ہوں، مثلاً:

خ م اول تیر کہ راہِ خدا میں پھینکا گیا سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا۔(۱)

اور خ م سید العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں اور حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تشریفِ فداک ابی و امی(۲) سے مشرف فرمایا۔(۳)

خ م حواری حضور کے حضرت زبیر ہیں۔(۴)

اور ت عبداللہ بن عباس دو بار رؤیتِ جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ممتاز۔(۵)

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب الزھد والرقائق، حدیث ۲۹۶۶، دار المغنی، بیروت، ص ۱۵۸۶

(۲) ترجمہ: میرے ماں باپ تم پر فدا۔

(۳) صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب مناقب الزبیر بن عوام، حدیث ۳۷۲۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲/ ۵۴۰

(۴) صحیح البخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب فضل الطلیعۃ، حدیث ۲۸۴۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲/ ۲۶۷

(۵) سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب عبد اللہ بن عباس، حدیث ۳۸۴۱، دار الفکر، بیروت، ۵/ ۴۲۸

marfat.com
Marfat.com

ت سیدنا وابن سیدنا اسامہ بن زید بن حارثہ کی نسبت ارشاد ہوا مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ ہے پھر علی۔(۱)

ت ابوذر سا راست گفتار زیرِ آسماں نہیں۔(۲)

ت ق حـب مس حسنِ قرأت میں ابی بن کعب کو سب پر سبقت (۳) زید بن ثابت فرائض دانی (۴) اور معاذ بن جبل علمِ حلال وحرام میں فائق (۵)

---

(۱) سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب اسامہ بن زید، حدیث ۳۸۴۵، دارالفکر، بیروت ۵/۴۴۷

(۲) سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی ذر غفاری، حدیث ۲۸_۳۸۲۷، دار الفکر، بیروت، ۵/۴۴۰

(۳) صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب ابی بن کعب، حدیث ۳۸۰۹، دارالفکر، بیروت، ص ۹۲۸

سنن الترمذی، ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، باب من فضل ابی بن کعب، حدیث ۳۹۰۱، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ص ۸۷۵

(۴) سنن الترمذی، ابواب المناقب عن رسول، باب مناقب معاذ بن جبل وزید بن ثابت وابی بن کعب وابی عبیدہ ابن الجراح، حدیث ۳۷۹۷، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ص ۸۵۹

(۵) سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل، حدیث ۳۸۴۵، دار الفکر، بیروت، ۵/۴۴۷

marfat.com
Marfat.com

ابوعبیدہ اس امت کے امین۔(۱)

خ م سعد بن معاذ کے انتقال سے عرشِ خدا ہل گیا۔(۲)

خ م اللہ تعالیٰ نے ام المؤمنین خدیجہ کو سلام کہلا بھیجا۔(۳)

خ م سیدنا ابوموسیٰ کو مزمارِ آل داؤد عطا ہوا۔(۴)

خ م حذیفہ صاحبِ اسرار ہوئے۔(۵)

م تمیم داری سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قصۂ جساسہ بلفظ حدثنا

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب فضائل الصحابہ، باب مناقب ابی عبیدہ بن الجراح، حدیث ۳۷۴۴، دارالفکر، بیروت، ص ۹۱۵

(۲) صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب سعد بن معاذ، حدیث ۳۸۰۳، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۲/۵۶۱

(۳) صحیح البخاری، کتاب مناقب الانصار، باب مناقب تزویج النبی، حدیث ۳۸۲۰، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۲/۵۶۵

(۴) صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب حسن صوت بالقرأۃ، حدیث ۵۰۴۸، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۳/۴۱۶

(۵) صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عمار وحذیفہ، حدیث ۳۷۴۳، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲/۵۴۵

marfat.com
Marfat.com

تمیم الداری حکایت فرمایا۔(۱) اور عس صدیق کا سابق بالخیر ہونا فاروق سے بکلمۂ حدثنی عمر نقل کیا۔(۲)

م ت واللفظ لت حضرت جلیبیب جب شہید ہوئے حضور ان کی نعش اپنے دستِ اقدس پر اٹھا کر لے چلے اور ارشاد فرماتے تھے" جلیبیب منی و انا من جلیبیب جلیبیب منی وانا من جلیبیب جلیبیب منی وانا من جلیبیب (۳)" جلیبیب میرا اور میں جلیبیب کا، جلیبیب میرا اور میں جلیبیب کا، جلیبیب میرا اور میں جلیبیب کا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین وحشرنا فی زمرۃ محبّیھم یوم الدین امین ۔(۴)

یہ تو عموم صحابہ کے بحارِ فضائل سے ایک خفیف قطرہ تھا اور صحرائے فواضل کا ادنیٰ ذرہ، پھر اے اشتیاق بھرے دل اور انتظار والے کان! کیا پوچھتا ہے حال ان چار سروران ابرار و سیدانِ اخیار کا جو اس بارگاہِ عرش اشتباہ کے پہلے صدر نشینانِ بزمِ عز و جاہ ہیں، جن کی کرسی عزت خاص پایۂ تختِ سلطانی سے پہلو بہ پہلو بچھائی جاتی

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب الفتن، قصۃ الجساسۃ، حدیث ۲۹۴۲، دار المغنی، بیروت، ص ۱۵۷۵

(۲) تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۳۰/۶۵

(۳) صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب فضائل جلیبیب، حدیث ۲۴۷۲، دار المغنی، بیروت، ص ۱۳۴۱

(۴) ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان سب سے راضی، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہمارا حشر ان کے محبین میں فرمائے، آمین۔

marfat.com
Marfat.com

ہے اور اس خسروِ کون و مکان کے بعد چترِ شہر یاری ان کے پاک مبارک سروں پر قربان ہوتا ہے ع قیاس کن زگلستان من بہار مرا (۱) روئے زمین کے ریگ دانے ایک ایک کر کے گن لیجئے آسمان کے تارے فرداً فرداً شمار کر دیجئے مگر حاشا کہ ان کے فضائلِ خاصہ و مناقبِ مختصہ پائے بند زنجیر حصر و شمار ہوں۔

عزیزا! اگر درخت قلمیں اور دریا سیاہی اور طباقِ آسمان اوراق ہو جائیں اور تمام جن وانس تا قیامِ قیامت لکھنے پر کمر باندھیں عجب کیا کہ ہنوز روزِ اول ہو۔

؎ وعلی تفنن واصفیه بحسنه یفنی الزمان و فیه ما لم یوصف (۲)

یہی سبب ہے کہ ان چار ارکانِ قصرِ ملت و چار انہارِ باغِ شریعت کے خصائص و فضائل کچھ ایسے رنگ پر واقع ہیں کہ ان میں سے جس کسی کے مناقب پر تنہا نظر کیجئے یہی معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ ہیں یہی ہیں اور ان سے بڑھ کر کون ہوگا۔

؎ بہر گلے کہ ازیں چار باغ می نگرم بہار دامن دل می کشد کہ جا اینجاست (۳)

---

(۱) ترجمہ: میرے گلستان سے میری بہار کا اندازہ کر۔

(۲) ترجمہ: مجھ پر طرح طرح کا کلام وارد ہو اور میں اس میں جلدی جلدی کلام کروں، زمانہ فنا ہو جائے مگر اس میں اس کی توصیف نہ ہو سکے۔

(۳) ترجمہ: جب میں ان چار باغوں (یعنی خلفائے اربعہ) میں سے کسی ایک کے گل رعنا کی خوبصورتی کی طرف دیکھتا ہوں تو بہار میرے دل کے دامن کو کھینچتی ہے کہ (بہار کی) اصل جگہ تو یہی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

علی الخصوص شمعِ شبستانِ ولایت بہارِ چمنستانِ معرفت خاتمِ خلافتِ نبوت فاتحِ سلاسلِ طریقت طاہر مطہر قاسمِ کوثر امام الواصلین سید العارفین مولی المسلمین امیر المؤمنین ابو الائمہ الطاہرین مطلوبِ کلِ طالب اسد اللہ الغالب مظہر العجائب والغرائب سیدنا و مولانا علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم و حشرنا فی زمرته فی یوم عقیم امین (۱) کہ اس جناب گردوں قباب کے محامدِ جلیلہ و مناقبِ جمیلہ جس کثرت وشہرت کے ساتھ ہیں دوسرے کے لئے وارد نہیں۔☆[۱] امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں☆[۲] ھس ''ما جاء لاحد من اصحاب رسول اللہ

☆[۱] قولہ: دوسرے کے لئے وارد نہیں، زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں ''علماء نے فرمایا ظاہراً سبب اس کثرت واشتہار کا یہ ہے کہ بنی امیہ اس جناب کی تنقیصِ شان کرتے تھے تو جس محدث کے پاس مناقبِ مرتضوی سے جو کچھ تھا وہ اسے مشتہر کرتا اور وہ لوگ جس قدر ان کے مناقب بجھانا چاہتے اور محدثین کو ان کی تحدیث پر ڈراتے اسی قدر فضائلِ والا زیادہ انتشار واشتہار پاتے ۱۲ منہ۔

☆[۲] قولہ: امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں الخ، اور اسی کے مثل مروی ہوا ابو عبد الرحمٰن نسائی اور ابو علی نیسابوری اور اسمٰعیل قاضی سے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ کما نقله الزرقانی فی شرح المواہب فی ذکر کتاب المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ منہ۔

---

(۱) ترجمہ: اللہ تعالیٰ سخت دن (قیامت کے دن) میں ہمارا حشر ان کے گروہ میں فرمائے، آمین۔

marfat.com

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم من الفضائل ما جاء لعلی بن ابی طالب (۱)''(۲)
ہمارے ائمہ وعلماء نے ان میں مستقل تصنیفیں فرما کر سعادتِ کونین وشرافتِ دارین حاصل کیں والحق غیر متناہی کا شمار کس کا اختیار، واللہ العظیم اگر ہزار دفتر اس جناب کے شرحِ فضائل میں لکھے جائیں یکے از ہزار تحریر میں نہ آئیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے مواخات کی، علوِنسب وشرافتِ صہر میں سب پر برتری ملی، جہادِ سنانی ولشکر شکنی تھی کہ قوتِ الٰہی کا نمونہ، روئے انور کی تاب وتجلی تھی کہ عارضِ ایمان کا گلگونہ، تلوار تھی یا چہرۂ اسلام کی ڈھال اور بازو تھے کہ زورِ نبوی کی تمثال، انہیں بازوؤں نے درِ خیبر اکھیڑ کر سپر بنایا اور اسد اللہ الغالب لقب پایا، خود اس جناب عرفان مآب نے اپنے خصائص میں چند اشعار انشاء وارشاد فرمائے، علماء فرماتے ہیں ہر مسلمان پر واجب کہ انہیں حفظ کرلے تا (کہ) فضائلِ مرتضوی پر وقوف واطلاع رہے۔ وھی هذہ (اور وہ اشعار یہ ہیں۔ت)

ع محمد النبی اخی وصھری وحمزۃ سید الشھداء عمی
وجعفر الذی یضحی ویمسی یطیر مع الملائکۃ ابن امی

---

(۱) ترجمہ: اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی کے لئے اس قدر فضائل وارد نہ ہوئے جس قدر علی بن ابی طالب کے لئے ۱۲۔

(۲) مستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، فضائل علی بن ابی طالب، حدیث ۴۶۲۸، دار المعرفۃ، بیروت، ۴/۶۹

marfat.com
Marfat.com

وبنت محمد سكني وعرسي مشوب لحمها بدني ولحمي

وسبطا احمد ابناى منها فايكم له سهم كسهمي

سبقتكم الى الاسلام طراً غلاماًما بلغت اوان حلمي (۱)(۲)

فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے کہ اللہ اسے اس سرکار کی مداحی مقبول دارین میں عطا فرمائے ان پانچ اشعارِ کریمہ کا پانچ شعر میں ترجمہ کر کے شاہد سرمایۂ نازِ عرب کو لباس تنگ و چست فارس پہنایا اور دیگر فضائل کی اضافت سے گلدستۂ باغِ ایمان بنایا۔

منقبت

السلام اے احمدت صہر و برادر آمدہ حمزہ سردارِ شہیدان عم اکبر آمدہ

جعفرے کومی پرد صبح و مسا با قدسیان با تو ہم مسکن بہ بطن پاک مادر آمدہ

---

(۱) ترجمہ: نبی کریم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے چچازاد بھائی اور صہر (سسر) ہیں اور سید الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے چچا ہیں اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو صبح شام ملائکہ کے ساتھ اڑتے ہیں وہ میری ماں کے بیٹے ہیں، اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیٹی میرے گھر میں رہائش پذیر اور میری دلہن ہیں، ان کا گوشت میرے بدن اور میرے گوشت سے ملا ہوا ہے اور احمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں نواسے ان (فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے میرے بیٹے ہیں، تم میں سے کس کے لئے (ان فضائل میں سے) میرے حصے کی طرح حصہ ہے، میں تم پر اسلام کی طرف سبقت لے گیا بچپن کی حالت میں جبکہ میں ابھی جوانی کے لمحات کو نہیں پہنچا تھا۔

(۲) کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابة حدیث ۳۶۳۶۲، دار الکتب العلمیة، بیروت، ۴۹/۱۳

marfat.com
Marfat.com

بنت احمد رونق کاشانہ وبانوے تو گوشت وخونت بلحمش شیر وشکر آمدہ

ہر دو ریحان نبی گلہائے تو زان گلزمین بہرہ گلچینیت زین باغ برتر آمدہ

می چمیدی گلبنا در باغ اسلام وہنوز غنچہ ات نشگفت ونی نخلے دگر بر آمدہ

ہر نبی را ذریت در صلب او نہادہ اند نسلِ پاک مصطفیٰ از پشت تو بر آمدہ

نرم نرم از بزم دامن چیدہ رفتہ باد تند۔۔۔۔(یہاں بیاض ہے)(۱)

صدیق اکبر کے خصائص سے اس قدر بس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شان گرامی کو تمام شانوں سے الگ کر دیا اور انہیں خاص اپنی ذاتِ پاک کے

---

(۱) ترجمہ: اے اپنی تعریف کرنے والے، آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے صہر (داماد) اور چچازاد بھائی (یعنی پیارے علی) آپ پر سلام ہو، شہیدوں کے سردار حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ آپ کے بڑے چچا ہیں، اور حضرت سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ جو صبح وشام ملائکہ کے ساتھ (سیر کو اڑتے ہیں، اے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ اور آپ دونوں ایک ہی ماں کے پاکیزہ بطن سے پیدا ہوئے ہیں، آقائے کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی لختِ جگر آپ کے کاشانہ اقدس کی رونق اور آپ کی زوجہ ہیں، آپ اور سیدۃ النساء ایک دوسرے کے ساتھ گھل مل گئے ہیں، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں پھول (یعنی حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما) آپ ہی کے گلستان کے گل رعنا ہیں، آپ کے انہی گلچینیں کی وجہ سے باغ کی رونق زیادہ ہے، باغِ اسلام کی طرف آپ کا جھکاؤ اس وقت بھی تھا جبکہ ابھی آپ کی کلی نہیں کھلی تھی اور نہ ہی اس وقت کوئی دوسرا پودا تھا، ہر نبی کی اولاد اسی کی صلب میں رکھی گئی لیکن سرور انبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسلِ پاک آپ سے چلی، بزم دامن کے چنے ہوئے نرم ونازک پھول مرجھا رہے ہیں تیز ہوا۔۔۔۔

marfat.com
Marfat.com

لئے چن لیا کہ صحابہ سے ارشاد ہوتا ہے، خ" هل انتم تاركولی صاحبی هل انتم تارکو لی صاحبی "(۱) کیوں تم سے ہوسکتا ہے کہ میرے یارکو میرے لئے چھوڑ دو کیوں تم سے ہوسکتا ہے کہ میرے یارکو میرے لئے چھوڑ دو۔

حق جلا وعلا نے انہیں ثانی اثنین خطاب دیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ا خ م ت" ماظنک یا ابا بکر باثنین الله ثالثهما "(۲) اے ابوبکر تیرا کیا گمان ہے ان دو کے ساتھ جن کا تیسرا خدا ہے۔

سبحان اللہ، کن دو کے تیسرے، ایک رب العلمین جل جلالہ دوسرے افضل المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

؎ ان تین کا چوتھا نظر آتا نہیں کوئی والله کہ صدیق کا ہمتا نہیں کوئی

فاروق اعظم امیر المؤمنین امام العادلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جوہرِ نفس کو خدا جانے صبغۃ اللہ نے کس رنگ پر رنگا تھا کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا،

ات مس طب عس "لو كان بعدی نبی لكان عمر بن الخطاب

---

(۱) بخاری، کتاب المناقب، باب قول النبی "لو كنت متخذا خليلا "، حدیث ۳٦٦١، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۲/۵۱۹

(۲) بخاری، کتاب المناقب، باب مناقب المهاجرین وفضلهم، حدیث ۳٦۵۳، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۲/۵۷۱

marfat.com
Marfat.com

"(۱) اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتا۔

شیطان اس جناب کے سایہ سے بھاگتا اور جب چہرۂ اقدس پر نظر پڑتی تازیانۂ جلال فاروقی کی تاب نہ لا کر منہ کے بل گر پڑتا، سب نے اسلام کی طرف رغبت کی اور انہیں اس سے عزت ملی بخلاف عمر بن الخطاب کے کہ اسلام نے ان کی طرف رغبت کی اور اسے ان سے عزت ملی، نہ آئے جب تک نہ بلایا اور نہ اٹھے جب تک نہ اٹھایا۔ یہاں چند کلمات شاہ ولی اللہ صاحب کے فقیر کو کس قدر پسند آئے کہ ازالۃ الخفاء میں لکھتے ہیں "تدبیر غیب اورا خواہی نخواہی باسلام آورد مصرعہ گر نیاید بخوشی موئے کشانش آرید مراد بودنہ مرید مخلَص بودنہ مخلِص شتان بین الرتبتین دریں راہ نیامد تا آنکہ از در و دیوار ندایش نہ کردند و بر خوان نعمت نرسید تا آنکہ مکرر بہر زبانش نخواندند رضی اللہ تعالیٰ عنہ" (۲)(۳)

---

(۱) ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر بن خطاب، حدیث ۳۷۰۶، دار الفکر، بیروت، ۳۸۵/۵ (و لفظ الترمذی لو کان نبی بعدی لکان عمر بن الخطاب)

(۲) ترجمہ: خواہی نخواہی تدبیر غیب اسے اسلام کی طرف لائی، مصرعہ، "اگر وہ بخوشی نہ آتے تو انہیں بالوں سے کھینچ کر لے آتے" ایسی صورت میں وہ مراد کہلائے گا مرید نہیں، مخلَص ہوگا مخلِص نہیں، اور ان دونوں مراتب میں بہت زیادہ فرق ہے۔ اور وہ اس وقت تک اس راستے پر نہ آیا جب تک جب تک در و دیوار نے اسے نہ پکارا نیز اس وقت تک وہ خوانِ نعمت تک نہ پہنچے جب تک کہ ہر زبان نے انہیں بار بار دعوت نہ دی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

(۳) ازالۃ الخفاء، مقصد دوم، مآثر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، سہیل اکیڈمی، لاہور، ص ۴۲

marfat.com
Marfat.com

ذوالنورین غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو انفاقِ مال میں وہ رتبہ بخشا جس کے سبب

ت''ما علی عثمن ما فعل بعد هذه ماعلی عثمن ما فعل بعد هذه''(۱)

کا خلعت ملا یعنی اس کے بعد عثمٰن کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں، اسکے بعد عثمٰن کچھ کرے اس پر مواخذہ نہیں۔

تجہیزِ جیش العسرہ، وقفِ بیرِ رومہ وزیادتِ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم روزِ ازل سے اس غنی الدارین کا بہرہٗ خاص تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو جگر پارے نکاح میں آئے اور ان دو چاند سورج کے سبب ذی النورین لقب پایا اور فضیلت پر فضلیت یہ کہ حضور نے ارشاد فرمایا علیہ السلام ''اگر میری چالیس (۴۰) بیٹیاں ہوتیں ایک کے بعد ایک عثمان کے نکاح میں دیتا (۲)، کتابتِ قرآن عظیم سے پہلے مشرف، اور ص لوط علیہ السلام کے بعد اول مہاجر خدا کی طرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔(۳)

بالجملہ اصل بات وہی ہے کہ

---

(۱) ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب عثمان بن عفان، حدیث ۳۷۲۰، دار الفکر، بیروت، ۵/۳۹۱

(۲) کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل صحابہ، فضائل ذوالنورین عثمان، حدیث ۳۶۲۵۱، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۲۸/۱۳

(۳) المعجم الکبیر، نسبۃ عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حدیث ۱۴۳، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۹۰/۱

marfat.com
Marfat.com

ف بہر گلے کہ ازیں چار باغ می نگرم   بہار دامن دل می کشد کہ جا اینجاست (۱)

اگر کلام کو اس کے نظام سے خارج کرنا اور سوق بیان کی غرض وغایت سے دور جا پڑنا مخلِ مرام نہ ہوتا تو سمند خامہ کو کہ اشتیاقِ جولان میں لگامیں چاہتا اور باگیں توڑا تا ہے چندے رخصتِ خرام دی جاتی مگر حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک جواب یاد آیا اس نے تسکین کر دی، کسی سردار نصرانی نے آپ سے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت دریافت کی، فرمایا: تفصیل تو میری قدرت میں نہیں اور اجمال یہ ہے کہ جیسا مرسل ویسا رسول۔

اسی طرح شرف مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان حضرات کے فضائل کو اندازہ کیا چاہئے والسلام۔

تبصرۂ ثانیہ: سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات بابرکات سے انہیں انتساب دو جہاں کی عزت اور کیسی عمدہ شرافت ہے، **صو**'' اولادِ انصار سے ایک مرد کو کسی نے بعد ان کے انتقال کے خواب میں دیکھا، پوچھا: خدا نے تمہارے ساتھ کیا کیا، کہا: بخش دیا، کہا: کس سبب سے، کہا: بسبب اس مشابہت کے جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تھی، کہا: تم سید ہو، کہا: نہیں، کہا: پھر مشابہت کیسی،

---

(۱) ترجمہ: جب میں ان چار باغوں (یعنی خلفائے اربعہ) میں سے کسی ایک کے گل رعنا کی خوبصورتی کی طرف دیکھتا ہوں تو بہار میرے دل کے دامن کو کھینچتی ہے کہ (بہار کی) اصل جگہ تو یہی ہے۔

marfat.com

Marfat.com

کہا: ایسی جیسے کتے کو راعی سے ہوتی ہے"(۱)

ابن عدیم کہتے ہیں میں نے اس مشابہت کی یہ تعبیر دی کہ وہ مرد انصاری النسب تھا، بعض علماء فرماتے ہیں: میں نے اسے انتسابِ علم خصوصاً علمِ حدیث کے ساتھ تاویل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں "سب سے زیادہ قریب مجھ سے وہ لوگ ہیں جو مجھ پر درود بہت بھیجتے ہیں اور اہلِ حدیث (یعنی محدثین) کی درود سب سے زیادہ ہے"(۲)۔

فقیر کہتا ہے غفر اللہ لہ قولِ ثانی اظہر ہے کہ وجہ شبہ سگ وشبان میں محافظت گوسپند ہے اور علماء بھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے اس گرگِ خونخوار یعنی شیطان ستمگار سے نگہبان ہیں۔ جب مجرد انتساب پر یہ حال ہے تو ان کا کیا کہنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر پارے ہیں اور حضور کے بدنِ اقدس کے ٹکڑے، گوشت و پوست ان کا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خون سے بنا، اور سراپا ان کا اس جوہر شریف میں خمیر کیا گیا، اللہ اللہ وہ رخشندہ موتی جو بحرِ اصطفا سے نکلے، اور وہ زیبندہ پھول جو شاخِ نبوت میں پھولے، علی الخصوص حضرتِ بتول جگر پارۂ رسول خاتونِ جہاں بانوئے جنان سیدۃ النساء فاطمۂ زہرا اور اس دو جہاں کی آقازادی کے دونوں شہزادے، عرش کی آنکھ کے دونوں تارے، چرخِ سیادت کے مہ پارے،

---

(۱) صواعق محرقہ، کتب خانہ مجیدیہ، ملتان، ص۲۴۲

(۲) صواعق محرقہ، کتب خانہ مجیدیہ، ملتان، ص۲۴۲

marfat.com
Marfat.com

باغِ تطہیر کے پیارے پھول، دونوں قرۃ العین رسول، امامین کریمین سعیدین شہیدین تقیین نقیین نیرین زاہرین ابو محمد حسن وابو عبداللہ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنھم وارضــــی ورحـمنابھم یوم تعرض الاعما ل عرضا امین (۱)، پھران سے جوآگے نسل چلی وہ بھی وہ پاک نونہال ہیں جنہیں آبشارِ ﴿یطھر کم تطھیر ا ٥﴾ (۲)(۳) سے پانی ملا اور نسیمِ'' اخـرج مـنکما کثیرا طیبا'' (۴) نے نشو ونما دیا، سبحان اللہ وہ برکت والی نسل جس کے منتہی حضور سید الانبیاء علیہ التحیۃ والثنا اور وہ شجرۂ طیبہ جس کی توقیع مدح ﴿اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء﴾(۵)(۶)

قط حب ایک غلام قریشی نے سید العٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم کا خونِ حجامت پی لیا، حضور نے ارشاد فرمایا'' احتـرزت مـن الـنـار و یـروی قـال اذھب فقد احـــرزت نـفسک مـن الـنـار ''(۷) یعنی تو دوزخ سے بچ گیا یا فرمایا جا کہ تو

---

(۱) ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان سے خوب راضی اور اللہ تعالیٰ ان کے صدقے اعمال پیش ہونے کے دن ہم پر رحم فرمائے۔ آمین

(۲) ترجمۂ کنز الایمان: تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔

(۳) پ۲۲، سورۃ الاحزاب، آیت ۳۳

(۴) صواعق محرقہ، کتب خانہ مجیدیہ، ملتان، ص۱۴۲

(۵) ترجمۂ کنز الایمان: جس کی جڑ قائم اور شاخیں آسمان میں (۶) پ۱۳، سورۃ ابراھیم، آیت ۲۴

(۷) 1 الخصائص الکبری، مکتبہ حقانیہ، پشاور،

2 البدر المنیر، حدیث ۸، المکتبۃ العربیۃ السعودیۃ، ریاض، ۱/۴۷۴

marfat.com

Marfat.com

نے اپنی تئیں (اپنے آپ کو) دوزخ سے بچ لیا۔

عزیزا! جب حضور کے خونِ پاک کی برکت سے آتشِ دوزخ حرام ہوگئی تو جو اسی خون سے بنے ہیں اور وہ ان کی رگ و پے میں ساری ہے ان کے غلاموں کو دوزخ کی آنچ کیوں کر پہنچ سکتی ہے اسی لئے ارشاد ہوتا ہے، **طب رتم** "ان فاطمة احصنت فرجها فحرمها الله و ذريتها على النار "(۱) بیشک فاطمہ نے اپنی عفت نگاہ رکھی پس خدا نے اسے اور اس کی اولاد کو دوزخ پر حرام کر دیا۔

اور حدیثِ صحیح ☆ میں آیا، **دمس** "وعدني ربي في اهل بيتي من اقر منهم بالتوحيد ولي بالبلاغ ان لا يعذبهم "(۲) میرے رب نے مجھ سے میرے اہل بیت کے حق میں وعدہ کیا جو ان میں سے خدا کی وحدانیت اور میری تبلیغِ رسالت کا اقرار کرے گا اس پر عذاب نہ فرمائے گا۔

☆ قولہ: صحيح، كذا ذكر ابن حجر في ۔۔تبعا۔۔ رده الذهبي نقله المناوی ۱۲ منہ

---

(۱) المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب المناقب، مناقب فاطمة بنت رسول الله، حدیث ۴۷۷۹، دار المعرفة، بیروت، ۴/۱۳۵

(۲) المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب معرفة الصحابہ، حدیث ۴۷۷۲، دار المعرفة، بیروت، ۴/۱۳۲

marfat.com
Marfat.com

اور بروایتِ ثقات وارد ہوا، **صـــو** حضور نے حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ارشاد فرمایا ''ان اللــہ غیر معذبک ولا ولدک''(۱) اللہ نہ تجھے عذاب کرے گا نہ تیرے بچوں کو۔

اور وارد ہوا، **مح فر** ☆ ''سئلت ربی ان لا یدخل النار احدا من اھل بیتی فاعطانی ذلک''(۲) میں نے اپنے رب سے سوال کیا میرے اہل بیت سے کسی کو دوزخ میں نہ لے جائے پس اس نے مجھے یہ عطا کیا۔

اور فرماتے ہیں، **طب قط** ''اول من اشفع له من امتی اھل بیتی الا قرب فالاقرب،(۳) الحدیث'' میں اپنی امت میں پہلے شفاعت اپنے اہل بیت کی کروں گا جو نزدیک تر ہیں پھر جو نزدیک تر ہیں۔

مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں، **مح** ''سمعت رسول الله صلی

☆ وکذا اخرجه ابو القاسم بن بشران فی امالیه کما فی **صو** ۱۲ منه

---

(۱) المعجم الکبیر، حدیث ۱۱۶۸۵، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۱/۲۱۰

(۲) کنز العمال، کتاب الفضائل، باب خامس فی فضل اہل بیت، حدیث ۳۴۱۴۴، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۲/۴۴

(۳) المعجم الکبیر، حدیث ۱۳۵۵۰، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۲/۳۲۱

marfat.com
Marfat.com

اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انھم عترۃ رسولک فھب مسیئھم لمحسنھم وھبھم لی ففعل قلت ما فعل قال فعلہ ربکم بکم ویفعلہ بمن بعدکم "(۱) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعا کرتے سنا، الٰہی! وہ تیرے رسول کی آل ہیں پس ان کے بدکار کو، ان کے نیکوکار کو بخش دے اور ان سب کو مجھے دے ڈال، پس اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا، میں نے عرض کیا: کیا کیا، فرمایا: تمہارے رب نے یہ تمہارے ساتھ کیا اور جو تمہارے بعد آئیں گے ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کرے گا۔

احادیث کہ اس نسلِ مکرم کے فضل میں وارد، دائرۂ احصاو شمار سے خارج ہیں، اے عزیز! روزِ قیامت سب نسب اور رشتے منقطع ہیں کوئی نہ پوچھے گا کس کا بیٹا کس کا پوتا، ع کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست (۲)

خود حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے ﴿فاذا نفخ فی الصور فلاانساب بینھم ﴾(۳) پھر جس وقت پھونک ماری صور میں تو نہ ذاتیں ہیں ان میں۔

مگر نسب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضور سے رشتہ وعلاقہ کہ یہ وہ عروۂ وثقی ہے جسے کبھی انقطاع نہیں، قصۂ صفیہ رضی اللہ تعالی عنہا میں ہے،

---

(۱) صواعق محرقہ، باب بشارتھم بالجنۃ، کتب خانہ مجیدیہ، ملتان، ص ۲۳۵

(۲) ترجمہ: کہ اس معاملہ میں فلاں ابن فلاں (یعنی نسب) کی کوئی حیثیت نہیں۔

(۳) پ ۱۸، سورۃ المومنون، آیت ۱۰۱

marfat.com
Marfat.com

د سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو حکم دیا لوگوں کو نماز کے لئے ندا کریں، پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا ''ما بال اقوام یزعمون ان قرابتی لا تنفع کل سبب و نسب تنقطع یوم القیمة الا نسبی و سببی فانها موصولة فی الدنیا و الآخرة ''(۱) کیا حال ہے ان لوگوں کا جو گمان کرتے ہیں کہ میری قرابت نفع نہ دے گی، روزِ قیامت ہر رشتہ ونسب منقطع ہوگا سوا میرے نسب و علاقہ کے کہ وہ دنیا وآخرت میں جوڑا ہوا ہے۔

فائدہ: یہ حدیث بطرقِ عدیدہ حضور سے مروی کہ ان میں بعض کے رجال اہلِ توثیق ہیں اور اسے بیہقی وحاکم و دارقطنی و بزار وطبرانی نے حضرت امیر المؤمنین فاروق اعظم وحضرت عبداللہ بن عباس وعبداللہ بن عمرو عبداللہ بن زبیر و منذر و مسور وغیرہم صحابہ سے روایت کیا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، ذہبی کہتے ہیں اسناد اس کی صالح ہے اور ابن حجر نے صواعق میں بعض طرق کو صحیح کہا اور طبِ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے قصۂ ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ''تزعمون ان شفاعتی لا تنال اهل بیتی و ان شفاعتی تنال صداء وحكما ''(۲) تم گمان کرتے ہو میری شفاعت میری اہل

---

(۱) السنن الکبریٰ، کتاب النکاح، حدیث ۱۳۳۹۴، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۰۲/۷

(۲) المعجم الکبیر، باب مسند النساء، ام ہانی بنت ابی طالب، حدیث ۱۰۶۰، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۴۳۴/۲۴

marfat.com
Marfat.com

بیت کو نہ پہنچے گی حالانکہ میری شفاعت تو صداء وحکم کو پہنچے گی کہ دو قبیلے ہیں اہل عرب کے یمن میں یعنی جب دور والے محروم نہیں تو پھر گھر والے تو گھر والے ہیں۔

مگر بااین ہمہ قرآن وحدیث نے ہمیں کان کھول کر سنا دیا کہ نسب وجزئیت عنداللہ مدارِ افضلیت نہیں بلکہ اس کا مدار مزیتِ دین وتقوی ہے، **قال ربنا تبارک وتعالٰی ﴿یاایھاالناس انا خلقناکم من ذکر و انثی وجعلناکم شعوبا و قبائل لتعارفوا ط ان اکرمکم عنداللہ اتقکم﴾**(۱) اے لوگو! ہم نے تمہیں پیدا کیا ایک نر اور ایک مادہ سے اور کیا تم کو شاخیں اور قبیلے تاکہ آپس میں ایک دوسرے کو پہچانو، بے شک بزرگ تر تمہارا خدا کے نزدیک تمہارا بڑا پرہیزگار ہے۔ یعنی اصل تم سب کی ایک مرد وعورت سے ہے، نسب کی شاخیں اور قبیلوں کی جدائیاں تو اس غرض سے ہیں کہ اپنے اقربا کو پہچان کر صلۂ رحم کرو ہماری بارگاہ میں زیادتِ عز ووجاہت اسی سے ہے کہ پرہیزگاری زیادہ ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم فرماتے ہیں، **خ م ''عن ابی ھریرۃ اکرم الناس اتقھم ''**(۲) زیادہ بزرگ لوگوں میں وہ ہے جو زیادہ تقوی والا ہے۔

اور فرماتے ہیں، **ا''انظر فانک لست بخیر من احمر ولا اسود**

---

(۱) پ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۳

(۲) کنز العمال، کتاب الاخلاق، حرف التاء، حدیث ۵۶۲۳، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۳/ ۴۰

marfat.com
Marfat.com

الا ان تفضله بتقوی اللہ "(۱) دیکھ کہ تو کسی سرخ و سیاہ سے بہتر نہیں مگر یہ کہ تو اس سے تقوائے خدا میں زیادہ ہو۔

اورفرماتے ہیں، طب" المسلمون اخوة لافضل لاحد علی احد الا بالتقوی "(۲) مسلمان سب آپس میں بھائی ہیں کسی کو کسی پر بڑائی نہیں مگر بسبب تقوی کے۔

اورفرماتے ہیں "ان اللہ قد اذھب عنکم عیبة الجاھلیة انما ھو مؤمن تقی و فاجر شقی الناس کلھم بنو آدم و آدم خلق من تراب " (۳) بے شک خدا نے تم سے دور کیا نخوتِ جاہلیت کو، لوگ دو ہی قسم ہیں مسلمان پرہیزگار اور بد بخت تباہ کار، آدمی سب اولادِ آدم ہیں اور آدم کی پیدائش مٹی سے ہے۔

اورفرماتے ہیں، م ق "ان اللہ لا ینظر الی صورکم و اموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم و اعمالکم "(۴) بیشک خدا تمہاری صورتیں اور مال

---

(۱) کنز العمال، کتاب الاخلاق، حرف التاء، حدیث ۵۶۲۹، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۳/۴۱
نوٹ: کتاب میں بتقوی اللہ کی جگہ صرف بتقوی ہے۔
(۲) المعجم الکبیر، براوی حبیب بن خراش، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۴/۲۵
(۳) شعب الایمان للبیہقی، الرابع والثلون حفظ اللسان، حدیث ۵۱۲۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۴/۲۸۶
(۴) صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم ظلم المسلم، حدیث ۳۴، دار المغنی، بیروت، ص ۱۳۸۷

marfat.com
Marfat.com

نہیں دیکھتا وہ تو تمہارے دل اور اعمال دیکھتا ہے۔

اور فرماتے ہیں، ا'' ان انسابکم هذه ليست بمسبة على احد كلكم بنو آدم ليس لاحد على احد فضل الا بدين او تقوى ''(۱) تمہارے نسب (کسی کیلئے باعثِ عار) نہیں، تم سب اولادِ آدم ہو کسی کو کسی پر بڑائی نہیں مگر دین یا تقوی سے۔

اور فرماتے ہیں، ا'' يا ايها الناس ان ربكم واحد وان اباكم واحد الا لا فضل لعربى على عجمى ولا لاسود على احمر الا بالتقوى خير كم عندالله اتقكم لله ''(۲) لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک سن لو نہ کسی عربی کو بزرگی عجمی پر نہ کسی سیاہ کو سرخ پر مگر بسبب تقوی کے بہتر تمہارا خدا کے نزدیک وہ ہے جو خدا سے زیادہ ڈرتا ہے۔

اور فرماتے ہیں، جرعک للناس لآدم وحواء ان الله لا يسألكم عن احسابكم ولا عن انساكم يوم القيمة الا عن اعمالكم ان اكرمكم عندالله اتقكم ''(۳) خدا روزِ قیامت تمہارے حسب پوچھے گا نہ نسب

---

(۱) مسند احمد بن حنبل، حدیث عقبہ بن عامر، حدیث ۱۷۳۱۵، دار الفکر، بیروت، ۶/۱۲۲

(۲) مسند احمد بن حنبل، حدیث رجل من اصحاب النبی، حدیث ۲۳۵۴۸، دار الفکر، بیروت، ۹/۱۲۷

(۳) کنز العمال، کتاب الاخلاق، حرف التاء، التقوی، حدیث ۵۶۴۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۳/۴۳

marfat.com
Marfat.com

سوا اعمال کے، بیشک تم میں زیادہ بڑائی خدا کے یہاں اسے ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے

اور فرماتے ہیں، م "من ابطأبه عمله لم یسرع به نسبه "(۱) جس کے ساتھ اس کا عمل درنگ کرے گا اس کا نسب جلدی نہ کرے گا یعنی جو اپنے اعمال میں گھٹ رہا نسب سے نہ بڑھ جائیگا۔

اور فرماتے ہیں، طب "ان اھل بیتی یرون انھم اولی الناس بی ولیس کذلک ان اولی الناس بی منکم المتقون من کانوا وحیث کانوا "(۲) میرے اہل بیت کو خیال ہے کہ وہ سب میں زیادہ مجھ سے قریب ہیں اور ایسا نہیں بے شک سب میں زیادہ نزدیک مجھ سے تمہارے پرہیزگار ہیں کوئی ہوں اور کہیں ہوں۔

اے عزیز! اگر نسب وجزئیت مدارِ افضلیت ہوتا تو سراپردہائے عفتِ آسمان رفعتِ کنیزانِ درگاہِ تقدس پناہ حضرات بتول زہرا و زینب و رقیہ و ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنھن کو خدام بارگاہِ والا جاہ مرتضوی پر تفضیل ہوتی بلکہ جناب سبطینِ کریمین بھی حضرت مولیٰ سے افضل ہوتے کہ ان کی قرابت کو ان جگر پاروں سے جو درحقیقت

---

(۱) صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، فصل الاجتماع علی تلاوۃ القرآن، حدیث ۲۶۹۹، دار المغنی، بیروت، ص ۱۴۴۷

(۲) المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۲۴۱، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۲۰/۱۲۰

marfat.com
Marfat.com

رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے اجزائے بدن ہیں کیا مناسبت ☆ حالانکہ یہ امر باجماعِ فریقین باطل، خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنابِ ابنین مکرمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

☆ قولہ کیا مناسبت، شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی دراشعۃ اللمعات درباب مناقبِ اہلِ بیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میفر ماید ہیچکس بحسب شرف ذات وطہارتِ طینت وپاکی جوہر بفاطمہ وحسن وحسین (رضی اللہ عنہم) نرسد واللہ اعلم انتہی (۱)(۲)

اسی مقام پر نظر کر کے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نسبت فرماتے ہیں "لا افضل علی بضعة من رسول الله صلی الله علیه وسلم احداً (۳)" میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جگر پارہ پر کسی کو فضیلت نہیں دیتا۔ علامہ عبد الرؤف مناوی زیرِ حدیث" افضل نساء اهل الجنة " فرماتے ہیں "هی واخوها ابراهیم افضل من جمیع الصحابة (۴)" فاطمہ زہرا اور ان کے بھائی سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب صحابہ سے افضل ہیں۔ (حاشیہ جاری ہے)

---

(۱) ترجمہ: شیخِ محقق مولانا عبدالحق محدثِ دہلوی شرح مشکوٰۃ اشعۃ اللمعات کے باب مناقبِ اہلِ بیتِ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں: شرافتِ نسب وطہارتِ طینت وطہارتِ عنصر اور نظافتِ جوہر کے اعتبار سے کوئی بھی فاطمہ وحسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم تک نہیں پہنچ سکتا (یعنی آپ کا نسب سب سے افضل واعلیٰ ہے) اور اللہ بہتر جانتا ہے۔ شیخ محقق کی عبارت ختم ہوئی۔

(۲) اشعۃ اللمعات، کتاب الفتن، مناقب اہل بیت، کتب خانہ مجیدیہ، ملتان، ۴/ ۶۸۵

(۳) مرقاۃ المفاتیح، کتاب المناقب، مناقب اہل بیت، حدیث ۶۱۳۹، دار الفکر، بیروت ۱۰/ ۵۱۴

(۴) فیض القدیر للمناوی، حدیث ۱۳۰۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲/ ۶۸

marfat.com
Marfat.com

کو اپنا بیٹا اور جوانانِ اہل جنت کا سردار کہہ کے ان کے والد ماجد کو ان پر تفضیل دی،

"فقد اخرج **ق** عن ابن عمر و **عس** عنه و عن ابن مسعود و **طب** عن قرة و ملک بن الحویرث **وعس** عن علی و ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهم اجمعین "ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ابنای هذا ن الحسن والحسین سید اشباب اهل الجنة و ابوهما خیر منهما "(۱)

و لفظ **طب** افضل منهما (۲) صححه الحاکم و اسناد **طب** حسن (اس کو حاکم نے صحیح کہا اور **طب** کی اسناد حسن ہیں۔ت) یعنی حضور نے ارشاد فرمایا میرے یہ دونوں بیٹے حسن و حسین سب جوانانِ اہل جنت کے سردار ہیں اور ان کا باپ ان سے بہتر و افضل ہے۔

(پچھلے صفحے کا حاشیہ) **اقول** پس اگر شرافتِ نسب ونظافتِ جوہر وطہارتِ عنصر وطیبِ طینت میں گفتگو کرتے ہو تو حضرت بتول زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب سے افضل ہیں اور ان امور میں بحث نہیں، دلائلِ تفضیلِ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ میں ان کا ذکر کیوں لاتے ہو غرض حق یہ ہے کہ سنفضیہ کی کسی بات کا تھل نہ بیڑا۔۱۲ منہ

---

(۱) کنز العمال، الباب فاطمة والحسن والحسین، حدیث ۳۴۲۴۲، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۵۲/۱۲

(۲) المعجم الکبیر للطبرانی، باب حسن بن علی، حدیث ۲۶۰۸، دار احیاء التراث، بیروت، ۳۸/۳

marfat.com
Marfat.com

البتہ محبتِ طبعی اپنے عزیزوں قریبوں سے زیادہ ہوتی ہے اس میں ہمارا کلام نہیں، جاہ وکرامتِ دینی کا مدار وہی مزیتِ تقویٰ ہے کمامر، اسی لئے ارشاد ہوتا ہے،

طس (۱) ''**فاطمة احب الی منک وانت اعز علی منها**''(۲) اے علی فاطمہ مجھے تجھ سے زیادہ پیاری ہے اور تیری عزت میری نگاہ میں اس سے بیشتر ہے۔

تنبیہ نبیہ: سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ابوت صرف ابوت جسمانی پر مقتصر نہیں بلکہ اس کی دوسری قسم روحانی ہے، اور یہ قسم قسمِ اول سے اعلیٰ واکمل، تمام مسلمان حضور کے مثلِ اولاد ہیں کہ زیرِ سایہ رحمت تربیت وپرورش پاتے ہیں اسی لئے ارشاد ہوتا ہے۔ **ادس ق حب** عن ابی ہریرۃ ''**انما انا لکم بمنزلة الوالد اعلمکم**''(۳) میں تمہارے لئے بجائے باپ کے ہوں تمہیں تعلیم کرتا ہوں۔

اور قرأت شاذہ میں وارد ﴿**النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم و**

---

(۱) **عن ابی هريرة ورجاله رجال الصحيح ۱۲ مناوی**

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے اور اس کے راوی صحیح (بخاری) کے راویوں کی طرح ہیں۔

(۲) المعجم الاوسط، حدیث ۷۶۷۵، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۳۸۰/۵

(۳) سنن ابی داوٗد، کتاب الطہارۃ، باب کراھۃ استقبال القبلۃ عند قضاء الحاجۃ، حدیث ۸، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ص ۳۷

marfat.com
Marfat.com

وازواجہ امھاتھم وھو ابوھم ﴾(۱) نبی زیادہ والی ہے مسلمانوں کا ان کی جانوں سے، اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں، اور وہ ان کا باپ۔

علماء فرماتے ہیں حضور کی کنیتوں سے ایک کنیت ابو المؤمنین ہے یعنی سب مسلمانوں کے باپ۔

پھر جو شخص مشیمۂ نفس وتکدراتِ ہوا کی ظلمات سے باہر آکر فضائے وسیع اتقا میں قدم رکھتا اور اس ولادتِ ثانیہ کے بعد ذکر خدا سے استہلال کرتا اور خون ناپاک حب دنیا کا تغذیہ چھوڑ شیرِ خوشگوار شریعت سے نشوونما پاتا ہے، اس کا نسبِ معنوی نہایت مستحکم ہو کر تربیتِ محمدیہ کا سچا بیٹا پیارا فرزند گنا جاتا ہے۔ اور یہ نسب نسب ظاہری سے بغایت اعلی واغلی ہوتا ہے، اسی لئے شرافتِ عالم کو شرفِ سید پر ترجیح وتفوق ہے۔

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، **طس طص** ''آل محمد کل تقی ''(۲) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہر پرہیز گار ہے۔

امام الفریقین عارفِ اجل حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی قدس سرہ العزیز رسالہ اعلام الہدی وعقیدۂ ارباب التقی میں فرماتے ہیں ''کونک تنسب علیا الی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالصحبۃ اکمل فی وصفہ

---

(۱) الدر المنثور، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۶/۵۰۰

نوٹ: وھو ابوھم کی جگہ ''وھو اب لھم'' ہے۔

(۲) المعجم الاوسط، حدیث ۳۳۳۲، من اسمہ جعفر، دار الفکر، بیروت، ۲/۲۹۵

marfat.com
Marfat.com

من نسبة القرابة اذهی نسبة صورية والكل عال لان نسبة القرابة نسبة صورية و نسبة الصحبة نسبة المعنی (۱) "(۲)

ترجمہ عوارف کے باب اول فی التمسک بالعقیدۃ الصحیحہ میں ہے" شک نیست کہ محبت ہر محبوبے اقتضائے محبت کند باہر کے نسبتے بسبب قرب وقرابت با اودارد وصحابہ واہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہم بعضے ہم نسبت صورت ومعنی واشتند وبعضے مجرد معنی ونسبت معنوی ازنسبت صوری کامل ترست (۳)" (۴)

پس خوب ملحوظ ومحفوظ رہے کہ صحابہ کرام میں کسی کو شرفِ جزئیت سے محرومی

---

(۱) ترجمہ: تیرا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف صحابیت سے منسوب کرنا نسبتِ قرابت سے موصوف کرنے کی بہ نسبت زیادہ کامل ہے کیونکہ نسبتِ قرابت نسبتِ صوریہ ہے اور وہ سب حضور علیہ السلام کے عیال ہیں، کیونکہ نسبتِ قرابت نسبتِ صوریہ ہے اور نسبتِ صحبت نسبتِ معنویہ ہے۔

(۲) رسالہ اعلام الہدیٰ وعقیدۂ ارباب التقی

(۳) ترجمہ: اس بات میں کوئی شک نہیں کہ محبوب کی محبت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ ہر اس سے محبت کی جائے جو محبوب سے قرب وقرابت کی وجہ سے نسبت رکھتا ہے، بعض صحابہ کرام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اطہار رضی اللہ تعالیٰ عنھم نسبتِ معنوی اور نسبتِ صوری رکھتے ہیں جبکہ بعض صرف معنوی نسبت رکھتے ہیں اور نسبتِ معنوی، نسبتِ صوری سے زیادہ کامل ہے۔

(۴) ترجمہ عوارف

marfat.com
Marfat.com

نہیں، بلکہ وہ سب حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل وعیال واجزا واطفال ہیں اور حضور سے اعلیٰ درجہ کا قرب وقرابت رکھنے والے، اسی جگہ فقیر عرض کرتا ہے:

مثنوی

بحر زاخر شرع پاک مصطفےٰ — وان صدف عرش خلافت اے فتے
قطرہا آن چار بزم آرائے او — زانکہ او کل بود وشان اجزائے او
ہر گہائے آن گل زیبا بدند — رنگ وبوئے احمدی می داشتند
قصد کارے کرد آن شاہ جواد — ہر یکے انی لہ گویان ستاد
جنبش ابرو نہ تکلیف کلام — خود بود این کار اجزاء والسلام
آن عتیق اللہ امام المتقین — بود قلب خاشع سلطان دین
وان عمر حق گو زبان آنجناب — ینطق الحق علیہ و الصواب
بود عثمان شرمگین چشم نبی — تیغ زن دست جواد او علی
نیست گر دست نبی شیر خدا — چون یداللہ نام آمد مرورا
دست احمد عین دست ذوالجلال — آمد اندر بیعت واندر قتال
سنگریزہ می زند دست جناب — ما رمیت اذ رمیت آید خطاب
وصف اہل بیعت آمد اے رشید — فوق ایدیھم یداللہ المجید (۱)

---

(۱) ترجمہ: شریعت مصطفیٰ بہت بڑا سمندر ہے۔ اے نوجوان عرشِ خلافت کے یہ چار تابناک موتی شریعتِ مصطفیٰ کے سمندر کی زینت ہیں اس لیے کہ وہ کل ہے (حاشیہ جاری ہے)

marfat.com
Marfat.com

تبصرۂ ثالثہ: بعض فضیلتیں اس درجہ قبول و رضا میں واقع ہوتی ہیں کہ وہ ایک عنداللہ ہزار پر غالب آتی ہے، جس کا ناصیۂ دل آستانہ شرع پر جبین سائی سے منور اس پر یہ امر شمس وامس سے اظہر، احادیث صحیحہ ونصوص معتبرہ سے ثابت، کہ **ت ق** ایک ساعت صفِ جہاد میں کھڑا ہونا ہزار دن کی عبادت اور ایک رات راہِ خدا میں

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) (اور یہ اس کے اجزاء) اور جز کی شان کل کی شان ہوتی ہے جو کوئی اس کا گل زیبا ہو (یعنی آپ کے ساتھ نسبت رکھتا ہو) تو وہ رنگ و بو حضور والی رکھتا ہے اور جو کوئی کسی کام کے لیے اس شہنشاہِ سخاوت کی طرف رخ کرتا ہے تو آپ اس حاجت مند کے لیے انی لہ فرماتے ہیں (یعنی میں اسی کے لیے ہوں)۔ نہ ابرو کو حرکت دیتے ہیں نہ کلام کی ضرورت پڑتی ہے بلکہ اس کا کام خود بخود ہو جاتا ہے اور وہ (یعنی صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ) اللہ کے دوست اور امام المتقین ہیں، ان کا دل خاشع اور وہ سلطانِ دین ہیں اور حضرت عمر راست گو ہیں آپ کے متعلق ہی یہ ارشاد ہے "ینطق الحق علیه و الصواب" (یعنی آپ کی زبان اقدس سے حق اور درست بات نکلتی ہے) اور حضرت عثمان شرم و حیا والے چشمِ نبی ان کے لیے زبردست ڈھال اور سخاوت میں بے مثال ہیں اور حضرت علی شیر خدا نبی کریم کے دست و بازو ہیں، جیسا کہ آپ کے مبارک ہاتھوں کے لیے ''یداللہ'' کا لقب آیا، اور حضور کا ہاتھ رب ذوالجلال کا دستِ قدرت ہے جیسا کہ بیعتِ رضوان اور جنگ میں آیا ہے، جب آپ نے اپنے دست مبارک سے کنکریاں پھینکیں تو اس پر ''مـــا رمیت اذ رمیت'' کا خطاب آیا، اے ہدایت پانے والے اہل بیعت کا وصف یوں آیا "فوق ایدیھم ید اللّٰہ" کہ ان کے ہاتھوں پر اللہ بزرگ و برتر کا دست قدرت ہے۔

marfat.com
Marfat.com

پاسبانی ہزار رات دن کے صیام وقیام۔(۱)

اور م ایک شبانہ روز سرحدِ کفار پر گھوڑے باندھنا مہینہ بھر کی روزہ داری و شب بیداری اور عالم کی خدمت میں گھڑی بھر کی حاضری ہزار دن کی ریاضت۔(۲)

اور ن فـــو عالم کی ایک ساعت کہ اپنے بچھونے پر تکیہ لگائے علمِ دین کا مطالعہ کرے عابد کی ستر برس کی عبادت اور رمضان کا ایک روزہ ماہِ حرام، اور ماہ حرام کا اور دنوں کے تیس روزوں سے افضل ہے، اور عشرۂ اول ذی الحجہ میں ایک روزہ صیامِ یک سالہ، اور اشہر حرم میں پنجشنبہ جمعہ شنبہ کا اکیس سو برس کی عبادت، اور ماہِ رمضان میں نفل کا ثواب فرض کے برابر، اور فرض کا لااقل ستر گنا۔(۳)

ق مسجد القدس میں ایک رکعت پانچ ہزار، اور مسجدِ اقدس مدینہ میں پچاس ہزار، اور مسجد الحرام میں ایک لاکھ، اور کعبہ میں بیس لاکھ رکعت کا ثواب رکھتی

---

(۱) کنز العمال، کتاب الجہاد، الباب الاول فی الترغیب فیہ، حدیث ۱۰۵۰۶، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۲۲/۴

(۲) صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الرباط فی سبیل اللہ، حدیث ۱۹۱۳، دارالمغنی، بیروت، ص۱۰۵۹

(۳) کنز العمال، کتاب العلم، الباب الاول فی الترغیب فیہ، حدیث ۲۸۷۸۵، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۶۷/۱۰

marfat.com
Marfat.com

ہے۔(۱)

قسی مدینہ طیبہ میں رمضان کے روزے غیر مدینہ میں ہزار مہینوں کے صیام اور ایک جمعہ اور جلسہ کے ہزار جمعہ کی مثل ہے۔(۲)

ا مسواک کے ساتھ نماز بے مسواک کی ستر نمازوں سے افضل۔(۳)

اخ م د ت ق مــــس ہمارا کوہِ احد برابر سونا صحابہ کے تین پاؤ غلہ برابر نہیں۔(۴)

خ م ایک شخص اسی وقت مسلمان ہوا اور جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہوا حضور نے ارشاد فرمایا ''**عمل هذا قليلا فاجره كثير** ''اس کا عمل قلیل اور اجر کثیر۔(۵)

---

(۱) کنز العمال، کتاب الصلوۃ، الباب الخامس فی صلوۃ الجماعۃ، حدیث ۲۰۲۱۹، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۸/۲۲۶

(۲) کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل المدینۃ وما حولہا، حدیث ۳۴۸۱۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۲/۱۰۶

(۳) شعب الایمان للبیہقی، باب الطہارات، حدیث ۲۷۷۳، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۳/۲۶

(۴) صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب تحریم سب الصحابہ، حدیث ۶۴۸۳، دار الفکر، بیروت، ص ۱۲۵۸

(۵) کنز العمال، کتاب الجہاد من قسم الاقوال، الباب الاول الاکمال، حدیث ۱۰۶۳۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۴/۱۳۲   نوٹ: ولفظہ ''اجرَ کثیرا''

marfat.com
Marfat.com

امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ و واللہ ابوبکر کا ایک دن رات عمر کی تمام عمر سے بہتر ہے۔(۱)

یع ''عن عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتانی جبریل انفا فقلت یا جبریل حدثنی بفضائل عمر بن الخطاب فقال لو حدثتک بفضائل عمر منذ ما لبث نوح فی قومہ ما نفدت فضائل عمر وان عمر حسنۃ من حسنات ابی بکر (۲)'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی میرے پاس جبریل آیا میں نے کہا اے جبریل میرے سامنے عمر بن الخطاب کی فضیلتیں بیان کرو، جبریل نے عرض کیا: اگر میں عمر کے فضائل اس قدر مدت تک حضور سے کہوں جب تک نوح اپنی قوم میں رہے، فضائلِ عمر ختم نہ ہوں اور بے شک عمر ایک نیکی ہے ابوبکر کی نیکیوں سے۔

قلت والحدیث فیہ شئی ولکنہ فی الفضائل مغتفر۔(۳)

تبصرۂ رابعہ: جب توفیقِ الٰہی ہدایت اور عنایتِ ازلی تربیت فرماتی

---

(۱) کنز العمال، باب فضائل صحابہ، فضل الصدیق، حدیث ۳۵۶۱۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۲/۲۹۳

(۲) مسند ابی یعلی، مسند عمار بن یاسر، حدیث ۱۶۰۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲/۱۱۹

(۳) ترجمہ: میں کہتا ہوں: حدیث میں کچھ (کلام) ہے مگر فضائل میں چشم پوشی کی جاتی ہے۔

marfat.com

Marfat.com

ہے، بندہ دامنِ شریعت کو مضبوط تھام کر مناہجِ سلوک میں گرم جولان ہوتا ہے، اور ازانجا کہ یہاں کارِ اہم غیرحق سے انقطاع وتبتل ہے لہذا پہلی منزل تصحیح خیال وتصفیۂ تصور کی پڑتی ہے، یہاں تک کہ رفتہ رفتہ لطیف تدبیروں اور پیاری تصویروں سے جی بہلا کر پریشان نظری کی عادت چھٹاتی اور کشاکش این وآں سے نجات دے کر نقشِ احدیت لوحِ دل میں جماتی ہے۔ رزقنا اللہ بجاہ مشائخنا الکرام قدست اسرارھم امین(۱)۔

اس سفر کو سیر الی اللہ اور اس کے منتہٰی کو مقامِ فنا فی اللہ کہتے ہیں، اس مرحلہ کے طے میں سب اولیاء برابر ہوتے ہیں، اور وہاں ﴿لا نفرق بین احد من رسلہ (۲)﴾ (۳) کی طرح لا نفرق بین احد من اولیاءہ (۴) کہا جاتا ہے، جب ماسوی اللہ آنکھوں سے گر گیا اور مرتبۂ فنا تک پہنچ کر قدم آگے بڑھا تو وہ سیر فی اللہ ہے، اس کے لئے انتہا نہیں، اور یہیں تفاوتِ قرب جلوہ گر ہوتا ہے، جس کی سیر فی اللہ زائد وہی خدا سے زیادہ نزدیک، پھر بعضے بڑھتے چلے جاتے ہیں، اور بعض کو دعوت خلق کے لئے تنزلِ ناسوتی عطا فرماتے ہیں، اس کا نام سیر من اللہ، ان سے طریقہ

---

(۱) ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہمارے مشائخ کرام قدست اسرارہم کی عزت ووجاہت کے طفیل ہمیں عطا فرمائے، آمین۔

(۲) ترجمہ کنز الایمان: ہم اس کے کسی رسول پر ایمان لانے میں فرق نہیں کرتے۔

(۳) پ ۳، سورۃ البقرۃ، آیت ۲۸۵

(۴) ترجمہ: ہم اس کے اولیاء میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے۔

marfat.com
Marfat.com

خرقہ و بیعت کا رواج پاتا ہے، اور سلسلۂ طریقت جنبش میں آتا ہے، یہ معنی اسے مستلزم نہیں کہ ان کی سیر فی اللہ اگلوں سے بڑھ جائے، اور نزدیکی و بالا روی میں تفوق ہاتھ آئے، اگرچہ یہ ایک فضل جدا تھا جو انہیں ملا اور دوسروں کو عطا نہ ہوا، آخر نہ دیکھا کہ حضرت مولا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلفائے کرام میں حضرت سبطِ اصغر و جناب خواجہ حسن بصری کو تنزلِ ناسوتی و مرتبۂ ارشاد و تکمیل ملا، اور حضرت سبطِ اکبر سے کوئی سلسلہ جاری و مشتہر نہ ہوا، حالانکہ قرب و ولایتِ امام مجتبیٰ ولایت و قربِ خواجہ سے بالیقین اتم و اعلیٰ اور ظاہر احادیث ☆ سے سبطِ اصغر شہزادہ گلگوں قباء پر بھی ان کا فضل

☆ قولہ ظاہر احادیث سے الخ، طب ''عن البتول الزهراء رضی الله تعالیٰ عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم قال اما حسن فله هیبتی و سوددی و اما حسین فان له جراتی و جودی (۱)'' حسن کے لئے میری ہیبت اور میری سرداری ہے اور حسین کے لئے میری جرأت اور میرا جود۔

د ''عن المقدام بن معدیکرب ان النبی صلی الله علیه وسلم قال هذا منی یعنی الحسن وحسین من علی (۲)'' یعنی حسن مجھ سے ہے اور حسین علی سے۔ (حاشیہ جاری ہے)

---

(۱) المعجم الکبیر، ذکر بنات الرسول، ذکر سن فاطمۃ ووفاتھا، حدیث ۱۰۴۱، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۲۲/۴۲۳

(۲) کنز العمال، تابع لکتاب الفضائل فاطمۃ والحسن والحسین، حدیث ۳۴۲۵۳، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۲/۵۳

marfat.com
Marfat.com

ثابت☆ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین،

هـذا حـاصل ما افاده سيدی و مولای سلالة الا كابر العارف

الـفـاضـل كابرا عن كابر سيد نا ابـو الحسين احمد النوری

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اعس ”عـنـه بـا سـنـاد جيد الحسن منی و الحسين من علی “(۱) حسن میرا اور حسین علی کا۔ يع ”عن جابر باسناد حسن من سره ان ينظر الی سيـد شباب اهـل الـجنة فلينظر الی الحسن (۲)“ جسے خوش آئے کہ جوانانِ اہل جنت کے سردار کو دیکھے اسے چاہیے حسن پر نگاہ کرے۔ فافهم و الله اعلم ۱۲ منہ

☆ (اس صفحہ کا حاشیہ) قولہ ان کا فضل ثابت، فقیر بدلیل احادیث ایسا ہی گمان کرتا تھا یہاں تک کہ تیسیر شرح جامع صغیر میں دیکھا کہ علامہ مناوی نے اس معنی پر تصریح کی حیث قال فی شرح قـولـه صـلـی الـلـه عـلـيـه وسـلـم شباب اهل الجنة خمسة حسن و حسين و ابن عـمـر وسـعد بن معاذو ابی بن قيس بن عبيد الانصاری الخزرجی وقدم الحسن والحسين لانهما سيدا شبابها كما مر مرارا وثلث بابن عمر لعظيم مكانته فی العلم والـعمل وربع بسعد لانه سيد الاوس وله فی نصرة الاسلام ماهو معروف فضلهم علی هذا الترتيب (۳) انتهی، فالحمد لله علی حسن التفهيم و الله اعلم ۱۲ منہ (۴)

---

(۱) کنز العمال تابع لکتاب الفضائل فاطمہ والحسنین، حدیث ۳۴۲۵۶، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۵۳/۱۲

(۲) کنز العمال تابع لکتاب الفضائل فاطمہ والحسنین، حدیث ۳۴۲۶۴، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۵۴/۱۲

کتاب میں ”بن علی“ زائد ہے (۴) فیض القدیر حدیث ۴۸۵۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲۰۴/۴

marfat.com
Marfat.com

مدظلہ العالی۔(۱)

تبصرۂ خامسہ: طبیعت کو معاملہ فہمی سے مناسبت، فصل قضاء میں افکار کی متانت، حسن روی وثقوب رائے وشجاعت وسخاوت وزور وطاقت وامثال ذلک ملکات نفسانیہ وکمالات خلقیہ میں مزیت مدار افضیلت نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے: اے لوگو! تمہارا رب ایک اور تمہارا باپ ایک آدمی، سب آدم وحوا کی اولاد ہیں، اور آدم کی اصل مٹی، خدا روزِ قیامت حسب ونسب نہ پوچھے گا اگر ایسے ہی امور پر مدار کار ہوتا تو جزئیت سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے ساتھ احق والیق تھی **کمالا یخفی** (جیسا کہ پوشیدہ نہیں ہے۔ت)

عزیزا! انصاف کر کہ ان خصائل میں تو کفار بھی اہل اسلام کے شریک ہیں،

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) (۳) ترجمہ: جہاں انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان (جنتی نوجوان پانچ ہیں حسن، حسین، ابن عمر، سعد بن معاذ اور ابی بن قیس بن عبداللہ انصاری خزرجی رضی اللہ عنہم) کی شرح میں فرمایا "امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کو مقدم کیا کہ یہ دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں جیسا کہ کئی مرتبہ گزرا، تیسرا ابن عمر رضی اللہ عنہ کو فرمایا ان کے علم وعمل میں عظیم مرتبہ کی وجہ سے، چوتھے نمبر پہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا کہ وہ قبیلۂ اوس کے سردار تھے اور وہ اسلام کی مدد کرتے رہے جیسا کہ معروف ہے، ان سب کی فضیلت اسی ترتیب پر ہے یہاں تیسیر کی عبارت ختم ہوئی۔ اس حسن تفہیم پر اللہ کی حمد ہے۔ واللہ اعلم

(اس صفحہ کا حاشیہ) (۱) ترجمہ: یہ اس کا حاصل ہے جو میرے سردار میرے آقا خلاصۂ اکابر عارف فاضل بلند مرتبوں سے بلند مرتبہ سیدنا ابوالحسین احمد نوری مدظلہ العالی نے افادہ فرمایا۔

marfat.com
Marfat.com

حکومتِ کسریٰ وحسنِ پدم وذہنِ فلاطون وشجاعتِ رستم وطاقتِ اسفندیار وسخاوتِ حاتم یادگارِ زمانہ ہیں، پھر ایسے فضائل پر ساداتِ مؤمنین صحابۂ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیہم اجمعین کے تفاضلِ باہمی کو بنا کرنا ان کی شان رفیع میں گستاخی ہے عیاذاباللہ منہ۔

تبصرۂ سادسہ: اس میں شک نہیں کہ نکوئی زن وخوبیِ اولاد سعادات مطلوبہ سے ہے اور اہلِ فضل سے مصاہرت ترقی بخش وجاہت، علی الخصوص انبیاء لاسیما سید الوریٰ علیہ وعلیہم التحیۃ والثناء سے یہ علاقہ کہ اس عظیم شرف سے ممتاز اگر ہنگامِ فخر وناز آسمان پر قدم نہ رکھیں تو بجا، مگر تاہم یہ باتیں امورِ خارجیہ ہیں نہ محاسن ذاتیہ، لھذا اہل وعیال کی برائی سے نہ ذاتِ مرد میں کوئی نقص پیدا ہو نہ ان کی خوبی و بہتری سے نفسِ شخص میں کچھ فضیلت زیادہ ہو، غیر کا فضل اپنا کمال ٹھہرتا تو باپ دادا سے اکتسابِ فضیلت زیادہ سزاوار تھا حالانکہ پہلے ثابت ہو چکا کہ شرفِ نسب یہاں مطمح نظر نہیں، اسی لئے آج تک کسی نے عثمان ذوالنورین کو حضراتِ شیخین سے افضل نہ بتایا باوجودیکہ ان کی بیبیاں خاندان نبوت سے نہ تھیں اور ان کے نکاح میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو جگر پارۂ والا تمکین، نہ کسی نے ابوقحافہ والدِ صدیق کو صدیق عتیق سے بہتر ٹھہرایا حالانکہ صدیق کی تمام اولاد مل کر ابوقحافہ کے ایک بیٹے صدیق کو نہیں پہنچتی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

پس نساء واطفال میں باہم موازنہ کر کے تفضیل پر دلیل چاہنا ابرِ تصویر سے بہار یا شیرِ قالین سے شکار مانگنا ہے، ہاں جہاں فضل فی نفسہ دلائلِ اُخر سے ثابت ہو اس کی مؤیدات وملایمات میں ایسے امور کی تذکیر یا جس جگہ ایسے قسم کے مفاخر میں

marfat.com

Marfat.com

کلام ہو وہاں باقتضائے مقام ان باتوں پر بنائے تقریر بجا و زیبا ہے، جیسا حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے جوابِ جنابِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں واقع ہوا، ورنہ ان زوائد کو افضلیتِ متنازع فیھا کی دلیلِ ابتدائی مستقل ٹھہرانا مجمعِ عقلاء میں زعفران زار کشمیر یاد دلاتا ہے، نوح علیہ السلام کی زوجہ اور انکا بیٹا کنعان کفار بد دین تھے اس سے فضلِ نوح میں عیاذا باللہ کیا بٹا لگا اور یعقوب علیہ السلام کی بیبیاں بیٹے سب صلحائے مؤمنین تھے اس سے ان کا مرتبہ نوح علیہ السلام پر کب بڑھ گیا وا اسفاہ یہ بدیہی مقدمات بھی ایسے تھے جن کے لئے یہ اہتمام کرنا پڑتا جدا تبصرہ ان کی غرض سے وضع کیا جاتا، مگر کیا کیجئے رشتۂ سخن دستِ مخاطب میں ہے، جب اہلِ عصر ایسی کھلی کھلی باتوں میں الجھیں تو ہمیں ازاحتِ شکوک میں کیا چارا واللہ المستعان والیہ الشکویٰ (۱)۔

تبصرۂ سابعہ: سنیت اس صراطِ مستقیم کا نام ہے جس میں ﴿لم یجعل لہ عوجا (۲)﴾ (۳) طرفینِ افراط و تفریط کی طرف میلان بحمد اللہ حرام ہے لھذا ہم جس طرح ان تبصرات میں اپنے مخالفِ اول یعنی فرقۂ تفضیلیہ کے خیالاتِ باطلہ و اوہامِ عاطلہ کی بیخ کنی کرتے آئے ہیں، واجب کہ کچھ دیر ادھر سے باگ پھیر کر

---

(۱) اللہ تعالیٰ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے اور اسی کی بارگاہ میں معاملہ عرض کیا جاتا ہے۔

(۲) ترجمۂ کنزالایمان: اور اس میں اصلاً (بالکل، ذرا بھی) کجی نہ رکھی۔

(۳) پ۱۵، سورۃ الکھف، آیت ۱

marfat.com
Marfat.com

دو چار باتیں ان حضرات سے بھی کرلی جائیں جنہوں نے بعض متاخرینِ ہند کے بعض کلمات زور آزمائی دیکھ کر بداہتِ عقل وشہادتِ نقل کو بالائے طاق رکھا اور حضراتِ شیخین یا جناب صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی تفضیل من جمیع الوجوہ کا دعوی کردیا کہ جس طرح وہ فرقۂ متفرقہ ہمارے طریقِ مراد میں سنگِ راہ ہے ان لوگوں کی خلش بھی چشمِ انصاف میں خارِ دامان نگاہ ہے، جب طرفین کے شبہات کا علاج ہو جائے گا تو ہم ان شاءاللہ تعالیٰ اپنے نزدیک جو معنی تفضیل ہیں ان کے چہرۂ تحقیق سے نقاب اٹھائیں گے کہ مقصودِ اعظم ان مباحث سے وہی ہے۔ وباللہ التوفیق۔

اب تبصرۂ اولی کی تقریر پر دوبارہ نظر ڈالئے کہ جس طرح اس سے یہ امر منصۂ وضوح پر جلوہ گر ہوچکا کہ مجرد کسی فضیلت سے اختصاص مناطِ افضیلت واکرمیت نہیں، ورنہ تناقضِ بیّن لازم آئے کہ صحابہ میں اکثر حضرات فضائلِ خاصہ سے ممتاز تھے جو ان کے غیر میں نہ پائے جاتے، اور ہمیں وجہ بعض آحاد صحابہ خلفائے اربعہ سے افضل قرار پائیں اور وہ خلاف اجماع ہے، اسی طرح یہ مقدمہ بھی انجلائے تام پاچکا کہ ان حضرات میں ایک کو دوسرے سے بجمیع وجوہ افضل اور تمام افرادِ محامد میں اعلی واکمل نہیں کہہ سکتے ورنہ خصائص، خصائص نہ رہیں کما لا یخفی۔

فقیر حیران ہے یہ حضرات مفضولیتِ مطلقہ واختصاص بخصائص میں منافات نہ مانیں گے یا مولی علی کے مناقب خاصہ ہی سے انکار کرجائیں گے، خدارا ذرا آنکھ کھول کر کتبِ حدیث دیکھیں جس قدر خصائصِ وافرہ حضرت مولی کے مالک و مولی نے انہیں عطا فرمائے دوسرے کو تو ملے بھی نہیں پھر صریح آفتاب کا انکار کیونکر بن پڑے گا۔

marfat.com

Marfat.com

بحمد اللہ ہمارے آقائے نامدار پر ﴿ ورفعنا لک ذکرک (۱)﴾ (۲) کا ایسا پرتوہ جلیہ ہے کہ ان کے فضائل ہمارے نشر و تذکیر کے محتاج نہیں نہ ہماری قدرت اس کی وسعت رکھے مگر حبیب کا ذکر حبیب اور رحمتِ الٰہی کا نزول قریب، لھذا شوقِ دلی جوش زن ہے کہ شیخین کی تفضیل من جمیع الوجوہ ماننے والے ذرہ سنبھل کر ہمیں بتائیں

کہ وہ کون تھا جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا **طب عن جابر** ''لوگ مختلف پیڑوں سے ہیں اور میں اور وہ ایک درخت سے'' (۳) ہاں وہ علی مرتضیٰ ہے، مصطفیٰ کی شاخ اور آلِ مصطفیٰ کی جڑ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم۔

ہاں وہ کون تھا، **ت عن ام عطیۃ**، جسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں بھیجا جب وہ پیارا محبوب روانہ ہوا محبتِ مصطفوی نے جوش فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ بلند فرما کر دعا کی ''**اللھم لا تمتنی حتی ترینی علیا**'' (۴) الٰہی مجھے دنیا سے نہ اٹھا جب تک علی کو نہ دیکھ لوں۔ ہاں وہ علی ہے محبوبِ خدا و مطلوبِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

---

(۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

(۲) پ ۳۰، سورۃ الم نشرح، آیت ۴

(۳) کنزالعمال، کتاب الفضائل، فضائل علی، حدیث ۳۲۹۴۳، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۲۷۹/۱۱

(۴) سنن ترمذی، کتاب المناقب، مناقب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، دارالفکر، بیروت، ۴۱۲/۵

marfat.com
Marfat.com

ہاں وہ کون ہے جس کی نسبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے **طب** عن جابر **خط** عن ابن عباس ''اللہ نے ہر نبی کی ذریت اس کی صلب میں رکھی اور میری ذریت اس کی پشت میں''(۱) ہاں وہ **علی** ہے ابو الائمۃ الطاہرین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

ہاں وہ کون ہے جسے بشارت دیتے ہیں **قط** عن علی رضی اللہ تعالی عنه ''تو روز قیامت قسیم نار و جنان ہے''(۲) ہاں وہ **علی** ہے سید الابرار قاتل الکفار رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ہاں وہ کون ہے جسے **اس** عن علی ''معراج کے جانے والے، عرش پر قدم رکھنے والے نے حکم دیا میرے کندھوں پر چڑھ کر سقفِ کعبہ سے بت گرادے اور جب وہ بلند اختر چڑھا اپنے کو ایسے مقام رفیع پر پایا کہ فرماتا ہے''انه لیخیل الی انی لو شئت لنلت افق السماء ''(۳) مجھے خیال آتا تھا اگر چاہوں آسمان کا کنارہ چھو لوں ہاں وہ **علی** ہے بالا منزلت والا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

---

(۱) کنز العمال، کتاب الفضائل، ذکر الصحابۃ، حدیث ۳۲۸۸۹، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۱/۲۷۵

(۲) کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل صحابۃ، فضائل علی، حدیث ۳۶۴۷۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۳/۶۶

(۳) مسند امام احمد بن حنبل، مسند علی بن ابی طالب، حدیث ۶۴۴، دار الفکر، بیروت، ۱/۱۸۳

marfat.com
Marfat.com

ہاں وہ کون ہے جسے **خ م ا ر طـــب**☆[۱] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک میں ساتھ نہ لے گئے عرض کیا حضور مجھے عورتوں بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں، ارشاد ہوا کیا تو راضی نہیں کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے مگر میرے بعد نبی نہیں ☆[۲] (۱) ہاں وہ **علی** ہے برادرِ احمد خلیفۂ امجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ہاں وہ کون ہے جو تمام مسلمانوں کا مولیٰ بنا اور بتاکید اکید ارشاد ہوا **ا ت**

☆[۱] **خ م** عن سعد بن ابی وقاص **ار** عن ابی سعید الخدری **طب** عن اسماء بنت عمیس وام سلمه و جیش بن جنادة وابن عمر و ابن عباس و جابر بن سمرة و علی والبراء بن عازب و زید بن ارقم رضی الله تعالیٰ عهنم اجمعین ۱۲منہ

☆[۲] یعنی جسطرح موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام تیس راتوں کے وعدے پر حق سبحانہ وتعالیٰ سے کلام کرنے گئے تو ہارون علیہ الصلوۃ والسلام سے فرما گئے تھے ﴿اخلفنی فی قومی﴾ (۳) میری قوم میں میرے بعد میری نیابت کرنا، یوں ہی ہم بھی جہاد کو تشریف لے جاتے ہیں، اور تمہیں پسماندوں پر اپنا خلیفہ اور نائب چھوڑتے ہیں، تو تمہاری ہماری نسبت اس وقت بالکل ایسی ہوئی جیسی اس وقت موسیٰ وہارون کی، (حاشیہ جاری ہے)

---

(۱) صحیح البخاری، مغازی غزوہ تبوک، حدیث ۴۴۱۶، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۳/۱۴۴

(۳) پ۹، سورۃ الاعراف، آیت ۱۴۲

marfat.com
Marfat.com

س ق ضــــم ☆جس کا میں مولیٰ اس کا یہ مولی، الٰہی دوست رکھ اسے جو اسے

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) فرق اس قدر ہے کہ ہارون صرف نائب ہی نہ تھے بلکہ امام مستقل بھی تھے کہ خود بھی نبوت رکھتے تھے، تم فقط نائب ہو امامت بالاستقلال نہیں رکھتے کہ ہمارے بعد کوئی نبی ہے ہی نہیں جو بذات خود والی ہو یہ ہیں معنی حدیث اور اسکے سوا جو معنی اوہام۔۔۔۔تراشیں وہ ان پر مردود ہیں۔ واللہ اعلم ۱۲ منہ

(اس صفحہ کا حاشیہ)

☆اعن البراء بن عازب عن بريده بن الحصيب ت س ضم عن زيد بن ارقم ق عن البراء قال السيوطى حديث متواتر يعنى صدره فقد رواه ثلثون صحابيا كما روى عن احمد والمخرجون منهم من اقتصر على الصدر ومنهم من اتم والله اعلم ۲ امنه(۱)

(۱) ترجمہ: ابراء بن عازب سے روایت کرتے ہیں وہ بریدہ بن حصیب سے ت س ضم زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں ق براء سے، علامہ سیوطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں یہ حدیث متواتر ہے یعنی اس کا ابتدائی حصہ پس اسے تیس صحابہ نے روایت کیا ہے جیسا کہ امام احمد سے مروی ہے اور اس کی تخریج کرنے والوں میں سے بعض نے ابتدائی حصہ پر اکتفا کیا ہے اور بعض نے مکمل بیان کی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

دوست رکھے اور دشمن رکھا اسے جو اس سے دشمنی کرے۔(۱) ☆[۱] ہاں وہ **علی** ہے امیر المومنین مولی المسلمین کرم اللہ تعالی وجہہ۔

ہاں وہ کون ہے کہ **خ م طب د** ☆[۲] روزِ خیبر مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل یہ نشان اسے دوں گا جس کے ہاتھ پر فتح ہوگی خدا و رسول اسے پیارے اور وہ خدا و رسول کا پیارا، رات بھر لوگوں میں چرچا رہا دیکھئے کسے عطا ہو، صبح حضور نے اس فتح نصیب کو بلا کر نشان عطا کیا، ہاں وہ **علی** ہے حرزِ اسلام و شیرِ ضرغام رضی اللہ تعالی عنہ۔(۲)

ہاں وہ کون ہے کہ **س مس هما عن عمرو بن ۔۔ عن ابن عباس فی حدیث طویل۔۔۔ت عن ابی سعید ر عن سعد** مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے

☆[۱] حدیث صحیح ہے اور اس میں بعض علماءِ شان نے جو کلام کیا مقبول نہیں مگر تفضیلیہ یا رافضہ کا مطلب اس سے کچھ نہیں نکلتا ہم ان شاء اللہ تعالی خاتمۂ کتاب میں اس کی بحث تحریر کریں گے، ۱۲ منہ۔

☆[۲] **خ م عن سهل بن سعد طب عن ۔۔۔۔**

---

(۱) سنن النسائی الکبری، کتاب الخصائص، باب قول النبی **من کنت ولیہ فعلی ولیہ**، حدیث ۸۴۶۴، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۵/۱۳۰

(۲) صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر، حدیث ۲۹۴۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲/۲۹۴

marfat.com
Marfat.com

اپنی مسجدِ اقدس میں بحالت جنابت گزرنا اپنے لئے جائز رکھا یا اس کے لئے۔(۱)
ہاں وہ **علی** ہے طاہر اطہر طیب اعطر کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

ہاں وہ کون ہے کہ **ت** عن ابن عمر جب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کرام میں مؤاخات کی وہ مصطفیٰ کا پیارا روتا آیا کہ مجھے کسی کا بھائی نہ بنایا، حضور نے ارشاد فرمایا ''انت اخی فی الدنیا والآخرۃ (۲)'' تو تو میرا بھائی ہے دنیا و آخرت میں، ہاں وہ **علی** ہے آفتابِ مکارم ماہتابِ بنی ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ہاں وہ کون ہے، **طس عس عق یع** عن ابن عمر جسے فصل قضا و رفعِ خصومات میں تمام صحابہ پر ترجیحِ بیّن ہے یہاں تک کہ **عم سع** عن سعید بن المسیب فاروق جیسا خلیفۂ بلند رتبہ پناہ مانگے اس قضیۂ دشوار سے جس میں وہ حاضر نہ ہو (۳) اور **عم** عن سعید وھو حدیث واحد عند عم بارہا کہے اگر وہ نہ ہوتا عمر ہلاک ہو جاتا۔ ہاں وہ **علی** ہے صاحبِ رائے ثاقب وفکرِ صائب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

ہاں آج **سق** عن ابی رافع مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم **قی** فی دلائل النبوۃ عن جابر بن عبداللہ کس شیر شرزہ نے غضب ناک ہو

---

(۱) سنن الترمذی، المناقب عن الرسول، باب مناقب علی، حدیث ۳۷۴۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۵/ ۴۰۸
(۲) سنن الترمذی، المناقب عن الرسول، باب مناقب علی، حدیث ۳۷۴۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۵/ص ۴۰۱
(۳) کنز العمال، کتاب العلم، من قسم الافعال، آداب العلم، حدیث ۲۹۴۹۵ دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۰/ ۱۳۳

marfat.com
Marfat.com

کر سپر ہاتھ سے گری ہے تو خیبر جیسے قلعہ کا دروازہ اکھیڑ کر سپر بنایا ہے، جس کے زورِ بازو کا ملأ اعلیٰ میں شور پڑ گیا ہے۔ ہاں وہ **علی** ہے اسد حیدر ضیغم غضنفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

ہاں آج میدانِ احد میں کس صف شکن شمشیر زن شیر افگن نے تیغِ شرربار کی وہ بجلیاں چمکائی ہیں کہ **شمر**☆ لشکر ظفر پیکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں منادی پکار رہا ہے۔ "**لاسیف الا ذوالفقار ولا فتی الاعلی ن الکرار (۱)**"(۲) ہاں وہ **علی** ہے شیرِ خدا بازوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

ہاں وہ کون ہے جسے روزِ قیامت ساقی کوثر بنائیں گے اور اس کے ہاتھ سے تشنگانِ امت کو سیراب فرمائیں گے۔ ہاں وہ **علی** ہے ابرِ سخاوت بحرِ کرامت کرم اللہ تعالیٰ وجہہ۔

ہاں وہ کون ہے کہ **مک یعنی ابن السماک عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ** معرکۂ محشر میں صراط کا بندوبست اس کے ہاتھ ہوگا، جب تک وہ

☆ **یعنی ابن ھشام بلفظة حدثنی اھل العلم ان ابن ابی نجیح قال نادی مناد یوم احد لاسیف الخ ۱۲ منه**

---

(۱) ترجمہ: تلوار تو صرف ذوالفقار ہی ہے اور جوان تو علی حیدرِ کرار ہی ہے۔

(۲) سیرۃ ابن ہشام، غزوہ احد، غسل السیوف، دار المعرفۃ، بیروت، ۲/ ۸۷

marfat.com
Marfat.com

پروانۂ اجازت نہ لکھ دے گزر نہ ملے گا، ہاں وہ علی ہے ہادیٔ کریم وصراطِ مستقیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

اے رضائے دل افگار ہماری تو جان زارا س ماہروی گلعذار گلرویٔ ماہ رخسار کی ہرادائے شیریں پرنثار جو فاطمہ جیسی دلہن کا دلہا بنا، **س** "انت منی وانا منک (۱)" (۲) کا سہرا بندھا۔

س فی الحلیۃ ۔۔عن عبداللہ بن بریدۃ عن ابیہ صدیق وفاروق نے درخواست کی صغرسن کے عذر سے قبول نہ ہوئی۔

س جب علی نے عرض کیا مرحباً و اھلاً جواب ملا۔(۳) ﴿ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم (۴)﴾(۵)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، **طب** "کانت لعلی

---

(۱) ترجمہ: تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

(۲) سنن النسائی الکبریٰ، کتاب الخصائص، ذکر اختلاف ابی اسحاق، حدیث ۸۴۵۶، دار الکتب العلمیہ بیروت، ۵/۱۲۷

(۳) سنن النسائی الکبریٰ، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، مایقول اذا خطب امرأۃ، حدیث ۱۰۰۸۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۶/۷۳

(۴) ترجمۂ کنز الایمان: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(۵) پ ۲۷، سورۃ الحدید، آیت ۲۱

marfat.com
Marfat.com

ثمانية عشر منقبة ما كانت لاحد من هذه الامة (۱) ''علی کے لئے اٹھارہ☆ منقبتیں ایسی تھیں کہ اس امت میں دوسرے کے لئے نہ تھیں امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں یع عن ابی هريرة لقد اعطى علي ثلث خصال لان تكون لي خصلة منها احب الي من حمر النعم ''علی تین خصلتیں ایسی دیئے گئے کہ اگر میرے لئے ان میں سے ایک ہوتی تو سرخ اونٹوں سے زیادہ مجھے پیاری ہوتی، اور یہ ایک مثل ہے عرب میں نہایت محبوب چیز کے لئے ''فسئل وماهي ''دریافت کیا گیا وہ خصلتیں کیا ہیں'' قال تزويجه ابنته '' فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی بیٹی انہیں دینا'' و سكناه في المسجد لا يحل لي فيه ما يحل له ''اور ان کا مسجد میں رہنا کہ میرے لئے اس میں حلال نہیں جو

☆قولـــہ اٹھارہ، اصول میں مبرہن ہو چکا کہ عدد کے لئے مفہوم نہیں اور ایک عدد کا ذکر زیادت کا منافی یا زائد کا نافی نہیں، سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، م''فضلت على الانبياء بست ''(۲) میں انبیاء پر چھ بات میں تفضیل دیا گیا ہوں۔ حالانکہ حضور کی وجوہِ تفضیل حد احصا سے خارج ہیں ہم نے یہاں بہ تبعیت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اٹھارہ خصائص پر اقتصار کیا اور جو چھوڑ دیا اس سے بدرجہا زائد ہے جو قیدِ تحریر میں آیا واللہ اعلم ۱۲ منہ۔

---

(۱) المعجم الاوسط، باب من اسمہ محمود، حدیث ۸۴۳۰۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۶/۱۸۰

(۲) صحیح مسلم، کتاب المساجد و مواضع، حدیث ۵۲۳، دار المغنی، بیروت، ص ۲۶۶

marfat.com
Marfat.com

انہیں حلال ہے'' والرأية يوم خيبر ''اور روز خیبر کا نشان ۔(۱)

اے عزیز! صوفیہ کے دل سے پوچھ کہ جو احسانات ان پر اس جناب آسمان قباب کے ہیں، خدا تک وصول بے انکا دامن پکڑے محال اور راہ سلوک میں قدم رکھنا بے ان کی عنایت و اعانت کے خام خیال، تکمیل و ارشادِ باطنی کا سہرا اسی نوشاہِ بزمِ عرفان کے سر ٹھہرا، غوث قطب ابدال اوتاد اسی سرکار کے محتاج اور طالبانِ وصلِ الٰہی کو اسی بارگاہ کی جبین سائی معراج،

؎ سلامی جس کے در کا ہر ولی ہے　　علی ہے ہاں علی ہے ہاں علی ہے

اللہ تبارک وتعالٰی کی نیابتِ عامۃ وخلافتِ تامہ حضور سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین کو حاصل، عالمِ علوی وسفلی میں ان کا حکم جاری، فرماں روائی کُن کو ان کی زبان کی پاس داری، تدبیر وتصرف کی باگیں ان کے ہاتھ میں دی گئیں اور کاروبارِ عالم کی کنجیاں ان کے قبضۂ اقتدار میں رکھی گئیں، منشور خلافتِ مطلقہ و تفویض تام کا ان کے نام نامی پر پڑھا گیا اور سکہ وخطبہ ان کا ملأ ادنی سے عالم بالا تک جاری ہوا، دنیا ودین میں جو جسے ملتا ہے ان کی بارگاہِ عرش اشتباہ سے ملتا ہے، حضور ارشاد فرماتے ہیں، ا ''اعطيت مفاتيح الارض ''(۲) مجھے زمین کی کنجیاں دی

---

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الفضائل، فضائل علی ابن ابی طالب، حدیث ۳۶، دار الفکر، بیروت، ۵۰۰/۷

(۲) صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب الصلوٰۃ علی الشہید، حدیث ۱۳۴۴، دار الفکر، بیروت، ص ۳۱۷

marfat.com
Marfat.com

گئیں۔

اورفرماتے ہیں ﷺ ''اوتیت مفاتیح کل شئی ''(۱) مجھے ہر چیز کی کنجیاں عطاء ہوئیں۔

علماءفرتے ہیں: نبی صلی اللہ علیہ وسلم خزانہ راز ہیں اور انہیں کے توسط سے عالم کے سب کام نفاذ پاتے ہیں، ان کے غیر سے نہ کوئی حکم نافذ ہو نہ ان کے سوا دوسرے سرکار سے کوئی نعمت خلق پر فائض ہو، جو چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے، عالم میں کوئی ان کے ارادہ ومشیت کا پھیرنے والا نہیں۔

امام ربانی احمد بن محمد خطیب قسطلانی شارحِ صحیح بخاری شریف مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ میں فرماتے ہیں'' فهو صلى الله عليه وسلم وان تأخرت طينته فقد عرفت قيمته فهو خزانة السروموضع نفوذ الامر فلا ينفذ امر الا منه ولا ينقل خير الا عنه (الى ان قال) ا ذا رام امرا لا يكون خلافه وليس لذاک الامر فى الكون صارف(۲) ''(۳) پھر حضور کی بارگاہ میں یہ

---

(۱) المعجم الکبیر، عبداللہ بن عمر، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۲/۲۷۶

(۲) ترجمہ: پس اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخر میں تشریف لائے مگر آپ کی قیمت بتلادی گئی آپ خزانہ راز ہیں انہیں کے توسط سے عالم کے تمام کام نفاذ پاتے ہیں پس سب امور انہیں سے نافذ ہوتے ہیں اور سب بھلائیاں انہیں سے منتقل ہوتی ہیں۔(یہاں تک کہ فرمایا) جب آپ کسی کام کا ارادہ فرماتے ہیں تو اس کے خلاف نہیں ہوتا اور عالم میں کوئی (حاشیہ جاری ہے)

marfat.com

Marfat.com

کارِ خطیر منصبِ جلیل حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو مرحمت ہوا، تمام اقطابِ عالم اس جناب کے زیرِ حکم، مدبرات الامر میں سروروں پر سروری افسروں پر افسری جملہ احکامِ عزل ونصب وعطا ومنع وکن ومکن انہیں کی سرکار والا اقتدار سے شرفِ امضا پاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ حاجت مندانِ عالم اپنے مطالب ومقاصد میں ان سے استمداد کرتے اور آستانِ فیض نشان پر سرِ ارادت دھرتے ہیں، یہاں تک کہ عرفِ مسلمانان میں مولیٰ مشکل کشا اس جناب کا نام ٹھہرا اور نادعلیا مظہر العجائب کا غلغلہ سمک سے سماک تک پہنچا، پھر بہ نیابتِ مرتضوی حضرت محبوب ذی الجلال، قطب الارشاد والابدال، تفسیرِ باطن قرآن، راحتِ روح ایمان، قبلۂ جان ودل، بے لوثِ آب وگل، سرالسر، نور النور، سید الکونین، غوث الثقلین، قطب ربانی، محبوب سبحانی، سیدنا ومولٰنا محی الدین ابومحمد عبدالقادر حسنی حسینی جیلانی قدسنا اللہ بسرہ الکریم ورحمنا بہ یوم لا ولی ولا حمیم امین (۱) وسادہ خسروی ومسندِ حاجت روائی پر جلوہ افروز ہوئے۔

فاضل علی قاری نزہۃ الخاطر اور شطنوفی بہجۃ الاسرار اور امام یافعی اپنی بعض

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اس کام کو پھیرنے والا نہیں۔

(۳) المواہب اللدنیہ، المقصد السابع، الفصل الثالث فی ذکر محبۃ اصحابہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲/ ۵۴۵

(اس صفحہ کا حاشیہ) (۱) ترجمہ: اللہ تعالیٰ ان کے کریم راز کے صدقے ہمیں برکت دے اور ہم پر اس دن رحم فرمائے جس دن کوئی حمایتی اور دوست نہیں ہوگا، آمین۔

marfat.com
Marfat.com

تالیفات اور شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی اخبار الاخیار میں اس جناب ملائک رکاب سے روایت کرتے ہیں کہ حضور فرماتے ہیں" **من توسل بی فی شدة فرجت عنه ومن استغاث بی فی حاجة قضیت له ومن صلی بعد المغرب رکعتین ثم یصلی ویسلم علی النبی صلی الله علیه وسلم ثم یخطوا الی جهة العراق احدی عشر خطوة یذکر فیها اسمی قضی الله حاجته** "(۱) جو کسی سختی میں مجھ سے توسل کرتا ہے وہ سختی اس کی دور ہو جاتی ہے، اور جو کسی حاجت میں مجھ سے فریاد کرتا ہے وہ حاجت اس کی برآتی ہے، اور جو بعد نمازِ مغرب دو رکعتیں پڑھے پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے پھر عراق کی طرف گیارہ قدم چلے، ہر قدم پر میرا نام لیتا جائے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روا فرمائے،☆

☆فرمود ہرگاہ از خدا چیزے خواہید بوسیلۂ من خواہید تا خواہش شما باجابت رسد وفرمود ہر کہ استعانت کند بمن در کربتے کشف کردہ شود آن کربت از وہر کہ منادی کند بنام من در شدتی کشادہ شود آن شدت از وہر کہ وسیلہ کند بمن بسوئے خدا در حاجتے قضا کردہ شود آن حاجت مرا وراو فرمود کسی کہ دو رکعت نماز گزارد وبخواند در ہر رکعت بعد از فاتحہ سورۂ اخلاص یازدہ بار بعد از اں درود بفرستد بر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بعد از سلام یازدہ بار بخواند آن سرور صلی اللہ علیہ وسلم را بعد از اں یازدہ گام بجانب عراق برود ونام مرا بگیرد وحاجت خود را از درگاہ خدا وندی بخواہد حق تعالیٰ آن حاجت (حاشیہ جاری ہے)

---

(۱) بہجۃ الاسرار، ذکر فضل اصحابہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ص ۱۹۷

marfat.com
Marfat.com

سچ ہے سچ ہے اے مصطفے کے بیٹے ہم تیرے ارشاد پر یقین لائے ،الغیاث الغیاث یا سیدی الغیاث،

؎ غوث اعظم بمن بے سروسامان مددے قبلۂ دین مددے کعبۂ ایمان مددے (۱)

عزیزا! سادات صوفیہ کہ ائمۂ باطن وحضارِ مواطن ہیں، ان امور کو اپنے مشاہدے سے بیان فرماتے ہیں ،اور علمائے شرع ان سے بہ تسلیم وتائید پیش آتے ہیں، آنکھوں

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) اور اقضا گرداند بمنہ وکرمہ (۲) ۱۱۲اخبارالاخیار (۳)

۔ (۱) حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں (تم میں سے) جو کوئی اللہ سے کسی چیز کا طلب گار ہو تو وہ میرے وسیلے سے مانگے تو تمہاری وہ حاجت پوری ہوگی ، جو کسی مصیبت میں مجھ سے مدد طلب کرتا ہے تو اس کی وہ مصیبت دور کر دی جاتی ہے اور جو کوئی مجھے کسی حاجت میں پکارے تو اس کی وہ حاجت پوری ہو اور جو کوئی میرا وسیلہ بارگاہ خداوندی میں پیش کرے تو اس کی حاجت پوری ہو اور فرماتے ہیں جس کسی نے دو رکعت نماز ادا کی تو وہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے سلام پھیرنے کے بعد گیارہ مرتبہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود بھیجے اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں فریاد کرے پھر اس کے بعد گیارہ قدم عراق کی جانب چلے اور (ہر قدم پر) میرا نام لے پھر اپنی حاجت کو ذکر کرے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس کی حاجت کو پورا فرمادے گا۔

(۳) اخبار الاخیار للشیخ عبدالحق محدث دہلوی ،فضائل سیدنا عبدالقادر جیلانی ، فاروق اکیڈمی ، خیر پور، ص ۱۹

marfat.com
Marfat.com

والوں نے دیکھ کر جانا، ماننے والوں نے سن کر مانا، حرمان نشانہ وہ جسے نہ یہ ملا نہ وہ، اے مدعی کج فہم کہنہ تختۂ مشق وہم کیوں بہ چشم خشم نگران ہے چھوڑ کے تیرا دست تعنت میرے دامن پر گراں ہے سمجھا نہ سمجھا عبث الجھا، بیوجہ جھگڑا، ناحق بگڑا، خدا کو مان، روئے سخن اپنی طرف نہ جان، بیگانہ وار ادھر نہ گذر، مجلس یاراں منغص نہ کر، اٹھ کہ اس باطنی دفتر میں لم و لا نسلم کا قصہ نہیں، ہمارے گرم تر ساغر میں فقیہِ سرد وزاہدِ خشک کا حصہ نہیں، غوث اعظم کا ارشاد ہمارا دین ہے اور مشاہدات صوفیہ پر کامل یقین مور ناتواں تھے پر ہدہد سے لپٹ گئے، قسمت میں ہے تو سلیمان تک پہنچ ہی جائیں گے، ورنہ پامالیوں سے تو نجات پائیں گے، تجھے اگر یہ روش ناپسند ہے جا نہیں بوعلی وفلاطون کے کھودے ہوئے کنوؤں میں گر یا تیرہ صدی کی تازہ بدعتوں کے بارہ باٹ راستوں میں پھر، ہمارا وقت پریشان کرنے سے کیا فائدہ۔

ع بہر خدا مطرب شیریں نواز ساز کن آہنگ مقام حجاز (۱)

ناواقفانِ راز کے منہ کہاں تک لگئے، تفریح قلب کو کوئی منقبت سراپا برکت چھیڑیئے

غزل در منقبت

علی مرتضی سا شیرِ صفدر ہو تو میں جانوں

(اس جگہ بیاض ہے)

غرض کیا کیجئے کیا نہ کیجئے نہ چھوڑے بنتی ہے کہ شوق تمنا افزائشوں پر ہے، نہ طول دیئے

---

(۱) اے دل آویز گانے والے خدا کے لیے اپنے ساز کو مقامِ حجاز کے ساز کے مطابق ڈھال۔

marfat.com
Marfat.com

گزرتی ہے کہ فوتِ مقصود کا ڈر ہے،

رباعی

یکچند بمداحِ اودل بستیم　　　عمری قدم اشہب خامہ خستیم
دیدیم رضا حوصلہ فرسا کارے ست　　　کاغذ بدریدیم وقلم بشکستیم (۱)

اجل التبصرات تبصرۂ ثامنہ: صدرِاول کے بعد مسئلہ تفضیل میں عہدِ قدیم سے دو مذہب تھے، اہلسنت حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کو افضل اور علوِ جاہ و رفعت پایگاہ میں اعلی واکمل جانتے، اور تفضیلیہ ان امور میں حضرت مولی کرم اللہ تعالی وجہہ کو سب پر تفوق مانتے، اب مرورِ زمانہ وکثرتِ اہوا وتشتتِ آراسے ہر مذہب میں ایک شاخ پھوٹ کر دو کے چار ہو گئے اِدھر والوں میں بعض غصہ ناکوں پر ان کے تعصب کا یہ فرمان جاری ہوا کہ حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالی عنہما کی تفضیل من جمیع الوجوہ کا دعوی کر دیا، جن کی خدمت گذاری ہم تبصرۂ سابعہ میں کر آئے، اُدھر والوں میں جن کے قلوب نے غلبۂ ہوا وغلظت وجفا سے تفضیل شیخین کو گوارا نہ کیا اور صریح انکار میں نامِ سنیت مسلوب ہوتے دیکھا ناچار تحصیلِ مطلوب ودفعِ مکروہ

---

(۱) ترجمہ: (ہم ان کی تھوڑی سی تعریف کرنے پر پھولے نہیں سماتے (کہ ہم نے ان کی بہت تعریف بیان کی ہے) حالانکہ (حقیقت یہ ہے کہ) ہم ان کے مبارک گھوڑے کے قدموں کی خاک کی تعریف بیان کرنے سے بھی قاصر ہیں بس اے رضا ہم نے دیکھ لیا کہ یہ حوصلہ فرسا کام ہے اسی لئے ہم نے کاغذ کو پھاڑ دیا اور قلم کو توڑ دیا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

کیہ راہ نکالی کہ زبان سے تفضیلِ شیخین کا اقرار اور ترتیب مذکورۂ اہلسنت پر بکشادہ پیشانی اصرار رکھا مگر افضلیت کے معنی وہ تراشے جس سے ان کا مرتبہ حضرت مولی پر بڑھنے نہ پائے اور اپنا مطلبِ فاسد ہاتھ سے نہ جائے، اس فرقہ کے سامنے جس قدر دلائل قرآن وحدیث وآثارِ اہلبیت واقوالِ علماء سے پیش کیجئے محض بے سود پڑتے ہیں، وہ سب کے جواب میں ایک ذرہ سی بات کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں تفضیلِ شیخین سے کب انکار ہے، ہم خود انہیں بعدِ انبیاء افضل البشر جانتے ہیں مگر افضلیت کے معنی یہ ہیں نہ وہ جو تم سمجھے، لیجئے آدھے فقرہ میں سارا دفتر گاؤخورد ہو گیا، کی کرائی محنت برباد گئی لہذا واجب کہ اول معنئ افضلیت کی تحقیق وتنقیح اور اس فرقۂ جدیدہ کی اوہام کا قلع قمع ہو لے، اس کے بعد نظمِ حجج واقامتِ براہین کا دروازہ کھلے، کہ پھر ان شاء اللہ تعالیٰ حجتِ الٰہی اتمام پائے گی اور مخالف کو کوئی راہِ مفر نظر نہ آئے گی۔

فاقول وباللہ التوفیق فضل لغت میں بمعنی زیادت ہے اور افضل وہ جو اپنے غیر سے زیادہ ہو مگر ہم جو نظر کرتے ہیں تو بعض فضائل ایسے ہیں جن کی رو سے ان کے متصف پر لفظِ افضل بہ ارسال واطلاق محمول ہوتا ہے کسی جہت وحیثیت سے تقیید کی حاجت نہیں ہوتی، اور بعض کی رو سے قیدِ خاص لگا کر اطلاق کرتے ہیں مطلق چھوڑنا روا نہیں رکھتے مثلاً ایک شخص فنون سپہ گری میں طاق بانک بنوٹ میں مشاق گھوڑا اچھا پھراتا ہے تیغ وتیر خوب لگاتا ہے، دوسرا عالمِ نحریر، فاضلِ بینظیر، جب ان دونوں کی نسبت سوال ہو گا ان میں کون افضل، تو جواب دیا جائے گا عالم اور اس وقت کسی قید وخصوصیت کی احتیاج نہ ہو گی اور عسکری کی فضیلتِ خاصہ بیان کرنا چاہیں گے۔

marfat.com
Marfat.com

تو یوں کہیں گے کہ یہ سپاہی اس عالم سے فنون سپہ گری میں افضل ہے، بغیر اس قید کے اس کی افضلیت کا حکم درست نہ ہوگا، اور وجہ اس کی یہ ہے کہ فضائل باہم درجاتِ شرف میں متفاوت ہیں، نہ متساویۃ الاقدام، پس جب دو فضیلتوں متفاوتہ کے متصفین سے سوال ہوگا، افضلِ مطلق صاحبِ فضلِ اشرف پر محمول ہوگا اور دوسرے کو افضل کہیں گے تو اس فضلِ خاص کی قید لگا کر نہ مطلقاً وھذا ظاھر جدا اب وہ شخص جسے تمام آدمیوں خواہ کسی قومِ خاص میں سب سے افضل کہئے اور اسے اپنے ان اغیار میں جس کے ساتھ ملا کر پوچھئے افضلِ مطلق کا حمل اسی پر کیا جائے بالضرور ایسے فضل میں فائق ہونا چاہئے جو ان سب اغیار کے فضائل سے اشرف و اعلیٰ ہو۔ جیسے علم و تفقہ فی الدین بہ نسبت مہارتِ فنونِ حرب وغیرہ کے، ورنہ اگر ان میں کوئی شخص اس سے بہتر فضیلت رکھتا ہے تو جب اس کے ساتھ ملا کر دریافت کریں گے افضل بالاطلاق اسی پر اطلاق ہوگا پھر یہ شخص ان سب سے افضل کب رہا ھذا خلف، ہم ایسے ہی فضل کا نام فضلِ کلی و فضیلتِ مطلقہ رکھتے ہیں اور جن فضائل کی رو سے یہ اطلاق بعد تقییدِ جہت و حیثیت صحیح ہوتا ہے وہ فضائلِ جزئیہ و خاصہ ہیں اور زبانِ عرب میں فضلِ اول سے بتعریفِ لفظ فضل اخبار ہوتا ہے، اور ثانی سے اس کی تنکیر کے ساتھ "فیقال للعالم الفضل علی العسکری و لھذا العسکری فضل ما علی العالم (۱)"

---

(۱) ترجمہ: پس کہا جاتا ہے کہ عالم کے لیے سپاہی پر فضیلت ہے، لہذا سپاہی کو عالم پر جزوی فضیلت ہوسکتی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

پس ہمیشہ ملحوظِ خاطر رکھنا چاہئے کہ جب کلام ایسے شخصوں میں واقع ہو جن میں ہر ایک خصوصیاتِ خاصہ رکھتا ہے کہ اس کے غیر میں نہیں پائی جاتیں اور ان میں ایک کو سب سے افضل کہا جائے اور وہ حکم جہاتِ خاصہ کی تقیید سے عاری ہو تو اس کلام سے یہی معنی سمجھے جائیں گے کہ یہ شخص اپنے اصحاب پر فضلِ کلی رکھتا اور اس جماعت میں ایسی فضیلت سے مختص ہے کہ اوروں کا کوئی فضل اس کے موازی وہمسر نہیں، اور تبصراتِ سابقہ سے واضح ہو چکا کہ صحابہ میں اکثر حضرات خلعت ہائے خاص سے مشرف تھے کہ ہر ایک کو اپنی اس فضیلتِ خاصہ میں افضل کہہ سکتے ہیں تو بالضرور فضائلِ جزئیہ کہ حملِ افضل بالتقیید کے مجوز ہیں، موردِ نزاع وصالحِ اختلاف نہیں ہو سکتے، بلکہ مابہ النزاع وہی فضلِ کلی مصحح اطلاق افضل بالاطلاق ہے، پس مطمحِ نظرِ فریقین اس مسئلہ میں یہ ٹھہرا کہ صحابۂ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم اجمعین میں کون ایسی فضل وبزرگی والا ہے جو تمام فضائل وکمالات سے بلند وبالا ہے، جس کی رو سے ہم اسے علی العموم سب صحابہ سے بے تقییدِ جہت وتخصیصِ حیثیت افضل کہیں اور فضلِ کلی کا صاحب بتائیں، اب ہم دونوں فریق کو عنانِ توجہ اس طرف منعطف کرنا لازم کہ آخر مناط اس فضل کا کیا ہے اور کس بات کے سبب یہ اطلاق صحیح ہوتا ہے مگر اطراف وجوانب کے ملاحظہ سے روشن ہوا کہ یہ حکم باختلافِ مقاصد مختلف ہو جاتا ہے کفار کا غایتِ مرام ونہایتِ مراد مال وغنا وزینتِ حیاتِ دنیا ہے تو وہ اسی کے لئے فضلِ کلی ثابت کرتے ہیں جو ثروت وجاہِ دنیوی میں اپنے اغیار پر فائق ہو اور اسی پر بلا تقیید لفظِ خیر وافضل کا اطلاق کرتے ہیں **کما اخبر الحق سبحانہ فی القرآن العظیم** (جیسا کہ حق تعالیٰ نے قرآن عظیم میں خبر دی ہے۔ت) ﴿**ونادی**

marfat.com
Marfat.com

فرعون فی قومه قال یقوم الیس لی ملک مصر وهذه الانهار تجری من تحتی ج افلا تبصرون ٥ ام انا خیر من هذا الذی هو مهین لا و لایکاد یبین ٥﴾(۱) اور پکارا فرعون اپنی قوم میں بولا اے قوم میری کیا نہیں ہے میرے لئے بادشاہت مصر کی اور یہ نہریں بہتی میرے نیچے، سو کیا تمہیں سوجھتا نہیں، یا میں بہتر ہوں اس سے یعنی موسیٰ سے، وہ ذلیل ہے اور قادر نہیں بات صاف کہنے پر۔

کفارِ مکہ سے نقل فرماتا ہے ﴿وقالوا لو لا نزل هذا القرآن علی رجل من القریتین عظیم ٥﴾(۲) اور بولے کیوں نہ اتارا گیا یہ قرآن کسی عظمت والے مرد پر دونوں بستیوں مکہ و مدینہ میں سے۔

اہل تکبر نجابتِ اصل و شرافتِ نسب و نسل پر نازاں ہوتے ہیں اور اسی کو اگرچہ خلافِ واقع ہو اپنے زعم کے مطابق مدارِ خیریت و مناطِ مفاخرت سمجھتے ہیں کما حکی الکتاب المبین عن اللئیم الرجیم اللعین (جیسا کہ قرآن مجید میں شیطان لعین سے حکایت کیا گیا۔ت) ﴿قال انا خیر منه ط خلقتنی من نار و خلقته من طین ٥﴾(۳) بولا میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے پیدا کیا۔

عشاقِ صورت کے دل سے تناسبِ اعضاء وحسنِ دلربا و صفائے چہرہ و

---

(۱) پ۲۵، سورۃ الزخرف، آیت ۵۱، ۵۲

(۲) پ۲۵، سورۃ الزخرف، آیت ۳۱

(۳) پ۲۳، سورۃ صٓ، آیت ۷۶

marfat.com
Marfat.com

نزاکتِ بشرہ وصباحتِ خدور شاقتِ قد کی لو لگی ہے، وہ اپنے محاورات میں اسی کو افضل کہتے ہیں جو سب سے زیادہ حسین اور صاحبِ ادائے شیریں وحسنِ نمکین ہو۔

ایسے ہی ہر فرقہ وطائفہ اپنے مقصود پر نظر رکھتا ہے، ہم معشرِ اسلام کا مقصدِ اعلیٰ ومرامِ اسنیٰ حضرت الٰہی تبارک وتعالیٰ سے تقرب وحصولِ عرفان و بلوغِ رضوان وعز وجاہ وکرامت عنداللہ کما قال ربنا عز من قائل ﴿ان الیٰ ربک المنتھٰی (۱)﴾ (۲)

تو فضلِ کلی ہم گروہ مسلماناں کے نزدیک اسی کا حصہ جو ان امور میں اپنے غیر پر پیشی وبیشی رکھتا ہو، زید میں اگر ہزار کمالات ہوں اور وہ فضیلتیں اسے خدا سے قریب نہ کریں فضائل نہیں رذائل ہیں، آخر نہ دیکھا علم جیسی فضیلت جس کے غایتِ شرف پر قرآنِ عزیز شاہد ﴿قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لایعلمون (۳)﴾ (۴) بلیس جیسے ذی علم کو جو مدتوں معلمِ ملکوت رہا اور اس کی مسندِ تدریس ملأ اعلیٰ میں بچھائی گئی اسی وجہ سے کہ عنداللہ باعثِ قرب وجاہت نہ تھی کچھ کام نہ آئی اور کوئی اسے فضائل سے شمار نہیں کرتا، اسی طرح یہ مرتبہ مجرد ایک منقبتِ خاصہ سے

---

(۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ کہ بے شک تمہارے رب ہی کی طرف انتہا ہے۔

(۲) پ ۲۷، سورۃ النجم، آیت ۴۲

(۳) ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔

(۴) پ ۲۳، سورۃ الزمر، آیت ۹

marfat.com
Marfat.com

اتصاف یا کثرتِ شمارِ اوصاف سے ہاتھ نہیں آتا زید کو اگر ہزار برس کی عمر دی جائے اور تادمِ مرگ عبادت میں بسر کرے اور عمرو سے عمر بھر میں ایک کام ایسا ہو جائے جو قرب و رضائے ربانی و عزت و جاہِ ایمانی میں ایسے ذروۂ اعلیٰ تک پہنچا دے کہ زید اس تک نہ پہنچا ہو فضل کلی خاص بہرۂ عمرو رہے گا کما یشھد بہ العقل الشرعی (۱) قال اللہ تبارک وتعالی ﴿لیلۃ القدر خیر من الف شھر o﴾ (۲) شبِ قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے۔

پس خوب ثابت ہو گیا کہ ہمارا کسی شخص کو دوسرے سے افضل کہنا بعینہ یہ کہنا ہے کہ وہ عزت و وجاہتِ دینی میں اپنا ہم سر نہیں رکھتا اور ان خوبیوں میں جو خدا سے زیادہ قریب کریں اور اس کی رضامندی کی بیشتر باعث ہوں سب پر تفوق والا ہے اب اگر کسی کے بعض فضائل پر نظر کر کے بلا تقییدِ حکمِ افضلیت لگا دیں اور ہمارے گمان میں یہ ہو کہ فلاں شخص اس سے امورِ مذکورہ قرب و رضا و کرامت و جاہ میں زیادہ ہے تو ہم خود اپنے قول کے مبطل یا معنیٔ فضل سے غافل قرار پائیں گے۔

پس بغایتِ تنقیح منقح ہو لیا کہ افضل عند اللہ اور اقرب الی اللہ و ارضی للہ و اکرم الی اللہ یہ سب الفاظِ مترادفہ ہیں ایک معنی کو مؤدی اور محلِ نزاع میں افضل سے یہی مقصود کہ خدا سے زیادہ قریب اور اس کی بارگاہ میں وجاہت افزوں رکھتا ہے۔

---

(۱) ترجمہ: جیسا کہ عقلِ شرعی اس کی گواہی دیتی ہے۔

(۲) پ ۳۰، سورۃ البینۃ، آیت ۳

marfat.com
Marfat.com

دلائل عدمِ اعتبارِ کثرتِ ثواب بمعنی مزعومِ عوام

مجرد کثرتِ ثواب بایں معنی کہ جنت کے مطاعم وملابس وازواج وخدم وحور و قصور میں زیادتی ہو ہرگز فضلِ کلی کا مصداق نہیں ہوسکتا۔

دلیلِ اول: ہم اہلِ انصاف کی عقلِ ایمانی سے پوچھتے ہیں کہ ان امور میں مزیت زیادتِ قربِ ووجاہت کے حضور کچھ بھی حقیقت رکھتی ہے؟ ان چیزوں پر تو ناقصوں کی نظر مقتصر رہتی ہے، مردانِ راہِ خدا عبادت بلحاظِ جنت کو شرکِ خفی سمجھتے ہیں، توریت مقدس میں ہے" اس سے زیادہ ظالم کون جو بہشت ملنے یا دوزخ سے بچنے کو میری عبادت کرے اگر میں بہشت ودوزخ نہ بناتا تو کیا مستحقِ عبادت نہ ہوتا۔"

صوفیہ کرام فرماتے ہیں: عبدالرحمٰن وعبدالرحیم وعبدالرزاق بکثرت ہیں اور عبداللہ نہایت نادر بندۂ خدا وہ جو خدا کو خدا کے لئے پوجے اپنے مزد واجر کا لحاظ وقت میں تیرگی لاتا ہے (آیۃ) کریمۂ ﴿فایای فاعبدون ٥(۱)﴾(۲) میں تقدیمِ ضمیر جس طرح شرکِ عبادت کی نافی ہے یونہی شرکِ مقصد کے منافی ہے گویا ارشاد ہوتا ہے مجھی کو پوجو اور میری عبادت سے مجھی کو چاہو، جس دل میں میرے غیر کا خیال ہو میری

---

(۱) ترجمۂ کنزالایمان: تو میری ہی بندگی کرو۔

(۲) پ۲۱، سورۃ العنکبوت، آیت ۵۶

marfat.com
Marfat.com

ساحتِ قرب میں لائق حضوری نہیں "من التفت الی غیر نا فلیس منا(۱)"

ع زہے عشق مار بر شدت دوست خواہی داشت جانان را (۲)

اکابر صحابہ خصوصاً خلفاء اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان اس سے بس ارفع واعلیٰ کہ ایسے مقاصدِ ناقصہ ان کے مطمح نظر رہے ہوں ع کہ حیف باشد از وغیر او تمنائے (۳)، نہیں نہیں بلکہ بالیقین انکا غایت مرمی واقصائے مرام وہی حصولِ قرب ووجاہت ورضائے احدیت تھا، تبارک وتعالیٰ جیسا کہ کلامِ عتیق حالِ صدیق سے خبر دیتا ہے ﴿یؤتی ما لہ یتزکی ٥وما لاحد عندہٗ من نعمۃ تجزٰی ٥الا ابتغآء وجہ ربہ الاعلیٰ ٥﴾(۴) اپنا مال دیتا ہے ستھرا ہونے کو اور اس پر کسی کا احسان نہیں جسکا بدلہ دیا جائے مگر چاہنا اپنے برتر رب کی رضا مندی کا۔ پھر وہی ان میں باہم تفاضل کا مبنیٰ، نہ یہ امورِ دانیہ متعلقہ بشہواتِ نفسانیہ۔

دلیلِ دوم: اسی لئے محدثِ جلیل فاضل محمد طاہر گجراتی کتابِ مستطاب مجمع بحار الانوار میں تصریح فرماتے ہیں کہ زیادتِ اجر منافی افضلیت نہیں ممکن ہے مفضول کو اجر میں زیادتی ہو "حیث قال مجرد زیادۃ الاجر لاتستلزم ثبوت

---

(۱) ترجمہ: جو ہمارے غیر کی طرف التفات کرے وہ ہمارا نہیں۔

(۲) ترجمہ: یہ کتنی عمدہ بات ہے کہ تو آتشِ عشق کو عزیز رکھتا ہے۔

(۳) ترجمہ: اس سے اور غیر کی تمنا سے صد افسوس ہے۔

(۴) پ ۳۰، سورۃ الیل، آیت ۱۸، ۱۹، ۲۰

marfat.com
Marfat.com

الافضلية المطلقة (۱)"(۲)اور صواعقِ علامہ ابنِ حجر شہاب الدین احمد مکی میں ہے" مجرد زيادة الاجر لاتستلزم الافضلية المطلقة (۳)"(۴)پس اگر مناطِ افضلیت یہی کثرتِ اجر بمعنی مذکور ہوتی تو مفضول کو اسکا حصول کیونکر معقول ہوتا۔

دلیل سوم: اور لیجئے اہلسنت کا اجماع ہے۔☆ کہ صحابۂ کرام افضلِ امت ہیں اگر مدارِ افضلیت یہی زیادتِ اجر ہے تو اس حدیث کا کیا جواب ہوگا جسے ابو داؤد وترمذی نے روایت کیا سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں" ياتی ايام للعامل فيهن اجر خمسين قيل منهم او منا يا رسول الله قال بل منكم "(۵) وہ زمانہ آنے والا ہے کہ اس میں نیک عمل کرنے والا پچاس عاملوں کا اجر پائے

☆ قولہ اجماع ہے، وما ذكر ابن عبدا لبر فقد اتى بما لم يسبق اليه و لا معول عليه ۱۲ منه

---

(۱) ترجمہ: جیسا کہ انہوں نے فرمایا کہ صرف اجر کی زیادتی افضلیتِ مطلقہ کو مستلزم نہیں۔
(۲) مجمع بحار الانوار، فصل فی الصحابۃ التکملۃ، مکتبہ دار الایمان، المدینۃ المنورۃ، ۵/ ۴۳۸
نوٹ: و لفظه" مجرد زيادة الاجر الخ"
(۳) ترجمہ: صرف اجر کی زیادتی افضلیتِ مطلقہ کو مستلزم نہیں۔
(۴) الصواعق المحرقۃ، الفصل الثالث فی الاحادیث الواردۃ، کتب خانہ مجیدیہ، ملتان، ص ۲۱۳
(۵) سنن ترمذی، کتاب التفسیر من سورۃ المائدۃ، حدیث ۳۰۶۹، دار الفکر، بیروت، ۵/ ۴۲

marfat.com
Marfat.com

گا عرض کیا گیا: یارسول اللہ ان میں سے پچاس کا یا ہم میں سے فرمایا: بلکہ تم میں سے''
☆ اسی حدیث کے جواب میں علماء نے تصریح فرمائی کہ کثرتِ اجر مدارِ افضلیت نہیں
۔

دلیل چہارم: اے عزیز! حکمت ضالۂ مؤمن ہے اور حق احق بالاتباع کیا مزے کی بات ہے یہ تو قطعاً مسلّم کہ فضائل جزئیہ موردِ نزاع نہیں ہو سکتے، اور اس میں بھی کلام کی مجال نہیں کہ فضلِ کلی جو اطلاقِ افضل علی الاطلاق کا مصحح ہے لاجرم وہ اوروں کے فضائل سے عالی و شامخ ہوگا ورنہ جسے افضل مطلقاً کہئے بعض سے مفضول

☆ قولہ بلکہ تم میں سے، اقول اگر مدارِ افضلیت کثرتِ قرب و وجاہت ٹھہرے کما ھو الحق تو اس حدیث کو حدیثِ صحیحین ''لو ان احداً انفق مثل اُحد ذھبا ما بلغ مد احدکم و لا نصیفۃ (۱)(۲) سے بھی عمدہ تطبیق حاصل ہوتی ہے کہ اعمالِ صحابہ جس قدر انہیں خدا سے قریب اور اس کی بارگاہ میں کریم و وجیہ کرتے ہیں دوسروں کے اعمال ہرگز اس درجے تک نہیں پہنچ سکتے، گو مقدار میں ان سے اس قدر زیادہ ہوں جتنا نیم صاع جو سے کوہ احد برابر سونا اگرچہ متاخرین کو بوجہ کثرتِ عوائق و فسادِ زمانہ بعض وجوہ سے اجر زیادہ مل سکے ۱۲ منہ

۔(۱) ترجمہ: اگر (غیر صحابہ میں سے) کوئی شخص اُحد پہاڑ جتنا سونا خیرات کرے تو وہ (اے صحابہ) تم میں سے کسی کے ایک مد یا نصف مد کے برابر نہیں ہو سکتا۔
(۲) صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب تحریم سب الصحابہ، حدیث ۶۳۸۳، دار الفکر، بیروت، ص ۱۲۵۸

marfat.com
Marfat.com

ہوجائے گا کما ذکرنا (جیسا کہ ہم نے ذکر کردیا۔ت) اب میزانِ عقل میں تول لیجئے کہ قربِ الٰہی اور اس کی بارگاہ میں وجاہت اعلٰی واشرف ہے یا جنت میں لذیذ کھانے، خوشگوار شرابیں، نرم نازک کپڑے، بلند جڑاؤ تخت، دلربا شوخان طناز عروسانِ سراپاناز ع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا (۱)

وائے خوبیٔ فہم دو درباریوں نے بادشاہ کو اپنی عمدہ کارگذاریوں سے راضی کیا تاجدار نے ایک کو ہزار اشرفی انعام دے کر پایۂ تخت کے نزدیک جگہ دی دوسرے کو انعام لاکھ اشرفی ملا اور مقام اُس کی کرسی منصب سے نیچے، اے انصاف والی نگاہ اہلِ دربار میں افضل کسے کہا جائے گا، بالجملہ کثرتِ ثواب بمعنی مذکور ہرگز فضلِ کلی کا مناط نہیں۔

دلیلِ پنجم: آخر باہم ملائکہ میں بھی ایک کو دوسرے سے افضل کہا جاتا ہے، حدیث میں آیا **طب** عن ابن عباس ''الا اخبرکم بافضل الملائکہ جبریل (۲)'' کیا میں تمہیں نہ بتاؤں سب ملائکہ میں افضل کون ہے جبریل۔

کتبِ عقائد میں انس وملک کا تفاضل ذکر کرتے ہیں، اور حدیث قدسی میں وارد ہوا، **طس فر** کلاھما عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم عن ربہ تبارک وتعالٰی ''عبدی المؤمن احب الی من بعض

---

(۱) ترجمہ: راستے کا تفاوت دیکھ کہاں سے کہاں جارہا ہے۔

(۲) المعجم الکبیر، باب العین، احادیث عبداللہ بن عباس، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۱/ ۱۲۹

marfat.com
Marfat.com

ملائکتی (۱) ''میرا بندہ مسلمان مجھے اپنے بعض فرشتوں سے زیادہ پیارا ہے۔

وہاں یہ معنی کب بن پڑے؟ کثرت وقلت درکنا ملائکہ راُساً بایں معنی اہل ثواب ہی سے نہیں، تو بالضرور وہاں وہی معنی کہنا پڑیں گے کہ جبریل افضل الملائکہ ہیں یعنی ان کا قرب اور بارگاہ الٰہی میں وجاہت اور فرشتوں کے وجاہت وقرب سے زیادہ ہے اسی طرح تفاضلِ انسان وملک میں۔

پھر یہ معنی کہ درحقیقت لفظِ افضل سے تراوش کرتے ہیں یہاں آکر کیوں بدل گئے اور کون سی ضرورت ان سے رجوع پر باعث ہوئی۔

دلیلِ ششم: علماء اہلسنت شکر اللہ مساعیہم نے تفضیلِ صدیق کو عقیدہ ٹھہرایا اور اس پر (آیۃ) کریمہ ﴿ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ط (۲)﴾ (۳) اور حدیث **حاک خط** کلھم عن ابی ہریرۃ ''ابو بکر وعمر خیر الاُولین والاخرین وخیر اھل السمٰوات وخیر اھل الارضین الا النبیین والمرسلین (۴) '' سے استدلال لائے اور یہ دلائل سلفاً و

(۱) المعجم الاوسط، حدیث ۶۶۳۴، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۵/۷۹

(۲) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

(۳) پ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۳

(۴) کنزالعمال، کتاب الفضائل، الاقوال، حدیث ۳۲۶۴۲، دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۱/۲۵۶

marfat.com
Marfat.com

خلفاً ان میں شائع وذائع رہے، اور پُر ظاہر کہ اکرم عند اللہ اور اکثر وجاہۃً عند اللہ کے ایک ہی معنی ہیں اور خدا کے نزدیک جو اکرم و بزرگ تر ہوگا لاجرم خدا سے زیادہ قریب ہوگا نہ وہ جسے اجر بمعنی مذکور زیادہ عطا ہو، اسی طرح بعدِ انبیاء و مرسلین اولین و آخرین وکافۂ اہل آسمان و زمین سے بہتری بھی اس زیادتِ اجر کا ثمرہ نہیں ہوسکتی، تو یہ استدلال ہمارے علماء کرام کے باعلیٰ نداء منادی کہ وہ شیخین کو بہمین معنی زیادتِ قرب ووجاہت افضل کہتے ہیں، ورنہ دلیلیں انتاجِ دعوی میں قصور کریں گی کہ مدعا تو مثلاً صدیق کو اجر زیادہ ملنا تھا اور دلیل یہ کہ وہ اکرم عند اللہ ہیں یا انبیاء و مرسلین کے بعد سردارِ سابقین ولاحقین و بہترین سکانِ چرخ و زمین، پس اتمامِ تقریب کے لئے ہر جگہ ایک مقدمہ اور بڑھانا پڑتا کہ جو ایسا ہے اسے اجر زیادہ ملے گا، اب قیاس مرکب ہوکر نتیجہ نکلتا کہ صدیق اکبر کو اجر بیشتر حاصل ہوگا حالانکہ یہ مقدمہ کوئی ذکر نہیں کرتا اور دلیل کو اسی قدر پر تمام کردیتے ہیں معہذا ایسا ہوتا تو اس مقدمۂ زائدہ میں پھر خلشیں نکلتیں اور بنی بنائی دلیل کا سنوارنا مشکل پڑجاتا، مخالف سہل طریقے سے منع وارد کرسکتا کہ ہم نہیں مانتے جو اکرم عند اللہ اور اہلِ سموات وارض سے بہتر ہو اسے اجرِ مذکور زیادہ ملنا ضرور ہو، اللہ تبارک وتعالیٰ کو اختیار ہے مطیع کو کم عطا فرمائے اور عاصی کا دامن مالا مال کردے۔

دلیلِ ہفتم: لیجئے خوب یاد آیا کیوں تکلیفِ تکلف گوارا کیجئے گوہرِ مقصود کے لیے دریا پیرتے پھریئے، آفتاب عالمتاب جس کی روشنی میں راہ راست مل جائے اور تمام شکوک واوہام کا دفتر جل جائے، کلامِ ہدایت نظام حضور سید الانام علیہ وعلی آلہ

marfat.com
Marfat.com

افضل الصلوٰۃ والسلام ہے، وہ ارشاد فرماتے ہیں، ﴿م﴾ عن ابی ھریرۃؓ 'فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض طھورا ومسجدا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون "(۱) میں انبیاء پر چھ باتوں میں تفضیل دیا گیا مجھے جامع کلمے مختصر لفظ بے شمار معنی والے عطا ہوئے اور میری مدد کی گئی رعب سے اور حلال کی گئیں میرے لئے غنیمتیں اور کی گئی میرے لئے زمین پاک کرنے والی اور مسجد اور بھیجا گیا میں تمام مخلوقِ الٰہی کی طرف اور ختم کئے گئے مجھ سے پیغمبر۔

اور اسی مضمون کی حدیث میں بروایت سائب بن یزید واقع ہوا، **طب**

''وادخرت شفاعتی لامتی الیٰ یوم القیامۃ'' (۲) اور اٹھا رکھی میں نے اپنی شفاعت اپنی امت کے لئے روز قیامت تک۔

اب تو۔۔۔ مقصود بے پردہ وحجاب جلوہ آرا ہے، چشمِ بصیرت سے غطائے عصبیت اٹھایئے اور دیکھ لیجئے کہ حضور نے جن وجوہ سے کافۂ انبیائے کرام علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والسلام پر اپنی افضلیت ثابت فرمائی ان کا منشا زیادتِ قرب ووجاہت ہے یا طعام وشراب ولباس واکواب وابکار واتراب جنت سے بیشتر متلذذ ہونا۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد ھی ''ان اللہ

---

(۱) صحیح مسلم، باب المساجد، حدیث ۵۲۳، دار المغنی، بیروت، ص ۲۶۶

(۲) المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۶۶۷۴، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۷/۱۵۴

marfat.com
Marfat.com

تعالیٰ فضل محمداً صلی اللہ علیہ وسلم علی الانبیاء وعلی اھلِ السماء فقالوا یا ابا عباس بم فضلہ علی اھل السماء قال ان اللہ تعالیٰ قال لاھل السماء ﴿ومن یقل منھم انی الہ من دونہ فذلک نجزیہ جھنم کذلک نجزی الظلمین﴾ (۱) وقال اللہ تعالیٰ لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم ﴿انا فتحنا لک فتحا مبیناo لیغفر لک اللہ ماتقدم من ذنبک وما تاَخر﴾ (۲) قالوا وما فضلہ علی الانبیاء قال قال اللہ تعالیٰ ﴿وما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ لیبین لھم فیضل اللہ من یشاء﴾ (۳) وقال اللہ تعالیٰ لمحمد صلی اللہ علیہ وسلم ﴿وما ارسلناک الا کافۃ للناس﴾ (۴) فارسلہ الی الجن والانس" (۵)

بے شک اللہ تعالیٰ نے بزرگی بخشی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام پیغمبروں اور آسمان والوں پر، لوگوں نے کہا: اے ابو عباس ☆ کس بات سے فضیلت بخشی انہیں آسمانیوں پر، کہا:

☆ ابو عباس حضرت ابن عباس کی کنیت ہے ۱۲ منہ

---

(۱) پ ۱۷، سورۃ الانبیاء، آیت ۲۹

(۲) پ ۲۶، سورۃ الفتح، آیت ۱، ۲

(۳) پ ۱۳، سورۃ ابراہیم، آیت ۴

(۴) پ ۲۲، سورۃ سبا، آیت ۲۸

(۵) المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۱۱۶۱۰، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۱/۱۹۱

marfat.com

Marfat.com

اللہ تعالیٰ نے آسمان والوں کے حق میں فرمایا: جو کہے گا ان میں سے کہ میں معبود ہوں اللہ کے سوا سو اسے بدلہ دیں گے جہنم، ہم یوں ہی عوض دیتے ہیں ستم گاروں کو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: بے شک ہم نے تمہارے لئے روشن فتح فرمادی، تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور پچھلوں کے، بولے: اور انبیاء پر ان کی بڑائی کیا ہے کہا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نہ بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اس کی قوم کی زبان کے ساتھ تا (کہ) ان کیلئے بیان کرے پھر خدا گمراہ کرتا ہے جسے چاہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا: ہم نے نہ بھیجا تمہیں مگر تمام آدمیوں کے لئے۔ پس انہیں سب جن وانس کی طرف رسول کیا۔

اس تقریر کے پھول بھی اسی باغِ قرب ووجاہت وعزت وکرامت کا پتا دیتے ہیں، کثرتِ اجر بمعنی مذکور کی کہیں بو بھی نہیں اور ایک اس پر کیا موقوف ہے جہاں صحابہ کرام میں تفضیل وترجیح کا چرچا ہوا ہے اکثر اسی قسم کے امور ذکر فرمائے جاتے ہیں مجرد اجر بمعنی مذکور کا حرف شاید کسی کی زبان پر نہ آیا ہو، آخر فصول آتیہ باب اول وباب ثانی میں بھی ان شاء اللہ تعالیٰ اس مضمون کی حدیثیں سن ہی جو لوگے پس بشہادتِ دو گواہِ عدل عقل ونقل خوب محقق ومنقح ہو گیا کہ مناطِ افضلیت زیادتِ قرب ووجاہت ہے نہ کثرتِ لذائذِ جنت، سنیہ وتفضیلیہ کہ مسئلہ تفضیل میں متنازع ہیں، ان کا معرکہ بھی اسی میدانِ قرب وجاہ میں، اور احادیث میں جو شیخین یا بزعمِ تفضیلیہ جنابِ مولا کی افضلیت وارد ہوئی وہاں بھی یہی معنی نگاہ میں، اور ہر چند یہ امر عقولِ سلیمہ کے نزدیک غایتِ جلا وظہور میں تھا جس کے لئے اس قدر تطویل وتجشمِ تفصیل محض بیکار تھی مگر مجبور کہ ہمارے بعض معاصرین کے افکارِ بلند وافہامِ آسمان پیوند فقیر کو

marfat.com
Marfat.com

کشاں کشاں اس طرف لائے کہ بدیہی کو نظری کا جامہ پہنائیے، اور آفتاب دکھانے کو مشعل جلائیے۔

دلیلِ ہشتم: عزیزا! اگر اہلسنت کا یہی مذہب ہوتا کہ مرتبہ حضرت مولا کا بڑا اور قرب و کرامت انہیں کی زیادہ شیخین کو ان پر صرف ثواب ولذائذِ جنانی میں مزیت تو دلائل مذکورۂ سنیاں اور اسکی امثال اکثر براہین کہ عمدۂ کار اور فرقۂ ناجیہ کے اکابر و اصاغر میں بلانکیر رائج {اب یک قلم منقلع ہو جاتے}، جن کی کثرتِ ثواب منظور تھا ان کی اکرمیت ثابت ہوتی، { اور جن کی اکرمیت } کا دعوی تھا ان کی کثرتِ ثواب ظہور پاتی مثلاً (آیۃ) کریمۂ ﴿سیجنبھا الاتقی ۝(۱)﴾(۲) (آیۃ) کریمۂ ﴿ان اکرمکم عنداللہ اتقکم (۳)﴾(۴) سے ملا کر کثرتِ اجرِ صدیق پر استدلال کیا تو ہماری پہلی تقریر کو خزانۂ حافظہ سے پھر جنبش دے کر پیشِ نفس حاضر لائیے کہ یہاں تتمیمِ تقریب کے لئے ایک مقدمہ بڑھانے کی ضرورت ہوگی اور یہ قیاسِ مرکب تو نظمِ دلیل اور اس سے انتاجِ دعوی یوں ہوگا کہ صدیق اتقی ہیں اور ہر اتقی اکرم عنداللہ اور ہر اکرم عنداللہ اجر میں زیادہ پس صدیق اجر میں زیادہ ،اب نتیجۂ قیاسِ اول سے صدیق کی اکرمیت نکلی حالانکہ اس کا نسبت جنابِ

---

(۱) ترجمۂ کنز الایمان: اور بہت اس سے دور رکھا جائیگا جو سب سے بڑا پرہیز گار۔

(۲) پ۳۰، سورۃ الیل، آیت ۱۷

(۳) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے۔ (۴) پ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۳

marfat.com

Marfat.com

مرتضوی دعویٰ تھا اور کبرائے قیاسِ ثانی سے اکرم کی زیادتِ اجر ثابت ہوئی تو مولیٰ علی جنہیں اکرم کہا تھا اجر میں زیادہ ٹھہرے دلیل دونوں دعووں پر صاف لوٹ گئی، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عقل سے ایسی بیگانگیاں خدا نہ کرے کہ سنیوں کے ادنیٰ نوآموز سے بھی صادر ہوں یہ ناموزونی تو روزِ ازل سے بدعتیوں کے حصے میں آئی ہے پھر اپنے خیالاتِ خام جو قوتِ واہمہ سے تراشے ہیں سنیوں کے سر دھر کر کیوں ناحق ان کے بلند پایہ کلمات کو خبط بے ربط کئے دیتے ہو ان کے دشمنوں کو سودا ہوا تھا کہ فضلِ کلی کا مناط ایسی چیز کو ٹھہراتے جو کسی طرح اس کا مصداق نہیں ہوسکتی، نہ احادیث و آثار میں جو وجوہِ افضلیت وارد ہوئیں وہ اس کی مساعدت کرتیں، نہ اس مسئلہ کے نظائر میں ہرگز وہ معنی درست آتے، نہ خود اپنے دلائل کا اس پر کسی صورت انطباق ہوتا مناط نہ ہوا فلک سیر کی ترنگ ہوا یا ہوشِ ربا کی امنگ جسکا تھل نہ بیڑا۔

دلیل نہم: اور مزہ یہ ہے کہ یہ مناط برادری۔۔۔یعنی حضرات تفضیلیہ میں بھی مقبول نہیں ہوتا، نزاع کے لئے ضرور ہے کہ مافیہ التنازع {ایک ہی مرتبۂ غیر مشترکہ ہو} اگر ہم زید کے لئے سرداری خاور ثابت کریں اور دوسرا عمرو کے واسطے سلطنت باختر {تو اس میں اور اس میں} تخالف ہی کا ہے کا ہوا، منازعت تو جب ہو کہ ایک ہی مرتبۂ غیر مشترکہ ہم زید کو بتائیں اور طرفِ مقابل عمرو کو، اب اگر تفضیلیہ سے پوچھتے ہیں کہ تم جو حضرت مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو افضل بتاتے ہو یہی کثرتِ اجر و تمتعِ لذائذ مراد لیتے ہو تو وہ کانوں پر ہاتھ دھرتے ہیں حاشا وکلا یہ بالائی بات کس قابل ہے

marfat.com
Marfat.com

شانِ مرتضوی اس سے بس ارفع و اعلیٰ، ہم تو اس جناب کو رفعتِ مکان وعلوِ شان وبلندیٔ جاہ ووفورِ کرامت عنداللہ میں اجل واکمل مانتے ہیں، سنی بھی اگر اس دعوی میں ان کے موافق تھے تو اس نزاعِ ہزار سالہ کا مبنٰی کیا، اور ادھر جو تفضیلیہ دلیل پیش کرتے ہیں جس سے بوئے اکرمیت نکلتی ہے خدا جانے کیا ماجرہ ہے کہ سنی مستعدِ جواب ہو جاتے ہیں اور اس کی وہ بری حالت بناتے ہیں کہ الٰہی توبہ، کوئی نہیں پوچھتا کہ جب ان کے نزدیک افضلیتِ شیخین بمعنی اکرمیت وعلوِ جاہ ومنزلت نہیں بلکہ اسے مولیٰ علی کے لئے ثابت مانتے ہیں یہ بھی تفضیلیہ کے شریک ہیں تو اس دلیل کے رد پر کیوں کمر کستے ہیں، سیدھی سی بات کہ جو کچھ اس سے ثابت ہوا ہمارا عین مدعا ہے، کیوں نہیں کہہ گذرتے غرض اس مناطِ مقدس میں جو جو خوبیاں ہیں زبانِ قلم وقلمِ زبان اس کی تحریر وبیان سے عاجز۔

دلیل دہم: مگر ہوا یہ کہ ان صاحبوں نے ہمارے بعض علماء کے کلام میں کثرتِ ثواب کا لفظ دیکھ لیا اور مطلب سمجھنا نصیبِ اعداء، اب مخالفتِ اہلِ سنت کی رگِ خفی نے جوش کیا اور خیالی طومار بندھنے لگے اگر مثلاً حضرت شیخ محقق قدس سرہ کی تکمیل الایمان میں یہ لفظ نظر سے گذرا تھا تو ۔۔۔ صواعقِ محرقہ ومجمع البحار وغیرہا کی وہ تقریر بھی تو دیکھی ہوتی جس میں {زیادتِ اجر کے مناطِ افضلیت} ہونے کی بتصریح نفی ہے، اور اس کے سوا اور کتبِ اہلسنت پر بھی نگاہ ڈالی ہوتی جس میں کرامت و منزلت عنداللہ بھی کو شریک کیا ہے، افسوس صد افسوس ع حفظت شیئاً وغابت عنک اشیاء (ایک چیز کی تو نے حفاظت کی اور بہت سی اشیاء تجھ سے غائب ہوگئیں۔ت)

marfat.com
Marfat.com

خیر اب تک نہ سنا تھا تو اب سنئے شرح مقاصد میں ہے ''الکلام فی الافضلیۃ بمعنی الکرامۃ عند اللہ تعالی و کثرۃ الثواب (۱)'' (۲) علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر امام علامہ سیوطی میں زیر حدیث ''صالح المومنین ابوبکر وعمر'' فرماتے ہیں ''ای ھما اعلی المؤمنین صفۃ و اعلاھم قدرا (۳)'' (۴)

شیخ محقق مولانا عبدالحق محدث دہلوی اشعہ میں بیانِ وجہِ تفضیلِ شیخین میں فرماتے ہیں ''ایشان (یعنی شیخین رضی اللہ عنہما) بزرگ بودند ومقرب ودر کاروبار دنیا و دین مقدم وابوبکر وعمر ہر دو وزیر ومشیر آنحضرت بودند صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (۵)'' (۶)

---

(۱) ترجمہ: کلام افضلیت میں ہے بمعنی خدا کے نزدیک بزرگی وکثرتِ ثواب کے ۱۲۔

(۲) شرح مقاصد، الفصل الرابع فی الامامۃ، المبحث السادس، الافضلیۃ بین الخلفاء، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۳/۵۲۳

(۳) ترجمہ: یعنی ابوبکر وعمر سب مسلمانوں سے اعلیٰ ہیں صفت میں اور انبیاء کے بعد سب سے بڑے ہیں قدر ومنزلت میں۔۱۲

(۴) فیض القدیر للمناوی، حدیث ۴۹۸۵، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۴/۲۵۱

(۵) یعنی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما (تمام لوگوں سے) بزرگ وبرتر ہیں، دین ودنیا کے ہر کام میں مقدم ومقرب ہیں (اور روحانی وسیاسی طور پر بھی مقدم ہیں) اور یہ دونوں حضرات حضور سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وزیر ومشیر ہیں۔

(۶) اشعۃ اللمعات، کتاب الفتن، باب مناقب ابی بکر، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ، ۴/۶۵۰

marfat.com
Marfat.com

صواعق میں ہے "ثم یجب الایمان والمعرفة بان خیر الخلق وافضلهم واعظمهم منزلة عند الله بعد النبیین والمرسلین واحقهم بخلافة رسول الله صلی الله علیه وسلم ابوبکر ن الصدیق ونعلم انه مات رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولم یکن علی وجه الارض احد بالوصف الذی قد مناذکره علی غیره رضی الله تعالیٰ عنه ثم من بعده علی هذا الترتیب والصفة ابو حفص عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه ثم من بعدهما علی هذا الترتیب والنعت عثمن بن عفان ثم علی هذا النعت والصفة من بعد هم ابو الحسن علی بن ابی طالب رضی الله تعالیٰ عنهم انتهی ملخصا (۱)" (۲)

شرح مواقف پسند ہو تو اس میں دیکھئے "ومرجعها ای مرجع الافضلیة التی نحن بصددها الی کثرتِ الثواب والکرامة عند الله

---

(۱) ترجمہ: پھر واجب ہے ایمان لانا اور پہچاننا کہ تمام جہان سے بہتر و افضل اور خدا کے نزدیک مرتبہ میں بڑے انبیاء و مرسلین کے بعد اور خلافتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحق تر ابوبکر صدیق ہیں، اور ہم جانتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور روئے زمین پر یہ وصف کسی میں نہ تھا سوا صدیق کے، پھر ان کے بعد اسی ترتیب و صفت پر عمر بن الخطاب ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ، پھر ان کے بعد اسی ترتیب و وصف پر عثمان بن عفان پھر اسی نعت و وصف پر ان سب کے بعد ابوالحسن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۔۱۲

(۲) الصواعق المحرقة، باب خاتمہ فی الامور المہمة، کتب خانہ مجیدیہ، ملتان، ص ۲۴۸

marfat.com
Marfat.com

تعالیٰ(۱)''(۲)

مولٰنا ملک العلماء، بحرالعلوم قدس سرہ العزیز فقہ اکبر حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شرح فارسی میں فرماتے ہیں ''بدانکہ مراد از افضلیت اکثریتِ ثواب واعظمیتِ مرتبہ است نزد اللہ تعالیٰ''(۳)

بات یہ ہے کہ بندہ جب اپنے مولیٰ کے امتثال اوامر واجتنابِ نواہی میں حتی الوسع سرگرم رہتا ہے تو کریم قدیر جل جلالہ اپنے فضل ورحمت سے اسے بارگاہ۔۔۔ میں قرب ووجاہت بخشتا ہے اور زیادتِ انعام کے لئے لذاتِ جنت بھی مرحمت فرماتا ہے۔۔۔ جب بندہ کو بذریعۂ عمل حاصل ہوئے دونوں کو ثواب کہنا درست ٹھہرا، قال تبارک وتعالیٰ ﴿تلک الجنۃ التی اورثتموھا بما کنتم تعملون ۝ (۴) (۵)﴾

---

(۱) ترجمہ: مرجع اس افضلیت کا جس کے ہم درپے اثبات ہیں کثرتِ ثواب وکرامت عنداللہ کی طرف ہے۔۱۲

(۲) شرح المواقف، المرصد الرابع، المقصد الخامس، الافضل بعدالرسول، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۳/ ۶۳۸

(۳) اے مخاطب تو جان لے کہ افضل ہونے سے مراد کسی کا عنداللہ ثواب میں زیادہ ہونا اور مرتبہ میں بلند ہونا ہے۔

(۴) ترجمہ: یہ باغ تم وارث کیے گئے اس کے اپنے ان کاموں کے عوض جو تم کرتے تھے۔۱۲

(۵) پ ۲۵، سورۃ الزخرف، آیت ۷۲

marfat.com
Marfat.com

وقال تعالیٰ ﴿واسجد واقترب ○(۱)﴾(۲)

وقال تعالیٰ فیماحکاہ عنہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم خ "لایزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل(۳)"(۴)

وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم م د س "اقرب ما یکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثر والدعاء(۵)"(۶)

وقال صلی اللہ علیہ وسلم ا ت مس قے عس طب ی ☆ علیکم بقیام اللیل فانہ داب الصالحین من قبلکم وقربۃالی اللہ

☆ اعن بلال ت مس قی عنہ وعن ابی امامۃ الباھلی عس عن ابی الدرداء طب عن سلمان الفارسی ی عن جابر وحسن ت وصحح مس ۱۲منہ

---

(۱) ترجمہ: اور سجدہ کر اور قریب ہوجا ۱۲۔

(۲) پ۳۰، سورۃ العلق، آیت ۱۹

(۳) ترجمہ: ہمیشہ میرا بندہ میری نزدیکی چاہتا رہتا ہے نوافل سے ۱۲۔

(۴) صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، حدیث ۶۵۰۲، دارالکتب العلمیہ بیروت، ۴/ ۲۴۸

(۵) ترجمہ: سب حالتوں سے زیادہ نزدیک بندہ اپنے رب سے حالت سجدہ میں ہوتا ہے تو اس وقت دعا زیادہ مانگو ۱۲۔

(۶) صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب مایقال فی الرکوع والسجود، حدیث ۲۱۵۔۴۸۲، دار المغنی، بیروت، ص ۲۵۰

marfat.com
Marfat.com

تعالی،الحدیث(۱)‘‘(۲)

قال صلی اللہ علیہ وسلم ﷺ ’’الصلوۃ قربان کل تقی☆‘‘(۳)

وروی عنہ صلی اللہ علیہ وسلم ﷺ عن ابن مسعود ’’تقربو الی اللہ ببغض اھل المعاصی والقوھم بوجوہ مکفھرۃوالتمسو ا رضی اللہ بسخطھم وتقربو ا الی اللہ بالتباعد عنھم(۴)‘‘(۵)

☆ترجمہ: نماز سے خدا کا قرب پاتا ہے ہر پرہیزگار وقال المناوی فی شرحہ ای ان الاتقیاء من الناس یتقربون بھاالی اللہ ای یطلبون القرب منہ بھا ۱۲منہ۔(۶)

---

(۱)ترجمہ: لازم جانو رات کی نماز کہ وہ عادت ہے تم سے پہلے نیکوں کی اور نزدیکی ہے طرف اللہ تعالی کے۔۱۲

(۲) سنن الترمذی، کتاب الدعوات ،باب ما جاء فی دعا النبی،حدیث ۳۵۶۰،دار الفکر ، بیروت۵/۳۲۲

(۳)فیض القدیر للمناوی،حرف الصاد،حدیث۵۱۸۲،دارالکتب العلمیہ ،بیروت،۴/۳۲۵

(۴)ترجمہ: خدا کی نزدیکی چاہو گناہ والوں سے بغض رکھنے میں اوران سے بہ ترش روئی ملو،اور خدا کی خوشنودی ڈھونڈ وان کی خفگی میں اور خدا سے قرب طلب کروان سے دور بھاگنے میں۔۱۲

(۵)جمع الجوامع الجامع الکبیر،قسم الاقوال،حدیث ۱۰۵۲۸،دارالکتب العلمیہ ،بیروت،۴/۱۰۲

(۶)ترجمہ:امام مناوی نے اس کی شرح میں فرمایا: یعنی متقی لوگ نماز کے سبب اللہ کا قرب طلب کرتے ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

یہ آیات واحادیث اوران کی مثل نصوصِ متکاثرہ شاہد کہ اعمالِ صالحہ جسطرح ثوابِ جنت دلاتے ہیں قربِ خداتک بھی پہنچاتے ہیں اور (آیۃ) کریمہ ﴿ان اکرمکم عندالله اتقکم ط(۱)﴾(۲) تو حجت کافی ہے کہ اصلاحِ عمل سے کرامت عنداللہ حاصل ہوتی ہے، پھران پر اطلاقِ ثواب میں کیا شک رہا کہ ثواب ہم نہیں کہتے مگر اس جزا کو جو بندہ اپنے عملِ صالح پر پائے **قال العلامة البیری فی شرح الاشباہ و النظائر "قال علماء نا ثواب العمل فی الاخری عبارۃ عما اوجبه الله تعالٰی للعبدجزاء لعمله آثرہ عنه الفاضل الشامی فی ردالمحتار (۳)** "(۴) صرف لذات وشہوات وحور وقصور پر ثواب کا محصور ومقصور رکھنا محض قصور۔

فاضل علی قاری شرح فقہ اکبر سیدنا الامام الاعظم میں فرماتے ہیں "**اما حصر ثوابنا علی اللذۃ الظاہریة فممنوع لان فی الجنةیحصل لاہلہا التلذذ بالذکر والشکر وانواع المعرفة واصناف الزلفة والقربة التی**

---

(۱) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

(۲) پ۲۶،سورۃ الحجرات، آیت ۱۳

(۳) ترجمہ: علامہ بیری شرح الاشباہ والنظائر میں فرماتے ہیں: ہمارے علماء نے فرمایا کہ آخرت میں عمل کا ثواب اس سے عبارت ہے کہ "اللہ تعالیٰ بندے کے لئے جو چیز اس کے عمل کی جزا میں واجب کرے"۔ فاضلِ شامی نے ان سے اس معنی کو ردالمحتار میں نقل فرمایا ہے۔

(۴) ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب المیاہ، مطلب فی تفسیر القربۃ والثواب، دارالمعرفۃ، بیروت، ص ۳۸۶

marfat.com
Marfat.com

نھایتھا الرؤیة ما ینسی بجنبھا التلذذ الشھوات الحسیة واللذات النفسیة(۱)"(۲)

سچ ہے زیادتِ قرب وزلفے کے برابر کیا ثواب ہوگا{یہ ثواب سب لذتوں کی} جان ہے جس کے حضور حظوظِ نفسانیہ استغفر اللہ کہ کچھ بھی وقعت رکھیں ---- ہیں کہ زید کو اس کے اعمالِ حسنہ پر لذات اور عمرو کو قربِ ذات عطا ہوا، ثواب کس کا زیادہ رہا، عقل ہے تو خواہی نخواہی کہنا پڑے گا کہ عمرو کا ثواب بس ارفع واعلی ہے، پس کثرتِ قرب وکثرتِ ثواب کا ایک ہی حاصل ٹھہرا اور اُس پر اقتصار بعینہ اِس پر اقتصار ہوا، اور جنہوں نے زیادتِ اجر کو مدارِ افضلیت ہونے سے انکار کیا انہوں نے اجر بمعنی ثانی لیا، وہ بے شک زیادتِ زلفے کے حضور مبنی نہیں ہوسکتا، غرض مطلب سب کا ایک ہے اور لفظ مختلف ع عباراتنا شتی وحسنک واحد (۳)

توفیق رفیق ہو تو تطبیق وتوفیق ہو، بالجملہ سنیوں کا حاصل مذہب یہ ہے کہ بعدِ انبیا ومرسلین علیہم الصلوۃ والتسلیم جو قرب ووجاہت وعزت وکرامت وعلوِ شان ورفعتِ مکان وغزارتِ فخر وجلالتِ قدر بارگاہِ حق تبارک وتعالی میں حضرات خلفاء

---

(۱) ترجمہ: ہمارے ثواب کا لذتِ ظاہری پر محصور رکھنا مسلّم نہیں کہ جنت میں اہل جنت کو لذتیں ملیں گی یادِ خدا وشکرِ نعما واقسامِ معرفتِ الٰہی وانواعِ قرب ونزدیکی نامتناہی سے، جن کا آخر دیدارِ پروردگار ہے جس کے حضور یہ سب حسی شہوتیں اور نفسی لذتیں یک لخت فراموش ہوجاتی ہیں۔۱۲

(۲) شرح فقہ اکبر لملا علی قاری، قدیمی کتب خانہ کراچی، ص۱۳۲ (کتاب میں حصر کی جگہ قصر ہے)

(۳) ترجمہ: ہماری عبارات مختلف ہیں اور تیرا حسن ایک ہے۔

marfat.com
Marfat.com

اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو حاصل ان کا غیر اگرچہ کسی درجۂ علم وعبادت ومعرفتہ وولایت کو پہنچے اولی ہو یا آخری اہل بیت ہو یا صحابی ہرگز ہرگز اس تک نہیں پہنچ سکتا، مگر شیخین کو امورِ مذکورہ میں ختنین پر تفوق ظاہر و رجحان باہر، بغیر اس کے کہ عیاذاً باللہ فضل وکمالِ ختنین میں کوئی قصور وفتور راہ پائے اور تفضیلیہ دربارہ جناب مولیٰ اس کا عکس مانتے ہیں یہی تحریر مادۂ نزاع، بحمد اللہ اس نہجِ قویم واسلوبِ حکیم کے ساتھ جس میں ان شاء اللہ تعالیٰ شکِ مشکک ووہم واہم کو اصلاً محلِ طمع نہیں، اور ہرچند جو کچھ ہے علماء کے بحارِ فیض سے چھینٹا اور انہی کے خرمن تحقیق سے خوشہ ع اے بادِ صبا اینہمہ آوردۂ تست (۱)، مگر شاید یہ تنقیح عاطر وتوضیح ۔۔۔ کشف معضل وترصیفِ نفیس وحسن تاسیس اس رسالہ کے غیر میں نہ پائی جائے ﴿ذلک من فضل اللہ علینا وعلی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون﴾ (۲)(۳) **یا ھذا فعلیک بہ فاتقنہ فانہ مھم مفید ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العزیز الحمید** (۴)

---

(۱) ترجمہ: اے بادِ صبا یہ سب کچھ تو ہی لائی ہے۔

(۲) ترجمۂ کنز الایمان: یہ اللہ کا ایک فضل ہے ہم پر اور لوگوں پر مگر اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔

(۳) پ ۱۲، سورۃ یوسف، آیت ۳۸

(۴) ترجمہ: اے شخص تجھ پر لازم ہے کہ اسے مضبوطی سے پکڑ لو کہ یہ اہم اور مفید ہے، اللہ غالب سراہے ہوئے کی طرف سے ہی نیک کام کرنے کی طاقت اور گناہوں سے بچنے کی قوت ہے۔

marfat.com
Marfat.com

تبصرۂ تاسعہ: اب ہم جس کے لئے افضلیت بمعنی مذکور کا اثبات چاہیں تو اس کے لئے دو طریقے متصور یا نصوصِ شرعیہ میں کسی کی نسبت تصریح ہو کہ وہ اکرم و افضل و اعلیٰ و اجل ہے اور یہ طریقہ تمام طرق سے احسن و اسلم کہ بعد نصِ شارع کے چون و چرا و مداخلتِ عقلِ نارسا کی مجال نہیں رہتی اور قطعِ منازعت کے لئے اس سے بہتر کوئی صورت نہیں۔

تبصرۂ سابقہ میں شرفِ ایضاح پا چکا کہ جب ایک جماعتِ اہلِ فضل میں کسی شخص کو ان سب سے افضل کہا جائے اور وہ حکم کسی قیدِ خاص سے اقتران نہ پائے تو اس سے یہی معنی مفہوم ہوں گے کہ یہ شخص اپنے تمام اصحاب پر فضلِ کلی رکھتا اور قرب و وجاہت و مرتبہ و منزلت میں ان سب سے بلند و بالا ہے پس بعدِ تصریحِ شارع کہ فلاں افضل ہے کوئی حالت منتظرہ باقی نہیں رہتی اور دلیل اپنی منزلِ منتہی و ذروۂ اعلیٰ کو پہنچ جاتی ہے یا دوسرا طریقہ استدلال و استنباط و تالیفِ مقدمات کا ہے یہ معرکہ البتہ تنقیح طلب۔

فاقول وباللہ التوفیق بنائے تفضیل کی اساس جس پر اس کی تعمیر اٹھائی جاتی ہے دو امر ہیں ایک مافیہ التفاضل، دوسرا مابہ الافضلیت۔

مافیہ التفاضل تو وہ جس میں افضل و مفضول کی کمی بیشی مانی جاتی ہے اور یہ امر دونوں طرف مشترک ہوتا ہے مگر بالتشکیک کہ افضل میں زیادہ اور مفضول میں کم اور مابہ الافضلیت وہ جو مافیہ التفاضل میں افضل کی زیادت ۔۔۔ خاص ذاتِ افضل سے قائم ہوتا ہے مفضول کو اس میں اس کم و کیف ۔۔۔ اشتراک نہیں، اگرچہ کہیں نفسِ وصف سے اتصاف پایا جائے ورنہ اس میں تساوی ہو تو بنائے تفاضل رأساً انہدام

marfat.com
Marfat.com

پائے مثلاً شمشیرِ تیز بران کو تیغِ کند نا کارہ پر تفضیل ہے، مافیہ التفاضل قطع و جرح کہ وہ خوب کاٹتی ہے اور یہ قصور کرتی ہے، اور ما بہ الافضلیت خوشآبی و پاکیزہ جوہری کہ تیغِ اول سے مختص ہے جس کے سبب اسے قطع و برش میں مزیت ہوئی، جب یہ مقدمہ ذہن نشین ہو چکا تو اب سمجھنا چاہئے کہ مافیہ التفاضل کا ادراک تو ترتیبِ دلیل کیا نفسِ تحققِ نزاعِ حقیقی سے مقدم ہوتا ہے کہ یہاں منازعت کے اصل معنی ہی یہ ہیں کہ فریقین ایک امرِ معین مشترک بین الاثنین میں مزیت کی نسبت مختلف ہو جائیں یہ زید کے لئے ثابت کرے وہ عمرو کے واسطے مانے، اسی امرِ مشترک بالتفاوت کا نام مافیہ التفاضل ہے، مگر ما بہ الافضلیت کا ادراک اور اس کا اپنے مدعیٰ لہ سے خاص ہونے کا اثبات بحثِ غامض و مزلۃ الاقدام اور یہی امر مظنۂ اختلاف اولی الافہام، پس ما نحن فیہ میں طریقۂ استدلال یہ کہ مدعیٰ لہ کا ایک فضیلت میں نصاً خواہ استنباطاً اپنے ماوراء سے امتیاز، پھر اس خاصہ کا تمام مفضولین سے زیادتِ قرب و کثرتِ وجاہت عند اللہ کا موجب ہونا ثابت کیا جائے۔ اگر یہ دونوں مقدمے حسب مراد منزلِ ثبوت تک پہنچ گئے دلیل تمام ہو کر احقاقِ حق والزام خصم کردے گی، اس میدان میں آکر سنیہ و تفضیلیہ دو راہ ہو گئے، اہل تفضیل قرآن و حدیث کو پسِ پشت ڈال ہوائے تخیل میں بے پر کی اڑانے لگے کہیں مجرد بعض صفات سے اختصاص کو فضلِ کلی کا مدار ٹھہرایا، کہیں کثرتِ فضائل و شہرت ۔۔۔ پکڑا، کبھی شرفِ نسب و علوِ حسب و کرامتِ صہر و نفاستِ عیال پر نظر ڈالی، کبھی ۔۔۔ میں مزیت سلاسلِ طریقت کی مبدئیت تنزلِ ناسوتی کی خصوصیت سے راہ نکالی، کہ ہم بحمد اللہ تبصراتِ سالفہ میں ان اوہام کی قطعِ عرق کر آئے۔

marfat.com
Marfat.com

سنیوں کا مرجع وماؤی ہر بات میں حدیث شریف وقرآن اشرف اور مقامِ شرح وتفسیر میں پیشوا ومقتدا کلماتِ اکابر سلف، اب جو ہم گلچین نظر کو ان باغوں میں اجازتِ گلگشت دیتے ہیں تو اشیائے متعددہ کو اس دائرہ کا مرکز پاتے ہیں (آیۃ) کریمہ ﴿ان اکرمکم عند اللہ اتقکم ط(۱)﴾(۲) تو نص جلی ہے کہ مدارِ افضلیت زیادتِ تقوی ہے اور بیشتر احادیث واخبار بھی اسی کے مثبت اور (آیۃ) کریمہ ﴿ومنھم سابق بالخیرات باذن اللہ ط ذلک ھو الفضل الکبیر (۳)﴾(۴) میں سبقت الی الخیرات۔

اور (آیۃ) کریمہ ﴿لایستوی منکم من انفق (۵)﴾(۶) الآیہ، اور بعض احادیث واکثر محاوراتِ صحابہ میں سوابقِ اسلامیہ اور زمانۂ غربت وشدتِ ضعف میں دین کی اعانت اور احادیثِ کثیرۂ مرفوعہ وموقوفہ میں فضلِ صحبتِ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور بعض اقوالِ علماء میں کثرتِ نفع فی الاسلام اور مواضعِ اُخر میں ان

---

(۱) ترجمۂ کنز الایمان: بے شک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

(۲) پ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۳

(۳) ترجمۂ کنز الایمان: اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا۔

(۴) پ ۲۲، سورۃ فاطر، آیت ۳۲

(۵) ترجمۂ کنز الایمان: تم میں برابر نہیں وہ جنہوں نے فتح مکہ سے قبل خرچ اور جہاد کیا۔

(۶) پ ۲۷، سورۃ الحدید، آیت ۱۰

marfat.com
Marfat.com

کے سوا اور امور کو بھی مناطِ تفضیل و مابہ الافضلیت قرار دیا کہ ہم بحول اللہ وقوتہ ان مضامین کو بابِ ثانی میں بسط کریں گے، لیکن غورِ کامل وفحص بالغ کو کام فرمایئے تو درحقیقت کچھ اختلاف نہیں، اصل مدار ونقطۂ پرکاران سب امور کا واحد ہے، جس منبع سے یہ سب نہریں نکل کر پھر اسی طرف لوٹ جاتی ہیں، وہ کیا ہے یعنی کمالِ قوتِ ایمان کہ ایک صفت مجہولۃ الکیفیت ہے جو قلبِ مؤمن پر کنوزِ عرش سے فائض ہوتی ہے، عبارت اسکے ادا وایضاح سے قاصر جو کچھ کہا {جاتا} ہے سب اس کے آثار وثمرات ہیں

ع ذوق این می نشناسی بخدا تا {نچشی} (۱)

العارف باللہ سیدنا الحکیم محمد بن علی الترمذی الصوفی قدس سرہ العزیز۔۔۔۔ بیدار جب خزانۂ دل میں استقرار کرتی اور مجامعِ قلب کو اندرون وبیرون سے گھیر لیتی اور ہر رگ وریشۂ باطن میں شیر میں دسومت بلکہ شہد میں حلاوت کی طرح پیر جاتی ہے، اسی کا نام علم باللہ وکمالِ معرفتِ الٰہی قرار پاتا ہے، پھر اسی سے خوف ورجا وتسلیم ورضا وشرم وحیا وورع وتقوی وصبر وشکر واخلاص وتوکل وانقطاع وتبتل وتواضع وعفت وحلم ودیانت وغیرہا تمام فضائلِ محمودہ جنہیں حدیث میں **م د س ق عن ابی ہریرۃ "الایمان بضع وسبعون شعبۃ (۲)" (۳)** سے تعبیر کیا خود بخود منشعب

(۱) ترجمہ: خدا کی قسم جب تک تو اس ذوق کو نہیں چکھے گا لذت سے محروم رہے گا۔

(۲) ترجمہ: ایمان کی کئی اوپر ستر شاخیں ہیں ۱۲۔

(۳) صحیح مسلم، کتاب الایمان، بیان عدد شعب الایمان، حدیث ۳۵، دار المغنی، بیروت، ۱/۳۹

marfat.com
Marfat.com

ہوتے اور بندہ کو اپنے مولیٰ کا سچا بندہ کر دیتے ہے۔

یہی ہے جس کے باعث یہ ماءِ مھین وخاکِ ذلیل اس ساحتِ سبوحیت میں قرب ووجاہت پاتا اور حجلہ نشینانِ حریم قدس کا محرم راز بلکہ سرتاجِ افتخار واعتزاز ہو جاتا ہے، پس لاجرم جسے اس صفت میں مزیت ہوگی وہی کمالِ خوف وخشیت الٰہی وامتثالِ اوامر واجتنابِ نواہی میں گوئے سبقت لے جائے گا، اور یہی روحِ معنی وصورتِ تقویٰ ہے، اور پُر ظاہر کہ ایسے شخص کا بسبب قوتِ انبعاث داعیۂ خیر کے سباق الی الخیر ہونا لازم، اور جب سباق الی الخیر ہوا تو اسلام کو نفع بھی اسی سے زیادہ پہنچے گا اور حکمتِ الٰہی تقاضا کرے گی کہ ایسے ہی لوگوں کو سلطانِ رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ کا مونس ورفیق ووزیر ومشیر کیا جائے اور ابتدائے اسلام میں جو وقت نہایت ضعف وکثرتِ اعدا ومزلتِ اقدام وتراکم آلام اور دلوں کے ہل جانے اور جگروں کے کانپ اٹھنے کا ہے۔۔۔ اسلام کے حفظِ ناموس کو گلہائے ﴿نحن انصار الله (۱)﴾ (۲) کا سہرا انہیں کے۔۔۔ سوابقِ اسلامیہ کا بھی یہی منشا اور سوابقِ اسلامیہ پھر کثرتِ نفع فی الاسلام۔۔۔ دینگے بالجملہ یہ سب امور ایک دوسرے سے دست وبغل ہیں اور ہم اس امر کی تحقیق کی طرف کہ قوتِ ایمان وعلم باللہ کے سوا یہاں دوسری چیز مابہ الافضلیت نہیں ہوسکتی اور احادیثِ کثیرہ میں جو امورِ مختلفہ کو مناطِ تفضیل ٹھہرایا ہے کیونکر امرِ واحد کی طرف عود کرآتے ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ اوائلِ بابِ ثانی میں بما لامزید علیہ رجوع

---

(۱) ترجمۂ کنز الایمان: ہم دینِ خدا کے مددگار ہیں۔

(۲) پ۳، سورۃ آلِ عمران، آیت ۵۲

marfat.com
Marfat.com

کریں گے۔ سبحان اللہ ہر چیز اسم وصفتِ الٰہی کی مظہر ہوتی ہے ان فضائل کی وحدت مصداق وکثرتِ مفاہیم بھی اسی رنگ پر آئے کہ ﴿ایاما تدعوا فلہ الاسماء الحسنی (۱)﴾ (۲) جو کہہ پکارو سو اسی کے نام ہیں خاصے

ع عباراتنا شتی وحسنک واحد (۳)

تبصرۂ عاشرہ: دفعِ بقیۂ اوہام فرقۂ سفضیہ میں مشتمل چند تنبیہ پر

تنبیہ نمبر 1: ہماری تقریراتِ رائقہ وتحریراتِ سابقہ سے خوب مندفع ہوگیا خیال ان لوگوں کا جنہوں نے بعض کلماتِ علماء میں یہ لفظ دیکھ کر کہ مرجع تفضیل کثرتِ نفع فی الاسلام ہے، مقصود شناسی کا یک لخت دامن چھوڑ یہ نیا اعجوبہ تراشا اور اسے مذہب سنیہ کا حاصل ٹھہرایا کہ شیخین کی تفضیل صرف اس بات میں ہے کہ اسلام ومسلمین کو ان سے نفع زیادہ پہنچا، ان کے عہدِ خلافت میں شہر بہت فتح ہوئے، ملکوں میں امن وامان رہے، انتظام اچھا بن پڑا، ان باتوں پر جو ثواب مترتب ہوا وہ شیخین نے زیادہ پایا، باقی مرتبہ کی بڑائی، کرامت کی افزونی، وجوہ اخر سے ثواب کی بیشی جنابِ مولیٰ ہی کو رہی۔

اقول واللہ یغفرلی اس کلام مین جو کچھ معنی رسی سے بیگانگی اور تہافت وتناقض کا جوش ہے اس سے۔۔۔ بات سے ذہول نہ کیجئے کہ فضلِ جزئی جو اطلاقِ

---

(۱) ترجمۂ کنزالایمان: جو کہہ کر پکارو سب اسی کے اچھے نام ہیں۔

(۲) پ ۱۵، سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۱۱۰

(۳) ترجمہ: ہماری عبارات مختلف ہیں اور تیرا حسن ایک ہے۔

marfat.com
Marfat.com

افضل بتقید کا مصحح، صالحِ بحث ونزاع نہیں کہ اس مقام میں تو بالیقین شیخین کو جناب مولیٰ اور جنابِ مولیٰ کو شیخین اور بعض احاد صحابہ کو خلفاء اربعہ سے افضل کہہ سکتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

موردِ نزاع فضل کلی ہے جو اطلاقِ افضل بالاطلاق کا مجوز، اب ہم ثواب نفع فی الاسلام میں شیخین اور ثواب دیگر اعمال میں جناب مولیٰ کی مزیت تسلیم کر کے پوچھتے ہیں کہ دونوں طرف کے ثواب جمع کرنے سے کثرتِ ثواب جانبِ شیخین رہتی ہے یا جانبِ جنابِ مرتضوی یا دونوں پلے برابر، برتقدیر ثالث افضل مطلق کا اطلاق نہ ادھر ہو سکے نہ ادھر، بلکہ ایک جہت کی قید سے انہیں افضل کہیں گے دوسری حیثیت کی تقیید سے انہیں، پھر فضل کلی جو متنازع فیہ تھا کسی کو بھی نہ رہا، تم نے تو وہ صورت نکالی کہ سنی تفضیلیہ دونوں کا مذہب رد کر دیا اور شقِ اول پر افضلیت خاص نصیبۂ حضرت مولیٰ رہی اور شیخین کا فضل محض جزئی، پھر سنیوں کا مذہب جسے تم بزورِ زبان تاویلات دوراز کار کر کے اپنی مرضی مطابق گڑھا چاہتے تھے ہزاروں منزل گیا خاصے تفضیلیے ہو چکے پھر چھپانے سے کیا حاصل

ع ہم نے پردے میں تجھے پردہ نشین دیکھ لیا

اب رہی شقِ ثانی اسے اختیار کیجئے تو آپ کا مطلب ہاتھ سے جاتا اور ''کر الی ما فر (۱)'' لازم آتا ہے، چاہتے تو یہ تھے کہ۔۔۔ کسی ایسی ہلکی سی بات میں

---

(۱) ترجمہ: جس سے بھاگا اسی کی طرف لوٹا۔

marfat.com

Marfat.com

شیخین کی افضیلت مان لیجئے جو فضائلِ حضرت مولیٰ کے حضور وقعت نہ رکھتے ہوں جس سے حضرت مولیٰ پر ان کا رتبہ بھی نہ بڑھے اور اپنا تفضیلیہ نام بھی نہ ٹھہرے، وہ ہو رہی الٹی کہ حضرات شیخین ۔۔۔سنگ عالی قدر رہا کہ ہر چند صد ہا فضائل میں جناب ولایت مآب کو ۔۔۔ جاتی ہیں، مگر ان کا فضل کسی طرح نہیں گھٹتا اور سب پر بلند و بالا رہتا ہے

ع ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

اور کہیں خدا کے لئے وہ تقریر نہ بھول جانا کہ یہاں ثواب سے مراد لذائذِ جنانی نہیں۔

تنبیہ نمبر۲: عجب تماشا ہے فرقۂ سنفضیہ جن کے قلوب تفضیلِ حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں اتباعِ کتاب وسنت واجماعِ امت وعلماء اہلِ حق کے لئے منشرح نہیں ہوتے اور دلائلِ قاہرہ کی تابشیں دل کو گو نہ نرم بھی کرتی ہیں تو ﴿**یجعل صدرہ ضیقا حرجا کانما یصعد فی السماء**ط(۱)﴾(۲) کی آفت راستہ روک کر کھڑی ہو جاتی ہے اور باایں ہمہ سنیت وہ پیارا پیارا میٹھا نام ہے کہ علانیہ اس سے انکار بھی گوارا نہیں ہوتا اپنی پردہ پوشی کو طرح طرح کی بعید توجیہیں رکیک تاویلیں نکالتے اور وہ ساری خیالی بلائیں سنیوں کے سر ڈھاتے ہیں کہ ان کے مذہب کا یہی محصل ہے پھر بعنایتِ الٰہی اہلِ حق کی ہمتِ بازو سے دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جاتا ہے اور طرہ یہ کہ جس سے سنئے نئی تقریر تراشے گا اور اس کے مذہبِ سنیان ہونے کا دعویٰ کر دے گا۔

---

(۱) ترجمۂ کنز الایمان: اس کا سینہ تنگ خوب رکا ہوا کر دیتا ہے (۲) پ ۸، سورۃ الانعام، آیت ۱۲۵

marfat.com

Marfat.com

گویا مذہبِ اہلسنت ایک تصویرِ مومیں کا نام ہے جسے جیسا چاہے پلٹا دے لیجئے، بعض صاحبوں نے تو وہ تنقیح بلیغ کی جس کی خدمت گذاری تنبیہ سابق میں گذری اور حضرات کے ذہن رسا نے ان سے بھی آگے قدم رکھا اور عقیدۂ اہلسنت کو یوں شرفِ تلخیص بخشا کہ حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما من حیث الخلافۃ افضل ہیں اور حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ من حیث الولایۃ اور اس کلام کی شرح۔ تقریر میں ان کی زبان سے یوں مترشح ہوتی ہے کہ خلافت حضرت صدیق وفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پہلے پہنچی اور حضرت مرتضوی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ { کو بعد میں اور } سلاسلِ اہل طریقت جناب ولایت مآب پر منتہی ہوتے ہیں نہ شیخین پر، تو اِس وجہ سے یہ افضل اور اُس وجہ سے وہ۔

اقول وربی یغفرلی یہ ایک کلام ہے کہ عالمِ اضطرار میں ان حضرات کی زبان سے نکلتا ہے اور تنقیح کیجئے تو خود ان کے اذہان اس کے معنی نامحرر سے خالی ہوتے ہیں اگر مقصود اس سے وہی ہے جو اثنائے گفتگو میں ان کی تقریر سے تراوش کرتا ہے تو محض خبط بے ربط، خلافت انہیں پہلے اور انہیں پیچھے ملنا اولیت من حیث الخلافۃ ہے نہ افضلیت من حیث الخلافۃ یعنی وہ خلافت میں پہلے ہوئے نہ یہ کہ بجہتِ خلافت افضل ہوئے اسی طرح انتہائے سلاسل سلوک کا باعثِ تفضیل متنازع فیہ ہونا دعوی بلا دلیل بلکہ دلیل اس کے خلاف پر ناطق کما مر منا فی التبصرۃ الرابعۃ(۱) اور

(۱) ترجمہ: جیسا کہ ہماری طرف سے تبصرۂ رابعہ میں گذرا۔

marfat.com
Marfat.com

جو یہ مراد ہے کہ شیخین کو امر خلافت میں اچھا سلیقہ تھا اور ملک داری و ملک گیری انہیں خوب آتی تھی تو عزیزِ من یہ تو کوئی ایسی بات نہ تھی جس پر اس قدر شور وشغب ہوتا سنی تفضیلی دو مذہب متفرق ہو جاتے، اہلسنت ترتیبِ فضیلت میں انبیا کے بعد شیخین کو گنتے ہر جمعہ کو **افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابو بکر ن الصدیق** خطبوں میں پڑھا جاتا احادیث میں شیخین کو انبیا و مرسلین کے بعد سردارِ اولین وآخرین و بہترین اہل آسمان وزمین فرمایا جاتا مولی علی کو اپنی تفضیل سے بایں شدومد انکار ہوتا کہ جسے ایسا کہتے سنوں گا وہ مفتری ہے اسے مفتری کی حد ماروں گا، یہ باتیں تو دنیا کے کام ہیں گو دین کے لئے وسیلہ وذریعہ ہوں اسی لئے مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ فرماتے ہیں "**یرضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدیننا افلا نرضاہ لدنیانا**" (۱) رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں ہمارے دین یعنی نماز کے لئے پسند فرمایا کیا ہم انہیں اپنی دنیا یعنی خلافت کے لئے پسند نہ کریں۔

پھر اس میں افزونی ہوئی تو کیا اور نہ ہوئی تو کیا اتنی ہی بات پر تنازع تھا تو سنیوں نے ناحق بیچارے تفضیلیوں پر قیامتیں توڑیں اور مولیٰ علی نے اسی کوڑوں کا مستحق ٹھہرایا اور جو اس کے سوا کچھ اور مقصود ہے تو اس کا جواب تنبیہ سابق سے لیجئے۔

ثم اقول واللہ یغفرلی اب ہمیں چند باتیں ان حضرات یعنی مطلقاً سب سنفضیہ سے دریافت کرنا ہیں بالا بالا نہ جائیں اور ان کا جواب شافی عطا فرمائیں

---

(۱) تاریخ الخلفاء للسیوطی، فصل فی بیان کونہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یستخلف الخ، قدیمی کتب خانہ کراچی، ص ٦

marfat.com
Marfat.com

یا مذہبِ اہلسنت کی طرف بلا تبدیل و تاویل رجوع لائیں۔

تنقیح نمبر 1: سلسلہ تفضیل عقیدہ اہلسنت میں یوں منتظم ہوا ہے کہ افضل العلمین واکرم الخلوقین محمد رسول رب العلمین ہیں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم، پھر انبیاء سابقین پھر ملائکہ مقربین پھر شیخین پھر ختنین پھر بقیہ صحابہ کرام صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین۔ اور پُر ظاہر کہ سلسلہ واحدہ میں مافیہ التفاضل یعنی وہ امر جس میں کمی بیشی کے اعتبار سے سلسلہ مرتب ہوا ایک ہی ہوگا اور وہ افراد جن کی زیادتی اپنے ماتحت پر دوسرے اعتبار سے ہوگی اس سلسلہ کی ترتیب میں نہیں آسکتے بلکہ وہ دو سلسلے ہو جائیں گے مثلاً سلسلہ روشنی میں آفتاب سب سے افضل ہے پھر ماہتاب پھر نجوم پھر چراغ اور سلسلہ جرح وقتل میں شمشیر سب سے اکمل ہے پھر چھری پھر چاقو اب اگر کوئی کہنے والا یوں کہے کہ افضل آفتاب ہے پھر ماہتاب پھر چاقو یا افضل تلوار ہے پھر چھری پھر چراغ تو یہ کلام اس کا کلامِ مجانین میں داخل ہوگا کہ اس نے ایک ہی سلسلہ میں مافیہ التفاضل کو بدل دیا پس بالضرور☆ وہ امر یہاں بھی ایک ہی ہوگا اور جس بات میں رسول اللہ

☆ قولہ بالضرور، اقول اگر کسی تیز ہوش کی قوت واہمہ یوں رنگ لائے کہ ہم وحدتِ سلسلہ تسلیم نہیں کرتے بلکہ سلسلہ تفضیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم وانبیاء وملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام اور ہے اور یہ سلسلہ جس میں شیخین کو تفضیل دی گئی ہے دوسرا قائم کیا گیا تو ممکن کہ وہاں مافیہ التفاضل اور ہو اور یہاں اور تو اس کے معالجہ کو وہ احادیث جنہیں افضلیتِ شیخین بلفظ **بعد الانبیاء والمرسلین** وکلمہ **الا ان یکون نبیاً** وجملہ **ان خیر ھذہ الامۃ بعد نبیھا صلی اللہ علیہ وسلم** وارد اور قضیہ مشہورہ کتب عقائد **افضل البشر بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم** (حاشیہ جاری ہے)

marfat.com
Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیاء اور انبیاء کو تمام ملائکہ اور ملائکہ مقربین کو شیخین پر زیادتی مانی گئی ہے بعینہ اسی امر میں شیخین کو جنابِ عثمٰن وحضرت مرتضوی پر پیشی و{بیشی} ۔۔صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم اجمعین ۔اب ہم پوچھتے ہیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور انبیاء سے افضل کہا جاتا ہے تو آیا اس کے سوا کچھ اور معنی مفہوم ہوتے ہیں کہ حضور کا رتبۂ عالی اور قرب ووجاہت وعزّ وکرامت ان سے زیادہ، اسی طرح جب انبیاء کو ملائکہ اور ملائکہ کو صحابہ سے افضل کہتے ہیں اس معنی کا غیر ذہن میں نہیں آتا تو شیخین کو جو مولیٰ علی سے افضل کہا وہاں بھی قطعاً یہی معنی لئے جائیں گے ورنہ سلسلہ بکھر جائے گا اور ترتیب غلط ہو جائے گی اور جو یہاں زیادتِ اجر وغیرہا معانی مخترع مراد لیتے ہو تو بحکمِ مقدمۂ مذکورہ اوپر بھی یہی لینا پڑے گا حالانکہ فرشتے بایں معنی اہل ثواب نہیں نہ بعض ملائکۂ مقربین مثل حملۂ عرشِ عظیم میں باعتبار نفع فی الاسلام کلام جاری ہوا اور خلافت تو خلفاء اربعہ سے اوپر کسی میں نہیں پھر یہ معانی تراشیدہ کیوں کر درست ہو سکتے ہیں ☆ لطف یہ ہے کہ جیسے اوپر کی ترتیبوں میں تفضیل بمعنی علوِ شان

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) وامثال ذلک کافی (۱)، جس سے ظاہر کہ اسی ترتیب میں انبیاء ومرسلین کے بعد شیخین کو شمار کیا ہے تو اتحادِ سلسلہ یقینی واللہ اعلم ۱۲ منہ

(اس صفحہ کا حاشیہ) ☆ اور کلماتِ علماء کی توجیہ ہم تبصراتِ سابقہ میں بیان کر آئے کہ وہ کثرتِ ثواب سے زیادتِ قرب مراد لیتے ہیں کہ بنی نوع انسان (حاشیہ جاری ہے)

---

(۱) شرح العقائد النسفیہ ،مکتبۃ المدینہ، کراچی ،ص ۳۱۸

marfat.com
Marfat.com

ورفعتِ مکان لیتے آئے یوں ہی جب نیچے آ کر مولیٰ علی کو بقیہ صحابہ سے افضل کہتے ہیں وہاں بھی اسی معنی پر ایمان لاتے ہیں بیچ میں شیخین کی نوبت آتی ہے تو اگلا پچھلا کچھ یاد نہیں رہتا نئے نئے معنی گڑھے جاتے ہیں اور اس معنی کے رد پر بڑے بڑے اہتمام ہوتے ہیں اب بھی دعویٰ انصاف باقی ہے **لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔**

خدارا ذرا خدا لگتی کہو اگر سنیوں کا یہی مذہب تھا کہ جنابِ مولیٰ کی شانِ کریم شانِ شیخین سے ارفع و اعلیٰ اور ان کا مقامِ وجاہت ان کے مقامِ عزت سے بلند وبالا تو یوں سلسلہ قائم کرتے ان کا کیا خرچ {ہوتا تھا} کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد افضل انبیاء ومرسلین پھر جناب مولیٰ علی ان کے بعد شیخین ۔۔۔ کہ ان حضرات کو نہ خدمتِ حدیث سے سروکار رہا نہ کلماتِ علماء کا مطالعہ تفصیلی ملا {جو منہ میں} آتا ہے بے تکلف کہہ دیتے ہیں اس سے غرض نہیں کہ **توجیہ القول بما لا یرضی به قائله** (۱) کون سنے گا ذرا صبر کریں اور ہم اس رسالہ کے دونوں باب میں جو احادیث واقوالِ صحابہ وتابعین وخود ارشاداتِ حضرت ابو الائمہ الطاہرین وکلماتِ اہل بیت کریم وتحقیقاتِ صوفیۂ مستندین ذکر کریں گے انہیں بنظرِ انصاف دیکھیں کہ ان سے یہی

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) میں قرب بذریعۂ اعمال حاصل ہوتا ہے اسی طرح کثرتِ نفع فی الاسلام قوت کیفیت ایمانیہ کا اثر وثمرہ اور یہی کیفیت وجہِ تفاضلِ انبیاء وملائکہ ہے ۱۲ منہ

---

(۱) ترجمہ: قول کی ایسی توجیہ کرنا جس سے قائل راضی نہ ہو۔

marfat.com
Marfat.com

تاویلاتِ بعیدہ رنگِ ثبوت پاتی ہیں جوتم نکالتے ہو یا صاف صاف حضرات شیخین کا رفعتِ شان وعلوِ مکان وبلند پایگی ووالا رتبگی میں تمامہٴ امتِ مرحومہ سے اکرم واقدم ہونا ظاہر ہوتا ہے زیادہ تو ان شاء اللہ تعالیٰ دورِ آئندہ پر موقوف ہے، سردست اتنا ہی سن لیجئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، **ک حا خط** عن ابی هریرة ''ابوبکر وعمر خير الاولين والآخرين وخير اهل السموات وخير اهل الارضين الا النبيين والمرسلين ''(۱) ابوبکر وعمر بہتر ہیں سب اگلوں پچھلوں سے اور بہتر ہیں سب آسمان والوں اور سب زمین والوں سے سوا انبیاء ومرسلین کے۔

للہ ذرا انصاف کیجئے اگر مرتبہ مولیٰ علی کا زیادہ ہوتا تو یہ الفاظ شیخین ہی کی نسبت تو فرمائے جاتے، ہم تو یہ جانتے ہیں کہ اللہ کے نزدیک جس کی قدر زیادہ وہی سب زمین وآسمان والوں اور اگلوں پچھلوں سے بہتر ہوگا یہ طرفہ تماشا ہے کہ مرتبہ میں وہ بڑے اور جہاں بھر سے بہتری ان کو۔

تنقیح نمبر 2: اہلسنت کہتے ہیں افضل الصحابہ صدیق ہیں پھر فاروق پھر ذی النورین پھر ابوالحسنین پھر بقیہٴ عشرہ پھر سائر صحابہ جو حضرات امرِ خلافت میں تفاضل مانتے۔۔۔کہ یہ حیثیت آپ کی، آگے کیونکر چلی کیا بقیہٴ عشرہ وباقی صحابہ بھی خلفاء تھے ۔۔۔میں تفضیل ہوگی۔

---

(۱) کنز العمال، کتاب الفضائل، حدیث ۳۲۶۴۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۱/۲۵۶

marfat.com
Marfat.com

تنقیح نمبر 3: جب یہ ٹھہراتے ہو کہ ایک جہت سے افضل یہ اور ایک جہت سے وہ جیسا کہ اکثر بلکہ تمام سنفضیہ کا مقولہ ہے تو علمائے سنت کو کیا ہوا ہے کہ صحابہ سے لے کر اب تک اسی جہت کا اعتبار کرتے ہیں جس سے شیخین افضل ہوئے کبھی تو جہتِ آخر کا بھی خیال چاہیے تھا اور دوبارہ سلسلۂ تفضیل قائم کر کے جناب مولیٰ کو تقدیم دینی تھی جیسے عقیدۂ ''**افضل البشر بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ابوبکر ثم عمر ثم عثمن ثم علی** (۱)''(۲) سے کتابیں مالا مال کر دی ہیں، دس بیس یا دس بیس نہ سہی تین چار کتابوں میں ''**افضل البشر بعد نبینا صلی اللہ علیہ و سلم علی ثم ابوبکر ثم عمر** '' بھی تو کہتے، یہ کیا ہوا کہ اس جہت کو یکلخت بھول گئے اور ہمیشہ صدیق افضل صدیق افضل کہتے رہے خصوصاً جبکہ قرب ووجاہت عند اللہ میں حضرت مرتضوی زیادہ تھے تو سچی تفضیل تو انہیں کو دینا تھی پس خوب معلوم ہوا کہ سنیوں کے نزدیک گو مولیٰ علی کو فضائلِ خاصہ حاصل جن میں شیخین کو اشتراک نہیں مگر وہ سب ان کے مقابل فضلِ جزئی ہیں کہ فضلِ کلی شیخین کی مزاحمت نہیں کرتے۔

تنقیح نمبر 4: فضلِ جزئی وفضلِ کلی کا فرق تو ہم پہلے سمجھا آئے کہ یہ افضل بالاطلاق اور وہ افضل بالتقیید کا مصداق ہے اب ہم آپ صاحبوں کی یہ کیفیت دیکھتے

---

(۱) ترجمہ: ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد (اس امت میں) سب سے افضل بشر ابوبکر ہیں پھر عمر پھر عثمان پھر علی ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(۲) شرح العقائد النسفیہ، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ص ۳۱۸

marfat.com
Marfat.com

ہیں کہ شیخین کی نسبت جیسا قرآن وحدیث واجماع {امت} سے ثابت اور {زبان} حق ترجمان حضور سید الانس والجان و مولیٰ علی واہل بیت کرام وصحابہ عظام علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام پر جاری یہ کلمہ تم سے صاف صاف بہ طیب خاطر نہیں کہا جاتا کہ وہ {سب سے} افضل ہیں بلکہ جب کہتے ہو اس میں کسی جہت وحیثیت کی قید لگا لیتے ہو تمہارا یہ قید لگانا ہی دلیلِ باہر ہے کہ تم اس عقیدہ پہ ثابت نہیں جسے قرآن وحدیث واجماع ثابت کرر ہے ہیں ورنہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مولیٰ علی واہل بیت وسائر صحابہ بے تخصیص وتقیید ان پر لفظِ افضل کا اطلاق کرتے رہے تم بھی ایسا ہی کرتے کہ فضلِ کلی کا تقاضا ہی اطلاق وارسال ہے، خیر تم نے تو یہ کہہ کر کہ شیخین اگر افضل ہیں تو اس بات میں اور دوسری وجہ سے مولی علی افضل بجائے خود سمجھ لیا کہ ہمارے مطلب کا مطلب حاصل اور مخالفتِ سنیاں کی عار بھی زائل حالانکہ تمہاری یہ توزیع وتقسیم خود مخالفتِ اہلسنت پر اول دلیل ہے لیکن ہم ان کلمات کو یونہی گول نہ رہنے دیں گے تم سے سوال ہوگا آیا یہ دونوں جہتیں دونوں جانب فضلِ جزئی کی ہیں یا کوئی فضلِ کلی کی بھی ہے بر تقدیر اول کس قدر منہج عقل سے دور پڑتا ہے سوال یہ کہ افضل کون جواب یہ کہ سب ذی فضل، اس کا انکار کسے تھا اور ایک معنی ان الفاظ کے کہ یہ فضل ان میں اور وہ ان میں تسویہ ہو سکتے ہیں یعنی سب برابر تو یہ قطعاً تمہیں بھی مقصود نہیں ہوتا نہ یہ تمہارا عقیدہ اور ہو تو نہ اِدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے، اہلسنت تو کہیں گے تم نے قرآن وحدیث واجماع کا خلاف کیا تفضیلیہ بھی اپنے میں نہ آنے دیں گے اور دور ہی سے دیکھ کر الگ الگ کریں گے اور ایک محتمل اس کلام کا یہ بھی متصور کہ یہ بھی فاضل وہ بھی فاضل افضلیت کو خدا جانے تو اب ہم کہتے ہیں الحمدللہ تم

marfat.com

Marfat.com

نے ۔۔جہل مرکب سے انکار اور مرض سہل الزوال جہل بسیط کا اقرار کیا ۔۔۔واقعی ہے تو ان شاء اللہ علاج آسان ہے حکیم ازلی کی طرف رجوع لایئے اور دیکھئے وہ اس درد کی کیا دوا بتاتا ہے وہ فرماتا ہے ﴿فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون o﴾ (۱) ذکر والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہ ہو۔تم نے اس کے عوض ذکر والوں سے تو لڑائی ٹھان لی اور ان کی بات کو غلط کہنے لگے سبحان اللہ جب تم جانتے ہی نہیں کہ کون افضل ہے تو جاننے والوں سے کیوں الجھتے اور انہیں عقیدۂ باطلہ پر سمجھتے ہو۔بعضے سنفضیہ کہتے ہیں یہ کلمہ نیا ہمارا نہیں بلکہ ہمارے مشائخ وقت خلوتِ خاص میں ہمارے کان میں ایسا ہی کہہ دیتے تھے طرفہ یہ کہ یہ تہمت ان اجلۂ افاضل و اکابر اولیاء پر رکھتے ہیں جن کے فضل و معرفت کا چراغ اب تک ضیا بخشِ عالم ہے اور ان کی خاکِ آستان چومنے والا ایک آن میں سچا پکا سنی ہو جاتا، خیر ان سے کہئے اگر بفرضِ غلط بعض مشائخ مستندین سے ایسا کلمہ صادر ہوا بھی اور انہوں نے کسی کی تفضیل پر اطلاع نہ پائی تو جانِ برادر تقلید علم میں ہوتی ہے نہ ناواقفی میں، انہوں نے نہ جانا تو اور جاننے والے تو ہیں قرآن کا حکم دیکھئے یہ فرمایا کہ نہ جانتے ہو تو جاننے والوں سے پوچھو یہ ارشاد نہیں ہوا کہ تمہارے بزرگوں میں کوئی نہ جاننے والا گزر گیا ہو تو اس کی پیروی کر کے تم بھی تعلم سے باز آؤ اب جاننے والوں سے پوچھئے تو ایک ان میں مسلمانوں کے مولی حضرت اسد اللہ الغالب علی کرم اللہ تعالی وجہہ۔۔۔تو سنو وہ کس کس طرح تفضیلِ شیخین کی تصریح فرماتے اور اس کے مخالف کو {حدِ مفتری کا حقدار ٹھہراتے} ہیں پھر بھی مجالِ عذر

---

(۱) پ ۱۴، سورۃ النحل، آیت ۴۳

marfat.com
Marfat.com

باقی ہے۔

اب آئی دوسری شق کہ فرمایئے ہم فضل { کلی دونوں کے لئے مانتے ہیں } تو بالیقین دونوں جہتیں تو فضل کلی کی ہو نہیں سکتیں ورنہ تناقض لازم آئے کما لا یخفی (جیسا کہ پوشیدہ نہیں)۔

ایک جہت کو جہتِ فضلِ کلی مانو گے (تو) اب ہم طالبِ تعیین ہوں گے کہ اگر وہ جہت وہ ہے جس سے حضرات شیخین متصف جب تو ہماری عین مراد پر آگئے۔

؎ للہ الحمد میانِ من واو صلح { شدند } حوریان رقص کنان دست بشکرانہ زدند (۲)

اب کیوں خوامخواہ الجھتے اور ہمارے عقیدہ سے بگڑتے ہو ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ فضل دونوں طرف اور افضلیت شیخین کو اور جنابِ مرتضوی میں بہت فضائل خاصہ ایسے ہیں جو شیخین میں نہیں پھر یہ نزاع کا ہے پر تھی اور جو اس جہت کو جہتِ فضل کلی ٹھہرایئے جس سے جناب ولایت مآب متصف تو اب وہ جو پردہ رکھ لیا تھا کہ کھلے کھلے اہلسنت کے مخالف نہ بن جائیں بالکل ٹوٹ گیا،

؎ کھل گیا عشقِ صنم طرز سخن سے مومن اب چھپاتے ہو عبث بات بناتے کیوں ہو

صاف صاف کیوں نہیں کہتے کہ حضراتِ شیخین اگرچہ ذی فضل ہیں مگر ہم مولیٰ علی کو عنداللہ ان سے افضل اور درجۂ قرب ووجاہت میں اعلیٰ واکمل مانتے ہیں

---

(۲) ترجمہ: الحمد للہ ہمارے اور ان کے درمیان صلح ہوگئی (اسی وجہ سے) حوران بہشت خوشی میں رقص کناں ہیں اور بطور شکرانہ ان کے ہاتھ بلند ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

اب تمہارے سامنے ان دلائلِ قاہرہ وبینات باہرہ کی بے امان شمشیریں چمکائی جائیں گی جن کے حضور عقولِ سلیمہ گردن جھکائیں اور ان کی آنچ کے آگے اوہام وخیالات کی آنکھیں جھپک جائیں ہاں ابھی یہ کاہے کو ہوگا پہلے تو تمہیں سے دلیل مانگی جائے گی اور کہا جائے گا اس جہت کا مولی علی سے اختصاص پھر یہ کہ جس میں یہ صفت ہو وہی عنداللہ قربِ رب الارباب وکثرتِ ثواب میں تمام امت سے زائد ہوگا اور یہ کہ جو وجوہِ فضل شیخین کو حاصل {وہ} اس کی معارض نہیں ہوسکتیں، قرآن وحدیث سے ثابت کردو ورنہ۔۔۔ اور اتباع حق سے پہلوتہی کا اقرار کرو غرض ہزار رنگ بدلیے مگر۔۔۔ سے چھپ کر کہاں جایئے گا۔

؎ بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش من انداز قدت را می شناسم (۱)

ولعل هذه الابحاث كلها مما تفرد به الفقير الضعيف والحمد لربی الخبير اللطيف۔(۲)

تنبیہ نمبر۳: بعض حضرات گمان کرتے ہیں جب ہم نے قرب وعز وجاہ میں شیخین کو افضل بتایا تو یہ تفضیل من جمیع الوجوہ ہوگئی حالانکہ وہ عقلمند اتنا نہیں دیکھتے کہ ہم بتصریح تفضیل من جمیع الوجوہ کے منکر ہیں اور اس کے ماننے والوں کا ردِ بلیغ کرتے،

---

(۱) ترجمہ: تو جس قسم کا چاہے لباس پہن لے (پر) میں تیرے قد وقامت سے تجھے پہچان لوں گا۔

(۲) ترجمہ: امید ہے کہ یہ تمام ابحاث ان میں سے ہیں جن کو صرف اس فقیر ضعیف نے بیان کیا ہے، اور حمد میرے خبیر ولطیف رب کے لئے ہے۔

marfat.com
Marfat.com

ہیں مگر ابھی وہ نہ سمجھے کہ شیونِ عز و وجاہت وموجباتِ نفس فضیلت بکثرت و بے نہایت ہیں اوران میں سے بہت جنابِ مولی سے خاص لیکن صیغۂ افعل التفضیل کے اطلاق علی الاطلاق کے جو مناط ہیں وہ موازنۂ شیخین و ختنین میں شیخین سے مختص جیسا کہ ہماری تقریراتِ سابقہ سے واضح ہو چکا پھر تفضیل من جمیع الوجوہ کہاں، خیر یہ گمان تو بے چارے عوامِ سنفضیہ کے تھے شاباشی دیجئے ان مدعیانِ علم وفضل کو جو فضلِ کلی کے معنی افضلیت من جمیع الوجوہ سمجھے، منشا اسکا اصطلاحِ علماء سے ناواقفی، فضلِ کلی کے یہ معنی کہ مصحح اطلاقِ افضل بہ اطلاق ہو اور اطلاقِ افضلِ مقید کا مصحح فضل جزئی، افضالِ جزئیہ کا حصول مفضول کو معقول، پھر تفضیل من جمیع الوجوہ سے کیا علاقہ، حدیث ــــ کی شروح ملاحظہ کیجئے وہاں علماء کیا فرماتے ہیں حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو کافۂ انبیاء ومرسلین پر فضلِ کلی ہے بعض افضال جزئیہ سے اگر خلیل وکلیم وغیرہما علیہم الصلوۃ والسلام {مختص ہوں} تو کیا محذور۔

تنبیہ نمبر ۴: بعض حضرات گمان کرتے ہیں کہ ہم عیاذاً باللہ ـ حضرت مولی روحنافداہ (۱) کے درپے توہین ہیں جو مرتبۂ شیخین کو ان کے رتبہ سے بڑھاتے ہیں حالانکہ یہ ان کی محض نادانی اور مسلمان پر بلاوجہ سوءِ ظن ہے مگر (آیۃ) کریمۂ ﴿یاایھا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ز ان بعض الظن اثم (۲)﴾ (۳) سے

---

(۱) ترجمہ: ہماری روح ان پر فدا ہو۔

(۲) ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو بہت گمانوں سے بچو بے شک کوئی گمان گناہ ہو جاتا ہے۔

(۳) پ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۲

marfat.com
Marfat.com

ابھی ان کے کان آشنا نہیں، عزیزو! ہمیں حکم ہے کہ ہر ذی فضل کو اس کا فضل دیں جب ہم نے مرتبہ حضرت مولی رضی اللہ تعالی عنہ کا بعد ان تین حضرات کے تمام صحابہ کرام واہلبیتِ عظام وکافہ مخلوقِ الٰہی جن وبشر وملائکہ سے زیادہ جانا تو ان کا مرتبہ عنداللہ ایسا ہی تھا پھر توہین کیا ہوئی توہین تو عیاذاباللہ جب ہوتی کہ ان تین حضرات کے سوا اور کسی کو حضرت مولی سے افضل بتاتے جیسا تم فضل حضراتِ شیخین کو کس کس طرح ہلکا کرتے ہو اور جو اسی کا نام توہین ہے کہ جن کا فضل قرآن وحدیث سے ثابت ان سے مفضول مانئے، تو جو حضراتِ انبیائے سابقین صلوۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین کا مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درجۂ عالیہ سے کم مانے وہ معاذ اللہ ان کی توہین کرنے والا ٹھہرے اور توہینِ انبیا قطعاً کفر، وائے مصیبت اس کی بے چارہ کس آفت میں پڑا حضور کو تفضیل نہ دی تو خدا کا غضب نازل ہو، دی تو انبیا کی توہین قرار پا کر جہنم ابدی کا مستحق بنے،

نہ رائے رفتن نہ روئے ماندن

(نہ رستے پہ چلنا ممکن نہ اس سے ہٹنا ممکن۔ت)

اے عزیز! اسی لئے ہمارے آئمہ تصریح فرماتے ہیں (کہ) فضل شیخین فضل ختنین سے زائد ہے بے اس کے کہ فضلِ ختنین میں کوئی قصور وفتور راہ پائے۔

تنبیہ نمبر ۵: بعض علمائے سفضیہ کو انکارِ افضلیتِ شیخین کی عجب تازہ تدبیر سوجھی، فرماتے ہیں اس قدر اپنا عقیدہ کہ خلفائے اربعہ سب اہل فضیلت وعالی مرتبت تھے باقی ان میں ایک کو دوسرے پر تفضیل ہمارا منصب نہیں ہماری عقلیں (ان حضرات کے) رتبہ کو کیا جانیں، ایک سنی نے عرض کیا حضرت کا ارشاد مسلم مگر اکابر

marfat.com
Marfat.com

سلف جو{تفضیلِ شیخین} کا حکم کرتے آئے ان کی تقلید سے کیا چارہ، فرمایا وہ بھی ان کے مراتب سے ناواقف تھے۔

اقول وربی یغفر لی تو حاصلِ مطلب یہ کہ ائمۂ اہلسنت نے جو تفضیلِ شیخین کا حکم دیا محض رجمابا لغیب(۱) تھا انا لله و انا الیه رٰجعون ٥

اَلحق ادب دولتے ست عجب (۲)

اچھا وہ اکابر نہ سمجھے مولی علی سے جو تفضیلِ شیخین کا تواتر ہے اس کا کیا علاج کیا وہ بھی اپنے مراتب سے آگاہ نہ تھے، اوران کا یہ اصرار محض نادیدہ راہ ونا فہمیدہ کار عیاذا باللہ منہ یا عین الیقین پر مبنی تو بے اتباع کب بنی یہ بھی نہ سہی حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا کیا جواب، ہائے خوبی قسمت نوبت تا بکجا رسید (۳) اور ہنوز اختتام نہ جانئے ابھی تو آیات سے سوال ہوگا خدا نے ﴿اکرمکم عند الله (۴)﴾ (۵) کس طرح فرمادیا خیر اتنا اور ارشاد ہو جائے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو بے ہمتا و ہمسر اور کافۂ انبیاورسل کا سرور مانتے ہیں یا نہیں، نہ مانیں تو مجھ سے نہ کہلوائیں علماء سے حکمِ مسئلہ دریافت فرمائیں اور مانیں تو زہے عقلِ سلیم وفکر حکیم جو خلفاء اربعہ کے ادراکِ فضائل میں عاجز آئے اوران کے موالی وسادات کا مرتبہ فوراً

---

(۱) ترجمہ: بے جانے بوجھے بات کرنا۔ (۲) ترجمہ: حق یہ ہے کہ ادب عجیب دولت ہے۔
(۳) ترجمہ: یہ سلسلہ کہاں تک پہنچے گا۔ (۴) ترجمۂ کنز الایمان: اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا۔ (۵) پ ۲٦، سورۃ الحجرات، آیت ۱۳

marfat.com
Marfat.com

سمجھ لے، اب گھبرا کر فرمایئے گا ہم نے کہاں سمجھا نصوصِ شرع نے حضور کو تفضیل دی ،ہم نے ان کی تقلید کی، ہاں اب راہ پر آ گئے تفضیلِ شیخین میں بھی نصوص دیکھ لیجئے کون کہتا ہے اپنی عقل کو دخل دیجئے، غرض دینِ متین میں کوئی راہِ عذر نہیں ولکن اللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم ھذا آخر المقدمة والحمد للہ ما اکرمہ۔(۱)

سلسلۂ مبادی بانجام رسیدن و رخت بمنزل مقصود کشیدن (۲)

اب کہ ہم نے بحمد اللہ۔۔کو سب کانٹوں سے صاف کرلیا اور بتوفیقِ ربانی مادۂ نزاع کو اس عمدہ طور پر تحریر (کیا کہ) شاید ان تحقیقاتِ رائقہ وتدقیقاتِ فائقہ کے ساتھ اس رسالہ کے غیر میں نہ پایا جائے تو اب وقت وہ آیا کہ حول وقوتِ الٰہی پر توکل کر کے گلگون آسمان خرام فکر کو رخصتِ جولان ہو، اور نیزہ بازترکناز خامہ کو اجازتِ میدان تا (کہ) مہم تبلیغ انجام پائے، اور حجتِ الٰہی تمام ہو جائے ﴿لیھلک من ھلک عن بینة ویحیٰی من حیّ عن بینة (۳)﴾(۴) اللھم الیک فوضت امری والیک الجأت ظھری فاصلح لی شأنی کلہ واغفرلی

---

(۱) ترجمہ: لیکن اللہ جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ یہ مقدمہ کی انتہا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے لئے حمد ہے، کیا خوب اس کا کرم ہے۔

(۲) ترجمہ: ابتدائی سلسلے (یعنی مقدمہ) کا اپنے انجام کو پہنچنا اور منزلِ مقصود کی طرف سفر اختیار کرنا۔ (۳) ترجمۂ کنز الایمان: کہ جو ہلاک ہو دلیل سے ہلاک ہو اور جو جیئے دلیل سے جیئے۔

(۴) پ۱۰، سورۃ الانفال، آیت ۴۲

marfat.com
Marfat.com

ذنبی دقه وجله وحسبنا الله ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقه محمد واٰله واصحبه اجمعین ۔(۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم○

باب اول نصوص واخبار واجماع وآثار سے افضلیتِ شیخین کے اثبات میں

الحمد للہ وکفیٰ وسلٰم علی عبادہ الذین اصطفٰی (۲) اس باب میں بعددِ سبع سموات سات فصول رفعت سمات ہیں:

الفصل الاول فی الاجماع

جانا جس نے جانا اور فلاح پائی اگر مانا اور جس نے نہ جانا وہ اب جانے کہ حضرت سید المؤمنین امام المتقین عبد اللہ بن عثمٰن ابی بکر صدیق اکبر وجناب

---

(۱) ترجمہ: اے اللہ! میں نے اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا، میں اپنے آپ کو تیری حفاظت میں دیتا ہوں، پس میرے تمام معاملات کو درست فرما، میرے چھوٹے بڑے گناہ بخش دے، ہمیں اللہ کافی ہے، اور وہ بہترین کارساز ہے، نیک کام کرنے کی طاقت اور گناہوں سے بچنے سے قوت عظمت وبڑائی والے اللہ ہی کی طرف سے ہے، اور اللہ کی رحمتیں ہوں اس کی مخلوق میں سب سے بہتر یعنی محمد مصطفیٰ پر اور ان کی آل اور ان کے تمام اصحاب پر۔

(۲) ترجمہ: تمام خوبیاں اللہ کے لئے اور وہ کافی ہے اور سلام ہو اس کے چنے ہوئے بندوں پر۔

marfat.com
Marfat.com

امیر المؤمنین امام العادلین ابو حفص عمر بن الخطاب فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما وارضاہما کا جنابِ مولی المؤمنین امام الواصلین ابو الحسن علی بن ابی طالب مرتضیٰ اسد اللہ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ بلکہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے افضل و بہترین امت {ہونا مسئلہٗ} اجماعیہ ہے، اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ساداتِ امت و مقتدایانِ ملت و حاملان ۔۔۔۔ بزمِ رسالت ہیں، قرآن مجید خود صاحبِ قرآن کی زبان سے سنا اور اسبابِ فضل و کرامت کو بچشمِ خود مشاہدہ کیا، دربار دربار نبوت میں لوگوں کے قرب ووجاہت اور اس میں باہمی امتیاز و تفاوت سے جو آگاہی انہیں حاصل دوسرے کو میسر نہیں، بالاتفاق انہیں افضلِ امت جانتے اور ان کے برابر کسی کو نہ مانتے یہاں تک کہ جب زمانۂ فتن آیا اور بدعات واہوا نے شیوع پایا شیعۂ شنیعہ و بعض دیگر اہلِ بدعت نے خرقِ اجماع کیا، شقِ عصائے مسلمین کا ذمہ لیا مگر یہ فرقۂ حقہ وطائفۂ ناجیہ کہ اہلسنت و جماعت جن سے عبارت قرناً فقرناً وطبقۃً فطبقۃً

اس مسئلہ پر متفق اللفظ رہا۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں، **خ**

''ہم گروہِ صحابہ زمانۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ابوبکر پھر عمر پھر عثمٰن کے برابر کسی کو نہ گنتے''(۱)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، **عس** ''ہم اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیر و متوافر کہا کرتے: افضل امت بعدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب، فضل ابی بکر، حدیث ۳۶۵۵، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۲/ ۵۱۸

marfat.com
Marfat.com

ابو بکر صدیق ہیں پھر عمر فاروق'' (۱)

ن حضرت میمون بن مہران سے سوال ہوا شیخین افضل یا علی؟ اس کلمہ کے سنتے ہی ان کے بدن پر لرزہ پڑا یہاں تک کہ عصا دستِ مبارک سے گر گیا اور فرمایا'' مجھے گمان نہ تھا اس زمانے تک زندہ رہوں گا جس میں لوگ ابو بکر و عمر کے برابر کسی کو بتائیں گے''۔ (۲)

یہاں سے ظاہر کہ زمانۂ صحابہ وتابعین میں تفضیلِ شیخین پر اجماع تھا اور اس کے خلاف سے ان کے کان محض نا آشنا اور اسے ایسا جلی وصریح اور خلاف کو ناگوار وقبیح سمجھتے کہ بمجرد سوال صدمۂ عظیم گذرا، دفعۃً بدن کانپ اٹھا۔

اسی طرح امام شافعی وغیرہ اکابر ائمہ وسادات الامۃ اس معنی پر اجماعِ صحابہ وتابعین نقل کرتے ہیں کما حکاہ البیہقی وغیرہ وکفی بھم قدوۃ فی الدین (۳)، معہٰذا اخلافت میں تقدیمِ شیخین پر {اجماعِ صحابہ ایسا} متواتر ومعلوم بالقطع ۔۔۔ جس میں کسی مخالف حیادار غیرِ منکرِ آفتاب کو بھی مجال ۔۔ اور ان اساطینِ ملت کے معاملات ومحاورات علی الاعلان شہادت دے رہے ہیں کہ یہ تقدیم بربنائے تفضیل ہوئی اور انہیں افضل کے حضور تقدیمِ مفضول گوارا نہ تھی تو یہ اتفاق ان کا تفضیلِ شیخین پر دلیلِ کافی۔

---

(۱) سنن ابی داود، کتاب السنۃ، فی التفضیل، حدیث ۴۶۲۸، دار احیاء التراث العربی، ۴/۲۷۳

(۲) تاریخ الخلفاء للسیوطی، ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ص ۲۶

(۳) ترجمہ: جیسا کہ اس کو امام بیہقی وغیرہ نے حکایت کیا اور ان کا دین میں پیشوا ہونا کافی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

ہم ان شاء اللہ تعالیٰ بابِ ثانی کی فصل۔۔۔ میں اس مبحث کی تنقیح وتوضیح کی طرف عود کریں گے **والعود احمد فانتظر**(۱)۔

اسی طرح عامہ کتبِ اصول میں اس مسئلہ پر بتصریح اجماع نقل کیا یا بلا ذکرِ خلاف اسے مذہبِ اہلِ سنت قرار دیا، امام علام ابوزکریا محی الملۃ والدین نووی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح صحیح مسلم شریف میں فرماتے ہیں "**اتفق اهل السنة علی ان افضلهم ابو بكر ثم عمر** (۲)"(۳)

اور فرماتے ہیں "**قال ابو منصور البغدادی اصحابنا مجمعون علی ان افضلهم الخلفاء الاربعة علی الترتيب المذكور** (۴)"(۵)

تہذیب الاسماء واللغات میں فرماتے ہیں "**اجمع اهل السنة علی ان افضلهم علی الاطلاق ابو بكر ثم عمر**(۶)"(۷)

. امام احمد بن محمد خطیب قسطلانی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری میں فرماتے

---

(۱) ترجمہ: اور لوٹنا بہتر ہے لہذا انتظار کرو۔

(۲) ترجمہ: سنیوں نے اتفاق کیا کہ افضل صحابہ ابوبکر ہیں پھر عمر ۱۲۔

(۳) شرح النووی علی صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۵/ ۱۴۸

(۴) ترجمہ: ابو منصور بغدادی فرماتے ہیں ہمارے اصحاب اجماع کئے ہوئے ہیں کہ افضل صحابہ خلفائے اربعہ ہیں ترتیبِ مذکور پر ۱۲۔

(۵) شرح النووی علی صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۵/ ۱۴۸

(۶) ترجمہ: اہل سنت نے اجماع کیا کہ مطلقاً سب صحابہ سے افضل ابوبکر پھر عمر ۱۲۔

(۷) شرح النووی علی صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۵/ ۱۴۸

marfat.com

Marfat.com

ہیں ''الافضل بعد الانبیاء علیهم الصلوة والسلام ابو بکر رضی الله تعالی عنه وقد اطبق السلف علی انه افضل الامة حکی الشافعی وغیره اجماع الصحابة والتابعین علی ذلک(۱)''(۲)

مواہبِ لدنیہ ومنح محمدیہ میں فرماتے ہیں ''افضلهم عند اهل السنة اجماعا ابوبکر ثم عمر (۳)''(۴)

علامہ فاسی شرح دلائل الخیرات میں فرماتے ہیں ''الاجماع علی فضیلة سیدنا ابی بکرن الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه علی سائر الصحابة رضی الله تعالیٰ عنهم (۵)''(۶)

---

(۱) ترجمہ: انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے بعد افضل البشر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں اور سلف نے ان کیا فضلِ امت ہونے پر اتفاق کیا، شافعی وغیرہ اس امر پر اجماع صحابہ وتابعین نقل کرتے ہیں۔۱۲

(۲) ارشاد الساری شرح صحیح بخاری، باب فضل ابی بکر بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث ۳۶۵۵، دار الفکر، بیروت، ۶/۳۳۰

(۳) ترجمہ: اہل سنت کے نزدیک بالاجماع افضل الصحابہ ابوبکر ہیں پھر عمر۱۲۔

(۴) المواھب اللدنیہ، المقصد السابع، الفصل الثالث فی ذکر محبۃ اصحابہ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۲/۵۴۵

(۵) ترجمہ: ہمارے آقا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تمام صحابہ سے افضل ہونے پر اجماع ہے۱۲۔

(حاشیہ جاری ہے)

marfat.com
Marfat.com

بستانِ فقیہ ابو اللیث میں ہے ''قال محمد بن الفضل اجمعوا علی ان خیر ھذہ الامة بعد نبیھا صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر ثم عمر الخ (۱) (۲)''

علامہ ابن حجر زواجر میں فرماتے ہیں ''اجمع اھل السنة والجماعة علی ان افضلھم العشرة المشھود لھم بالجنة علی لسان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سیاق واحد وافضل ھؤلاء ابو بکر فعمر (۳)''(۴)

فضلی کفایۃ العوام میں فرماتے ہیں ''ویجب اعتقادہ ان اصحابہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل القرون ثم التابعون ثم اتباع التابعین وافضل

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) (۶) مطالع المسرات، مکتبہ نوریہ رضویہ لائل پور، پاکستان، ص ۱۴۷
نوٹ: کتاب میں اس طرح ہے ''والاجماع علی افضلیته علی سائر الصحاب''

(اس صفحہ کا حاشیہ)

(۱) ترجمہ: امام محمد بن فضل فرماتے ہیں سنیوں کا اجماع ہے کہ اس امت کے بہتر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ابو بکر ہیں پھر عمر ۱۲۔

(۲) بستان العارفین، الباب السادس والعشرون بعد المائة، فی القول فی الصحابة، دار الکتب العلمیة، بیروت، ص ۱۲۹

(۳) ترجمہ: اہل سنت وجماعت نے اجماع کیا کہ افضل صحابہ وہ دس ہیں جن کے لئے جنت کی شہادت دی گئی زبانِ پاک حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک سیاق میں اور افضل ان سب کے ابو بکر ہیں پس عمر ۱۲۔

(۴) الزواجر عن اقتراف الکبائر، الکبیرة الرابعة والخامسة والستون بعد الاربع مائة، ۲/۳۴۴

marfat.com
Marfat.com

الصحابة ابوبکر فعمرفعثمن فعلی علی ھذالترتیب (۱)‘‘(۲)

علامہ باجوری شرح میں فرماتے ہیں’’قولہ وافضل الصحابة ابوبکر الخ ھذا ما علیه اھل السنة(۳)‘‘(۴)

سیدِشیخ محقق علامہ عبدالحق محدث دہلوی قدس اللہ سرہ الشریف تکمیل الایمان میں فرماتے ہیں’’جمہور ائمہ درین باب اجماع نقل کنند(۵)‘‘(۶)۔

قصیدۂ بدء الامالی میں ہے’’وللصدیق رجحان جلی علی الاصحاب من غیر احتمال(۷)‘‘(۸)

شرح میں ہے’’رجحان جلی ای فضل واضح ثابت بالدلائل

---

(۱) ترجمہ: اور واجب ہے اعتقاد رکھنا اس بات کا کہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا قرن تمام قرون سے افضل ہے پھر تابعین پھر تبع تابعین اور افضلِ صحابہ ابوبکر ہیں پس عمر پس عثمن پس علی اسی ترتیب پر ۱۲۔

(۲) کفایۃ العوام، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ص ۱۸۵

(۳) ترجمہ: یہ جو ماتن نے افضل صحابہ ابوبکر کو کہا پھر عمر پھر عثمن پھر علی یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا ۱۲۔

(۴) تحقیق المقام شرح کفایۃ العوام، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ص ۱۸۵

(۵) ترجمہ: جمہور ائمہ نے اس باب میں اجماع نقل کیا ہے۔

(۶) تکمیل الایمان، باب فضل الصحابۃ، اربعہ یکدیگر بدر مقام، الرحیم اکیڈمی، کراچی، ص ۱۳۵

(۷) ترجمہ: صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صریح افضلیت ہے تمام صحابہ پر بے شبہہ وشک ۱۲۔

(۸) قصیدہ بدء الامالی، بیت ۳۴، مکتبہ حقیقت کتابوی، استنبول ۲۰۰۰ء، ص ۹

marfat.com
Marfat.com

السمعية واجماع الامة فمن انکره یوشک ان فی ایمانه خطراً'(۱)
حاصل یہ کہ تفضیلِ صدیق قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت، جو اس کا انکار کرے قریب ہے کہ اس کے ایمان میں خطر ہو انتہی۔

عجب اس سے جو اجماعِ صحابہ وتابعین وکافۂ اہلِ سنت کا خلاف کرے پھر (اپنے) آپ کو سنی جانے، اے عزیز! جیسے تمام ایمانیات پر یقین لانے سے آدمی مسلمان ہوتا ہے اور ایک کا انکار کافر ومرتد کر دیتا ہے اسی طرح سنی وہ جو تمام عقائدِ اہلسنت میں اُن کے موافق ہو اگر ایک میں بھی خلاف کرتا ہے ہرگز سنی نہیں بدعتی ہے، اسی لئے علمائے دین تفضیلیہ کو سنیوں میں شمار نہیں کرتے اور انہیں اہلِ بدعت کی شاخ جانتے ہیں۔

ابوشکور سالمی تمہید میں فرماتے ہیں'' وبعض کلامهم بدعة ولا یکون کفراً وهو قولهم بان علیاً رضی الله تعالیٰ عنه کان افضل من ابی بکر وعمر وعثمٰن رضی الله تعالیٰ عنهم ☆(۲)''(۳)

☆اقول اراد بذلک تفضیلهم امیر المؤمنین علیاً علی هؤلاء الثلاثة الکرام جمیعاً لا علی سبیل الانفراد اذ تفضیل علی علی عثمٰن لیس مما اتفق علی رده وطرده کلمات اهل السنة بل منهم من وقف ومنهم من عکس وان کان تفضیل عثمٰن هو المذهب المنصور ومشرب الجمهور والله اعلم ۱۲ منه

---

(۱) شرح بدء الامالی، بیت ۳۴ کے تحت

(حاشیہ جاری ہے)

marfat.com
Marfat.com

عقائدِ بزدوی میں ہے "اقلهم غلوا الزيدية فانهم كانوا لايكفرون احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ويقولون ان ابابكر وعمر كانا امامي حق ويفضلون علياً على سائر الصحابة(۱)"(۲)

غنیۃ الطالبین شریف میں کہ مشہور بذاتِ پاک حضرت غوثِ اعظم ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عقیدۂ روافض میں مرقوم "ومن ذلك تفضيلهم علياً على جميع الصحابة(۳)"(۴)

شرح قصیدۂ امالی سے گذرا "من انكره يوشك ان في ايمانه

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) (۲) ترجمہ: اور بعض کلام ان کا بدعت ہے کفر نہیں اور وہ یہ قول ان کا کہ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابوبکر و عمر و عثمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے افضل ہیں۔

(۳) تمہید ابوشکور سالمی (اردو)، بدعتیوں کے رد کے بیان میں، فرید بک سٹال، ص ۳۹۳

(۱) ترجمہ: سب رافضیوں میں کمتر غلو و شدت میں زیدیہ ہیں کہ وہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کسی کو کافر نہیں کہتے اور کہتے ہیں کہ ابوبکر و عمر خلیفۂ برحق تھے اور تفضیل دیتے ہیں علی کو باقی صحابہ پر۔

(۲) عقائد بزدوی

(۳) ترجمہ: عقائدِ رفض سے ہے ان کا تفضیل دینا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو تمام صحابہ پر ۱۲۔

(۴) غنیۃ الطالبین، فصل فی بیان فرق الضالۃ عن طریق الهدیٰ، فصل فی الرافضۃ، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱/۱۸۰

marfat.com

Marfat.com

خطراً(۱)‘‘(۲)

امام ابوعبداللہ ذہبی امیر المؤمنین علی سے تفضیلِ شیخین کا بتواتر منقول ہونا ذکر کر کے فرماتے ہیں ’’قبح اللہ الرافضۃ ما اجھلھم (۳)‘‘(۴)

فتاوی خلاصہ میں ہے ’’فی الروافض ان فضل علیاً علی غیرہ فھو مبتدع (۵)‘‘(۶)

فتح القدیر میں ہے ’’فی الروافض من فضل علیاً علی الثلثۃ فمبتدع(۷)‘‘(۸)

بحر الرائق میں ہے ’’الرافضی ان فضل علیاً علی غیرہ فھو

---

(۱) ترجمہ: جو شخص تفضیل شیخین سے انکار کرے قریب ہے کہ اس کے ایمان میں خطر ہو ۱۲۔

(۲) شرح قصیدۂ بدء الامالی، بیت ۳۴ کے تحت

(۳) ترجمہ: خدا رافضیوں کا برا کرے کس قدر جاہل ہیں یعنی حضرت مولی کی محبت کا دعوی پھر ان کا ایسا صریح خلاف ۱۲۔

(۴) 1 صواعق محرقہ، کتب خانہ مجیدیہ، ملتان، ص ۹۰۔۹۱

2 تاریخ الاسلام للامام الذھبی، دار الکتاب العربی، بیروت، ۱/ ۱۱۵۔۲۶۴، ۲/ ۶۸

نوٹ: کتاب میں بعض جگہ ’’لعن اللہ‘‘ ہے

(۵) ترجمہ: روافض میں سے جو حضرت علی کو دوسروں پر فضیلت دے وہ بدعتی ہے۔

(۶) خلاصۃ الفتاوی، کتاب الصلوۃ، الفصل الخامس عشر فی الامامۃ، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ، ۱/ ۱۴۹

(۷) ترجمہ: روافض میں سے جو حضرت علی کو خلفائے ثلاثہ پر فضیلت دے وہ بدعتی ہے۔

(۸) فتح القدیر، کتاب الصلوۃ، باب الامامۃ، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ، ۱/ ۳۰۴

marfat.com

Marfat.com

مبتدع (۱)"(۲)

علامہ عبدالعلی برجندی شرح نقایہ اور علامہ شیخ زادہ مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر میں فرماتے ہیں "الرافضی ان فضل علیاًفھو مبتدع (۳)"(۴)

شمس قہستانی کی شرح نقایہ میں ہے "یکرہ امامة من فضل علیاً علی العمرین رضی اللہ تعالی عنھم (۵)"(۶)

اشباہ والنظائر میں ہے "ان فضل علیاً علیھما فمبتدع (۷)"(۸)

علامہ ابراہیم حلبی غنیۃ المستملی شرح منیۃ المصلی میں فرماتے ہیں "من فضل علیاً فحسب فھو من المبتدعة (۹)"(۱۰)

---

(۱) ترجمہ: رافضی اگر حضرت علی کو دوسروں پر فضیلت دے تو وہ بدعتی ہے۔

(۲) البحر الرائق، کتاب الصلوۃ، باب الامامۃ، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ، ۱/۶۱۱

(۳) ترجمہ: رافضی اگر حضرت علی کو دوسروں پر فضیلت دے تو وہ بدعتی ہے۔

(۴) مجمع الانہر شرح ملتقی الابحر، کتاب الصلوۃ، باب الجماعۃ، المکتبۃ الغفاریہ، کوئٹہ، ۱/۱۶۳

(۵) ترجمہ: جو حضرت علی کو شیخین پر فضیلت دے اس کی امامت مکروہ ہے۔

(۶) جامع الرموز للقہستانی، فصل یجھل الامام، مکتبہ اسلامیہ، تہران، ۱/۱۷۲

(۷) ترجمہ: اگر مولیٰ علی کو شیخین سے افضل بتائے تو بدعتی ہے ۱۲۔

(۸) الاشباہ والنظائر لابن نجیم حنفی، کتاب السیر، باب الردۃ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ص ۱۵۹

(۹) ترجمہ: جو مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کو صرف افضل بتاتا ہے وہ اہل بدعت سے ہے ۱۲۔

(۱۰) غنیۃ المستملی، فصل فی الامامۃ، مکتبہ نعمانیہ کانسی روڈ، کوئٹہ، ص ۴۴۳

نوٹ: کتاب میں عبارت یوں ہے: وامامن یفضل علیاً الخ

marfat.com

Marfat.com

علامہ بحر العلوم ملک العلماء مولانا عبد العلی لکھنوی قدس سرہ العزیز رسائل ارکانِ اربعہ میں فرماتے ہیں ''اما الشیعة الذین یفضلون علیاً علی الشیخین ولا یطعنون فیهما اصلاً کالزیدیة فتجوز خلفهم الصلوة لکن تکره کراهة شدیدة(۱)''(۲)

فاضل سید ابن عابدین شامی ردالمحتار علی الدرالمختار میں فرماتے ہیں ''اذا کان یفضل علیاً او یسب الصحابة فانه مبتدع لا کافر (۳)''(۴)

مولٰنا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی تحفہ میں فرماتے ہیں ''دوم فرقۂ شیعۂ تفضیلیہ کہ جناب مرتضوی را بر جمیع صحابہ تفضیل مے دادند و این فرقہ از ادنائے تلامذہ آن لعین شدند و شمۂ از وسوسہ او قبول کردند و جناب مرتضوی در حق اینہا تہدید فرمودند کہ اگر کسے را خواہم شنید کہ مرا بر شیخین تفضیل می دہد او را حد افترا کہ ہشتاد چابک ست خواہم زد(۵)''(۶)

---

(۱) ترجمہ: وہ شیعہ جو مولیٰ علی کو شیخین پر تفضیل دیتے ہیں اور شیخین کی شانِ پاک میں اصلاً طعن نہیں کرتے جیسے زیدیہ ان کے پیچھے نماز جائز تو ہے لیکن سخت کراہت کے ساتھ مکروہ ۱۲۔ اس سے کراہت تحریمی ثابت ہوئی ۱۲۔

(۲) رسائل الارکان، الرسالۃ الاولی فی الصلوۃ، فصل فی الجماعۃ، بیان من یکرہ امامتہ، مکتبہ اسلامیہ میزان مارکیٹ، کوئٹہ، ص ۹۹

(۳) ترجمہ: جبکہ مولیٰ علی کی تفضیل مانے یا صحابہ کو برا کہے تو وہ بدعتی ہے نہ کافر ۱۲۔

(۴) ردالمحتار، کتاب النکاح، مطلب مہم فی وطء السراری، دارالمعرفۃ، بیروت، ۴۶/۳ (جاری)

marfat.com
Marfat.com

علامہ محمد طاہر☆[۱] اس مسئلہ کی نظیر☆[۲] میں مجمع بحار الانوار میں فرماتے

☆[۱] میاں محمد طاہر در پٹن گجرات بودہ حق سبحانہ اور علم وفضل داد وحرمین شریفین رفت وعلماو مشائخ آن دیار شریف رادریافت وتحصیل وتکمیل علم حدیث نمود وبا شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ صحبت داشد ومرید شد وباز او برکت وکرامت بوطن اصلی عود فرمودوے دراز الۂ بدع اہل بدع کہ دران دیار بودند تقصیر۔۔ آخرہم بدست آن جماعہ درستہ نیف وثمانین وتسعمائۃ بشہادت رسید شکر الله سعیه وجزاه عن المسلمین خیرا ۱۲ اخبار الاخیار ملخصاً (۱) (حاشیہ جاری ہے)

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) (۵) ترجمہ: دوم فرقۂ شیعہ تفضیلیہ، یہ حضرت علی کو تمام صحابہ پر فضیلت دیتے ہیں اور یہ فرقہ آپ کے ملامت شدہ ادنی درجہ کے تلامذہ میں سے تھا یہ شیطان کے وسوسوں میں مبتلا ہوئے، حضرت علی اسی فرقے کے بارے میں لوگوں کو ڈراتے ہوئے فرماتے ہیں ''کہ اگر میں نے کسی کو سن لیا کہ اس نے مجھے شیخین (یعنی ابو بکر وعمر رضی اللہ عنہما) پر فضیلت دی ہے تو میں اسے اس افترا پر اسی کوڑے ماروں گا۔

(۶) تحفہ اثنا عشریہ، مکتبۃ الحقیقۃ، استنبول، ترکی، ص ۱۰

(اس صفحہ کا حاشیہ) (۱) ترجمہ: میاں محمد طاہر گجرات کے شہر پٹنہ کے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو علم و فضل سے نوازا، زیارتِ حرمین شریفین سے مشرف ہوئے اور وہاں کے علماو مشائخ سے علمِ حدیث کی تحصیل وتکمیل کی حضرت شیخ علی متقی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہے اور ان کے دستِ اقدس پر بیعت کی۔ صاحب کرامت وبرکت ہو کر وطن واپس آئے۔ اور آپ کی قوم میں جو بدعتیں رائج تھیں وہ ختم کر کے اہل سنت اور بدعتیوں کا فرق اپنی قوم کو سمجھایا، آپ نے (حاشیہ جاری ہے)

marfat.com
Marfat.com

ہیں"فان قيل فما حكم من جوز ذلک فهل يكفر به او يبدع او يلام او يمدح و يحسن بحسن فهمه لدليل لاح له دون غيره من حذاق الامة وفضلاء الملة قلت انكان المخالف من بعض المتكلمين من اهل

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) ☆[۲] قولہ اس مسئلہ کی نظیر میں، یعنی مسئلة تفضيل الصحابة على من بعدهم، وانما كانت نظيرا لهالان الاجماع على تفضيل الشيخين ان كان قد شذ منه شاذ على ما حكاه ابو عمر بن عبد البر فكذلک الاجماع على تفضيل الصحابة له ايضا مخالف نادر كما مال اليه ابو عمر ايضا ۱۲منہ(۲)۔

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) علم حدیث میں بہت سی مفید کتابیں تالیف کیں ان میں سے آپ کی کتاب مجمع بحار الانوار بہت مشہور ہے جس میں احادیث کی شرح لکھی ہے آپ کی ایک دوسری کتاب کا نام مغنی ہے جس میں راویانِ حدیث کا مختصر اور مفید حال لکھا ہے اپنی کتابوں کے دیباچوں میں شیخ علی متقی کی بہت تعریفیں کرتے ہیں آپ کا دستور تھا کہ اپنے ہاتھ سے روشنائی بنا کر طالب علموں کو مفت دیا کرتے تھے پڑھاتے وقت بھی زبان سے پڑھاتے اور ہاتھ سے سیاہی گھوٹا کرتے اور کہتے ہاتھوں کو بھی کام میں لگا رہنا چاہئے۔آپ نے علاقہ گجرات کے بدعتیوں کی بدعتیں چھڑانے کی کوئی کسر باقی نہ چھوڑی تھی اور اسی جماعت کے افراد نے ۹۸۰ھ میں آپ کو شہید کر دیا اللہ تعالیٰ ان کی کوشش کو قبول فرمائے اور ان کو مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزاء عطا فرمائے۔

(۲) ترجمہ: بعد والوں پر صحابہ کی تفضیل کا مسئلہ، یہ مسئلہ نظیر ہے تفضیلِ شیخین والے مسئلہ کے لئے، اس لئے کہ تفضیل شیخین پر اجماع ہے اور اس کا مخالف شاذ ہے جیسا کہ ابو عمر بن عبد البر نے حکایت کیا، ایسے ہی اجماع ہے تفضیلِ صحابہ پر، اس کا مخالف بھی نادر ہے جیسا کہ اس کی طرف بھی ابو عمر نے میلان کیا۔

marfat.com
Marfat.com

البدعة وهو الظاهر اذلم يوجد فی اکثر نسخ الکلام خلاف من اهل السنة فیه فللاول وجه اذالتفضیل مجمع علیه قبل ابن عبد البر وان کان ذلک البعض من اهل السنة فللثانی وجه اذ مخالف الجمهور خصوصا اذا کان المخالف اقل قلیل یبدع کمن یخالف العمل بخبر الواحد یبدع ولو سلم ان المخالف فیه جمع لمعتد به فلا یخلو عن الملامة فان مخالفة الجمهور لمن لیس له رای لایحسن وای فائدة فیه ولعله یترتب علیه مآلا مالا یحمد عواقبه والله اعلم انتهی کلامه الشریف(۱)‘‘(۲)

---

(۱) ترجمہ: پس اگر کہا جائے کیا حکم ہے اس کا جو جائز رکھے اس تفضیل اجماعی کے خلاف کو آیا کافر کہا جائے گا یا بدعتی یا ملامت کیا جائے گا یا اس کی تعریف وتحسین ہوگی اس کی اس خوش فہمی پر کہ وہ وہ دلیلیں سمجھا جو اور حاذقانِ امت وفاضلانِ ملت پر ظاہر نہ ہوئیں، کہوں گا میں اگر خلاف کرنے والا کوئی متکلم بدعتی ہو اور یہی ظاہر کہ اکثر کتبِ عقائد جو دیکھی گئیں تو ان میں اس مسئلہ کا خلاف کسی سنی کی طرف نسبت نہ کیا، جب تو کافر کہنے کی گنجائش ہے اس لئے کہ تفضیل پر ابن عبدالبر سے پہلے اجماع تھا، اور جو یہ بعض کوئی سنی ٹھہرایا جائے تو اسے بدعتی کہنے کی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ مخالف جمہور کا خصوصا جبکہ مخالف نہایت کم ہو بدعتی ٹھہرتا ہے، جیسے خبرِ واحد پر عمل کرنے کے مخالف کو بدعتی کہتے ہیں اور بالفرض اگر مان لیا جائے کہ اس میں خلاف کرنے والے ایک جماعت معتدبہ ہیں تاہم تشنیع وملامت سے خالی نہیں کہ مخالفتِ جمہور غیر ذی رائے کو خوب نہیں اور اس میں فائدہ ہی کونسا ہے، اور کیا عجب کہ اس مخالفت پر بالآخر وہ باتیں مترتب ہوں جنکا انجام محمود نہ ہو ۱۲۔

(حاشیہ جاری ہے)

marfat.com

Marfat.com

اقول ھکذا شقق ولیس کل تشقیق تشکیکا فالحق تعین الشق الثانی کما دلت علیه کلمات العلماء ممن قبله وذلک لان الخلاف وان کان نادرا ینزل الاجماع عن درجة القطعیة ھکذا ذکروا ولی فیه کلام ساذکره ولکن الوجه ان لیس کل اجماع یکفر من خالفه والمسئلة مما لیس فیھا للتکفیر مطمع واللہ اعلم (۱)۔

اشتباہ: یہاں حضراتِ سنفضیہ کو ہلدی کی گرہ ایک عبارت ابوعمر بن عبد البر صاحبِ استیعاب کی سنی سنائی یا کسی اردو فارسی کے رسالہ میں دیکھ کر ہاتھ لگ گئی

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ)

(۲) مجمع بحار الانوار التکملۃ، فصل فی الصحابۃ، مکتبہ دار الایمان، المدینۃ المنورہ، ۵/۲۳۹۷

نوٹ: کتاب میں'' خلاف من اھل السنة'' میں ''من'' نہیں ہے

اور'' فیه جمع لمعتد به'' میں'' معتد '' پر لام نہیں ہے۔

(اس صفحہ کا حاشیہ)

(۱) ترجمہ: اسی طرح شقیں بیان کی گئی ہیں اور ہر جگہ شقیں بیان کرنا تشکیک کے لئے نہیں ہوتا، لہذا حق یہ ہے کہ دوسری شق معین ہے جیسا کہ ماقبل علماء کے کلمات اس پر دلالت کرتے ہیں، اور یہ اس لئے کہ خلاف اگرچہ نادر ہے مگر اجماع کو درجۂ قطعیت سے اتار دے گا اسی طرح علماء نے ذکر فرمایا ہے اور مجھے اس میں کلام ہے جسے میں عنقریب ذکر کروں گا اور لیکن صحیح یہی ہے کہ ہر اجماع ایسا نہیں ہوتا کہ اس کے مخالف کی تکفیر کی جائے اور یہ مسئلہ اس میں سے ہے کہ جس میں تکفیر نہیں کی جاتی۔ واللہ اعلم

marfat.com
Marfat.com

ہے اس پر وہ قیامت کہ ناز ہیں کہ جامہ میں پھولے نہیں سماتے انہوں نے کہیں لکھ دیا ہے صحابہ میں دو چار حضرات تفضیلِ حضرتِ مولیٰ کے بھی قائل تھے ،اے میرے پروردگار اب صبر کی مجال کہاں ایک غل پڑ گیا کہ حضرت بھلا اجماع کیسا یہ مسئلہ خود صدرِ اول میں مختلف فیہ رہا ہے اب ہمیں اختیار ہے چاہیں مانیں چاہیں نہ مانیں۔

انتباہ: انا للہ وانا الیہ راجعون ،آدمی مطلب کی بات کو گو نہایت خفی ودور اور راہِ حق سے مہجور ہو کس قدر جلد مرحبا کہہ کر لیتا ہے،اور خلافِ مقصود کو اگرچہ کسی قدر جلی وصریح وروشن اور دلائلِ ساطعہ کے جڑاؤ گہنوں سے سرتاپا مزین ہو ہرگز مسندِ قبول پر جگہ نہیں دیتا،عزیزو! اتنا تو خیال کرلیا ہوتا کہ ابوعمر بن عبدالبر سے پہلے ہزار ہا ائمۂ دین وعلماء محدثین گزرے وہ ناقدین جن کی عمرِ عزیز تجسسِ اخبار وتفحصِ آثار میں گذری منزلوں منزلوں جمعِ علومِ متفرقہ کے لئے مسافرت کی اسی تنقیح وتفتیش میں رات کے سونے دن کے کھانے کا حظ نہ اٹھایا اسی تلاش وکنکاش میں اپنا چین آرام یک لخت ترک فرمایا یہاں تک کہ ان کی ۔۔متین کی پشت پناہ ٹھہری اور انہیں کی بانٹی ہوئی دولت بقدرِ حصہ ابن عبدالبر کو {ملی اگر یہ} روایت درحقیقت صحیح ومعتبر ہوتی تو سخت تعجب کہ وہ اکابرِ دین اس سے محض غافل جائیں اور برابر بے ذکرِ خلاف اجماعِ صحابہ وتابعین کی تصریحیں فرمائیں اور ساڑھے تین سو برس ☆ کے بعد ابن عبدالبر

☆ابو عمر یوسف بن عبد البر ولد سنة ثمان وستين وثلث مائة وتوفى سنة ثلث وستين واربع مائة ۱۲ مجمع بحار الانوار

ترجمہ: ابوعمر یوسف بن عبدالبر ۳۶۸ھ کو پیدا ہوئے اور ۴۶۳ھ کو فوت ہوئے۔

marfat.com

Marfat.com

اس پر آگاہی پائیں مگر شیخِ محقق کا ارشاد نہ سنا کہ ''جمہور آئمہ درین باب اجماع نقل کنند(۱)'' آخر متاخرین کو علوم روایات سے جو کچھ پہنچتا ہے سند مین ہی کے واسطے سے ملتا ہے یا بیچ میں چند صدی کا طغرہ کر آتا ہے، اب دو حال سے خالی نہیں یا تو یہ روایت ان اکابر کو جو ابن عبد البر کے بھی آئمہ و مشائخ ہیں پہنچی اور عیاذاً باللہ ان سب نے اس کو چھپانے پر اتفاق کر لیا جب تو سخت مصیبت ہے ایسا دعوی کرنے والا اپنے دین سے ہاتھ دھو بیٹھے آخر تمام شرع شریف قرآن و حدیث جو کچھ پہنچا انہیں حضرات کے واسطے سے پہنچا جب یہاں انہوں نے ایک روایت کی کتمان پر اتفاق کر لیا تو امان اٹھ گئی کیا معلوم ایسے ہی اور بہت آیات و احادیث چھپا ڈالی ہوں، وہی رافضیوں والا مذہب آ گیا کہ اصحابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید میں بہت تبدیل و تنقیص کر دی اعوذ باللہ من وساوس الشیطن اللعین (۲) یا یہ ہوا کہ انہوں نے اس پر اطلاع پائی اور اپنی بصیرتِ ناقدہ و قریحتِ واقدہ سے اس کی بے اعتباری و ناسزاواری دریافت کر لی لہذا اس کی جانب التفات نہ کیا اور اسے خلل انداز اجماع نہ سمجھا تو اب ایک ابن عبد البر کے کہنے سے ان اکابر ائمہ کا نامعتبر سمجھا کیونکر مدفوع ہو سکتا ہے، بڑی وجہ اس خدشۂ واہیہ کے دفع کی تو یہ ہے۔ (یہ وجہ اول تھی)

وجہ دوم: اگر اس روایت کی صحت تسلیم بھی کر لی جائے تو ممکن کہ شاید ان

---

(۱) ترجمہ: جمہور ائمہ نے اس باب میں اجماع نقل کیا ہے۔

(۲) ترجمہ: میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان لعین کے وسوسوں سے۔

marfat.com
Marfat.com

اکابر نے جنہوں نے اس پر التفات فرمایا اس خلاف کا وقوع بعد انعقادِ اجماع سمجھا ہو اور بے شک جو خلاف بعد تحققِ اجماع {واقع ہو، رافع} اجماع و قابلِ قبول نہیں **ھکذا قالوا**۔

اقول و ربی یغفرلی: بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ ممکن کہ اس خلاف کا تحقق قبل از انعقادِ اجماع ہو بعدہ ان صحابہ پر بھی دلائلِ افضلیتِ شیخین لائح ہو گئے اور اسی کی طرف رجوع فرمائی، اب اجماعِ کامل منعقد ہو گیا اور بے شک اہلِ خلاف جب رجوع کر کے شریکِ جمہور ہو جائیں تو خلافِ سابق محض مضمحل ہو جاتا ہے اور اس کے لئے نفسِ مسئلہ میں نظیر بھی موجود۔ حضرت ابو جحیفہ وہب الخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے جناب مرتضوی کو افضل جانتے تھے یہاں تک کہ حضرت مولیٰ نے انہیں تفہیم اور حقِ صریح کی تلقین فرمائی اس روز سے وہ بھی تفضیلِ شیخین کی طرف لوٹ آئے **کما سیأتی فی الفصل الخامس من ھذا الباب ان شاء اللہ تعالیٰ** (۱)

وجہ سوم: مانا کہ ابتداء سے اختلاف تھا مگر ایسا خلاف شاذ، نادر، مرجوح، ضعیف انعقادِ اجماع میں خلل انداز نہیں۔

اقول و ربی غفار الذنوب: کس قدر جوشِ بدیانتی ہے بالفرض اگر اس خلاف کا تحقق اول سے آخر تک تسلیم کر لیا جائے تو اس طرف سوادِ اعظم کے ہونے میں تو کوئی کلام ہی نہیں کیا اربابِ قلوبِ سلیمہ صرف اجماعِ کاملِ قطعی کی مخالفت سے بچتے

---

(۱) ترجمہ: جیسا کہ عنقریب اس باب کی پانچویں فصل میں آئے گا ان شاء اللہ عزوجل۔

marfat.com
Marfat.com

ہیں اور سوادِ اعظم کے خلاف کو کوئی آفت نہیں سمجھتے ذرا صبر کیجئے ہم تنبیہ الختام میں جو حدیثیں ذکر کریں گے ان کا انتظار رکھئے پھر یہ خوشی کس بات کی ہے اگر کوئی صورت تمہارے لئے جوازِ مخالفت کی مل جاتی تو البتہ فرح وسرور کی جگہ تھی، ﷲ انصاف اگر یہ مقدمہ مان لیا جائے کہ جس مسئلہ میں کوئی حکایتِ خلاف اگرچہ روایت ودرایت اس کے مساعد نہ ہو ہاتھ آجائے اس میں {ہر کسی} کو قبول وعدمِ قبول کا اختیار رہتا ہے گو اس طرف ان معدودین کے سوا کافۂ اکابر وملت ۔۔ ہوں تو یقین جان لو کہ اسی وقت دوثلث شریعت درہم وبرہم ہوئی جاتی ہے کہ وہ مسائل تو اقل قلیل ہیں جن میں کوئی قولِ شاذ خلاف پر نہ مل سکے بہت مسائل مسلّمہ مقبولہ جنہیں ہم اہلِ حق اپنا دین وایمان سمجھے ہوئے ہیں ان کے خلاف میں بھی ایسے اقوالِ مرجوحہ مجروحہ مہجورہ مطروحہ بتلاش مل سکتے ہیں کتابوں میں غث وسمین ورطب ویابس کیا کچھ نہیں ہوتا مگر خدا سلامتِ طبع دیتا ہے تو صحیح وسقیم میں امتیاز میسر ہوتا ہے ورنہ انسان ضلالِ بدعت یا وبالِ حیرت میں سرگرداں رہ جاتا ہے اگر شریر طبیعتوں فاسق طینتوں کا خوف نہ ہوتا تو فقیر اپنی تصدیقِ دعوی کو چند مسائل اس قسم کے معرضِ تحریر میں لاتا مگر کیا کیجئے کہ بعض طبائع اصل جبلت میں حساسہ جساسہ بنائی گئی ہیں کہ شب وروز تتبعِ اباطیل وتفحصِ قال وقیل میں رہتی ہیں، **کما قال ربنا تبارک وتعالیٰ ﴿فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ (۱)﴾(۲)**

---

(۱) ترجمۂ کنز الایمان: وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈنے کو۔ (۲) پ۳، آل عمران، آیت ۷

marfat.com
Marfat.com

یہ طبیعتیں جہاں اپنی شرارت سے ادنی موقع رخنہ اندازی کا پاتی ہیں ہدم بنیانِ اسلام کے لئے کمر بستہ ہوجاتی ہیں اعاذ نااللہ من شر ھن امین(۱)۔

مگر گلے نمونہ از چمنے (۲) حدیث ''من کنت مولاہ فعلی مولاہ (۳)'' (۴) کی صحت مختلف فیہ ہے جمہور ائمہ اسے صحیح جانتے اور ابوداؤد صاحب سنن وابوحاتم رازی وغیرہم اجلۂ اکابر محدثین جن کی نقادی وامامت وبصری وجلالت آفتابِ نیم روز سے اظہر اس میں جرح وطعن رکھتے ہیں آیا اگر کوئی شخص اس خلاف کے اعتبار سے حدیث کو صحیح نہ جانے اور عیاذاً باللہ حضرت مولیٰ کا مولی المسلمین ہونا نہ مانے تو تم اسے معذور{ کہو} گے اور اس کے اس انکار کو مکروہ نہ جانو گے حاشا ہرگز ایسا نہ ہوگا بلکہ اسے ۔۔۔کے مقتضی سے بدرجہا زائد تشنیع وملامت کا مستحق سمجھو گے حالانکہ یہاں خلاف اس خلاف سے بمراتب محکم وثابت تر ہے جس کا دامن پکڑ کر تم نے تفضیلِ شیخین سے انکار اپنے حق میں روا ٹھہرالیا بلکہ تمہارے سامنے تو اگر کوئی عارفِ بصیر حدیث ''لحمہ من لحمی ودمہ من دمی (۵)'' کی اسناد مظلم وشنیع کی خرابیاں ظاہر کرے گا اس کے دشمن ہوجاؤ گے اگرچہ درحقیقت وہ روایت ایسی ہی ہے جسے کوئی

۔(۱) ترجمہ: اللہ ہمیں ان کے شر سے محفوظ رکھے، آمین۔

(۲) ترجمہ: یعنی چمنستانِ حدیث سے بطور نمونہ ایک پھول۔

(۳) ترجمہ: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے۔

(۴) سنن الترمذی، المناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ، دار الفکر، بیروت، ۳۹۸/۵

(۵) ترجمہ: اس کا گوشت میرا گوشت اور اس کا خون میرا خون۔

marfat.com
Marfat.com

ماہرِ فنِ صالح قبول واعتبار نہیں کہہ سکتا کما سنذکرہ فی الخاتمة ان شاء اللہ تعالیٰ (۱) پھر اس تحکم وزبردستی کا کیا علاج کہ جو تمہارے زعم میں تمہارے موافق ہو اگرچہ مجروح ہو مقبول، اور جو تمہارے اوہامِ باطلہ کے قلع وقمع پر ناطق ہو اگرچہ منصور ہو مخذول، فالی اللہ الشکوی والیہ الرجعی (۲)

وجہ چہارم: وہ چند صحابی جن سے ابن عبدالبر نے تفضیلِ حضرت مرتضوی نقل کی اس سے یہی معنی بالیقین مفہوم نہیں ہوتے کہ وہ حضرت مولی کو شیخین پر فضلِ کلی مانتے ہوں ممکن کہ تقدمِ اسلام وغیرہ فضائلِ خاصہ جزئیہ میں تفضیل دیتے ہوں اور یہ معنی ہمارے منافی مقصود نہیں کہ ہم خود مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ کے لئے خصائصِ کثیرہ کا ثبوت تسلیم کرتے ہیں کلام ہمارا افضلیت بمعنی کثرتِ ثواب وزیادتِ قرب ووجاہت میں ہے جب تک ان روایات میں جنابِ مولی کی نسبت اس معنی کی تصریح نہ ہو ہم پر وارد اور مزاجِ اجماع کی مفسد نہیں ہوسکتیں۔

اقول وباللہ التوفیق بلکہ ظنِ غالب یہی ہے اور فقیر اس پر چند شاہدِ عدل رکھتا ہے:

• شاہدِ اول: حفظِ حرمتِ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کہ اس قدر تو یقیناً معلوم کہ ان چھ سات کے سوا تمام صحابہ تفضیلِ شیخین پر اتفاق کئے ہوئے

---

(۱) ترجمہ: جیسا کہ ہم عنقریب خاتمہ میں ذکر کریں گے ان شاء اللہ عزوجل۔

(۲) ترجمہ: پس اللہ ہی سے اپنا معاملہ عرض کرتے ہیں اور اللہ ہی سے امید ہے۔

marfat.com
Marfat.com

تھے اور احادیث اس بارے میں اسقدر بکثرت وارد (جن کا اجلہ) اصحاب پر پوشیدہ رہنا عقل گوارا نہیں کرتی مخالفتِ سوادِ اعظم وخلافِ احادیثِ سیدِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیسی سخت شناعت ہے اور اس کا صحابہ کی طرف بزورِ زبان نسبت کرنا کس درجہ گستاخی ووقاحت۔

شاہدِ ثانی: خود وہ روایت جس میں ابوعمر نے ان صحابہ سے تفضیلِ حضرت مولی نقل کی اس میں یہ الفاظ موجود کہ وہ حضرات فرماتے تھے "ان علیاً اول من اسلم "(۱) بے شک علی سب سے پہلے اسلام لائے کما فی الصواعق ،تو واضح ہوا کہ وہ تاویل جو علماء نے پیدا کی تھی اسکا مؤیدِ صریح خود نفسِ کلام میں موجود۔

شاہدِ ثالث: ہم ان شاءاللہ تعالی بابِ ثانی کی فصل ۔۔ میں ثابت کریں گے کہ خلافتِ صدیق بر بنائے تفضیل تھی فاروق اعظم وغیرہ صحابہ نے انکی افضلیتِ مطلقہ ثابت کی اور اسی پر نزاع منقطع ہو کر بیعت واقع ہوگئی اور پُر ظاہر کہ ان بیعت کرنے والوں میں وہ صحابہ بھی تھے جن سے ابن عبدالبر نے یہ روایتِ شاذہ نقل کی اگر انہیں تفضیلِ صدیق میں خلاف ہوتا تو یقیناً ظاہر فرماتے کہ وہ اساطینِ دین اظہارِ حق میں ہرگز مداہنت نہ رکھتے اور لومۃ لائم (۲) کو مطلق خیال میں نہ لاتے تم نے بھی

---

(۱) الصواعق المحرقۃ ،الباب الثالث ،الفصل الاول، کتب خانہ مجیدیہ، ملتان، ص ۵۸

(۲) ترجمہ: ملامت کرنے والے کی ملامت۔

marfat.com
Marfat.com

سنا ہوگا ''الساکت عن الحق شیطٰن اخرس ''(۱) حق بات کے اظہار سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔ حاشا کہ یہ شناعتِ فظیعہ ان کے دامن پاک کو لاحق ہو پس بالضرور اگر انہوں نے مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ کو افضل کہا تو اور ہی باتوں میں کہا جو فضیلتِ متنازع فیہا سے مطلق علاقہ نہیں رکھتیں۔

شاہدِ رابع: ہمارے مظنون پر ایک اعلی شاہد واقوی مؤید خود ابو عمر ابن عبد البر کا کلام ہے کہ انہوں نے جس طرح اس مسئلہ میں یہ روایتِ غریبہ لکھ دی یونہی مسئلہ تفضیلِ صحابہ میں بھی جانبِ خلاف جھکے اور جمہور سے کہ حضراتِ صحابہ کو تمام لاحقین سے افضل مانتے آئے الگ راہ چلے، فرماتے ہیں متاخرین میں بعض صالحین ایسے ہیں کہ اہلِ بدر وحدیبیہ کے سوا اور افرادِ صحابہ سے افضل ہیں اور {اس دعوی} پر بعض ایسی دلیلیں پیش کیں جن میں افضلیت بمعنی متنازع فیہا کی بو نہیں علماء نے ان دلائل کے جواب میں فرمایا ان سے جو کچھ ثابت ہوا ہمارے مدعا سے مخالفت نہیں رکھتا

ان ہی میں سے ہے، حدیث **دت** ''یأتی ایام للعامل فیھن ''الحدیث(۲) کہ معہ اپنے جواب کے تبصرۂ ثامنہ میں گذری اور ہم ان شاء اللہ تعالی ان کے تمام تمسکات کا ردِ بلیغ رسالہ اسد الغابہ میں کہیں گے جو ہنوز زیرِ تالیف ہے اور خدا چاہے تو اس کی تبییض اس رسالہ کے تتمیم پر موقوف۔

---

(۱) نور الانوار، باب الاجماع، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ص ۲۳۱

(۲) ترمذی، کتاب التفسیر من سورۃ المائدۃ، حدیث ۳۰۶۹، دار الفکر، بیروت، ۵/۴۲

marfat.com
Marfat.com

اب دو باتیں ہیں یا تو ابو عمر کا کلام معرکہ فضلِ کلی سے معزول اور فضائلِ جزئیہ پر محمول مانا جائے جب تو خرقِ اجماع ومخالفتِ سوادِ اعظم سے بھی بچ جائینگے اور معاندین کو بھی ان کے کلام سے محلِ احتجاج نہ رہے گا اور اس پر ایک گواہ یہ بھی کہ خود ابو عمر کے کلام سے مفہوم کہ تفضیلِ شیخین پر اجماع مستقر کما فی الصواعق یا راہِ تاویل مسدود کر کے خوانخواہ فضلِ کلی پر ڈہالئے تو بالیقین فضلِ کلی کے جو معنی محققین کے نزدیک قرار پائے ہیں ابو عمران سے غافل تھے کہ انکے دلائل اس پر انطباق نہیں رکھتے کما مر اور جب وہ خود فضلِ کلی و جزئی میں فرق نہ رکھتے تھے تو ان کا یہ کہہ دینا کہ وہ صحابہ معدودین تفضیلِ حضرت مولی کے قائل تھے محض مہمل اور پایۂ استناد سے ساقط رہ گیا ممکن کہ ان اصحاب نے مولی علی کے لئے فضلِ جزئی مانا ہو ابو عمر بوجہ عدم تفرقہ کے اس سے تفضیل متنازع فیہ سمجھ لئے۔

اور ایک **فائدۂ ایمانیہ** ہمیشہ نصب العین رکھنا چاہئے کہ اگر دامنِ انصاف پکڑ کر اس پر عمل کیا جائے تو ان شاء اللہ تعالی بہت کام آئے گا اور اکثر تسویلاتِ ابلیسِ لعین سے بچائیگا وہ یہ کہ علماء سب بشر تھے اور سہو وخطا سے غیر معصوم ہر شخص کے کلام میں اگر چہ کیسے ہی درجۂ علو شان و رفعتِ مکان میں ہو دو ایک لغزشیں ضرور ہوتی ہیں وہاں معیارِ کامل ومحکِ حق و باطل کلماتِ اکابر سلف و جماہیر آئمۂ ذی فضل و شرف ہے، جو کچھ اس کے خلاف ہو سند قبول پر ہرگز جگہ نہ دی جائے کہ سلامت اتباعِ سلف اکرم وسوادِ اعظم میں ہے، نہ یہ کہ کسی عالم سے جو لفظ بہ سبقتِ قلم نکل گیا اسے حرزِ جان کیجئے اور کلماتِ جماہیرِ سلف وخلف طاقِ نسیان پر رکھ دیجئے یہاں بھی ابو عمر کا تخطیہ کافۂ

marfat.com
Marfat.com

سابقین و لاحقین کی تغلیط سے آسان تر اوران سب سے زیادہ دشوار بعض صحابہ کا مخالفتِ حدیث وسوادِ اعظم قدیم و حدیث کی طرف نسبت کرنا اللہ توفیقِ ادب و استقامت بخشے۔آمین۔

شاہدِ خامس: واہ عجب لطف ہے ع ما بایران می رویم و یار توران می رود(۱) جن چھ اصحاب سے ابو عمر نے تفضیلِ سیدنا علی کرم اللہ تعالی وجہہ نقل کی ان میں سے دو سیدنا ابو سعید خدری و جابر بن عبداللہ انصاری ہیں رضی اللہ تعالی عنہما حالانکہ خود یہ حضرات حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے تفضیلِ صدیق و فاروق رضی اللہ تعالی عنہما روایت فرماتے ہیں، آیا معقول کہ یہ سرورانِ امت خود زبانِ حق ترجمان حضور سید الانس والجان علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والسلام الاتمان والاکملان سے تفضیلِ صدیق و فاروق سنیں اور نشرِ علم کے لئے ان احادیث کو تابعین کے سامنے روایت کریں اور آپ اسکے خلاف تفضیلِ سیدنا علی کرم اللہ تعالی وجہہ کے قائل ہوں، جابر و خدری رضی اللہ تعالی عنہما دونوں صاحبوں نے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے حدیث **طس** "**ابو بکر وعمر سیدا کهول اهل الجنة من الاولین والاخرین الا النبیین والمرسلین**"(۲) روایت کی یعنی حضور صلی اللہ تعالی علیہ

(۱) ترجمہ: یعنی ہم ایران جارہے ہیں جبکہ تو "توران" کی طرف جارہا ہے۔

(۲) مسند احمد بن حنبل، مسند علی بن ابی طالب، حدیث ۶۰۲، دار الفکر، بیروت، ۱۷۴/۲

marfat.com
Marfat.com

وسلم نے فرمایا ابوبکر وعمر سردار ہیں تمام مشائخِ اہلِ بہشت کے اگلوں پچھلوں سے سوا انبیاو مرسلین کے اور تنہا جابر نے حدیث **طب** "ماطلعت الشمس علی احد منکم افضل من ابی بکر "(۱) نقل فرمائی کہ حضور سراپا نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد ہے آفتاب نہ چمکا تم میں سے کسی پر جو ابوبکر سے افضل ہو۔

اور نیز جابر نے روایت کیا، **خط** حضور نے فرمایا "اس وقت وہ آتا ہے کہ اللہ تعالی نے بعد میرے اس سے بہتر کوئی نہ پیدا کیا اور اسکی شفاعت روزِ قیامت مثل میری شفاعت کے ہوگی جابر فرماتے ہیں کچھ دیر نہ گزری تھی کہ صدیق حاضر ہوئے حضور نے قیام فرمایا اور انہیں گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور دیر تک انس حاصل کیا"۔(۲)

اسی طرح ان کے سوا اور روایات ان حضرات سے ان شاء اللہ تعالی فصولِ آتیہ میں آئینگی اب تو بالیقین واضح ہو گیا کہ اگر ان صحابہ نے حضرت مولی کو تفضیل دی تو لا جرم فضائلِ جزئیہ پر نظر کی ورنہ صریح منکر و باطل اور حلیۂ صحت سے عاطل اور جب ان دو کے بارے میں یہ گل کھلا تو باقی چار سے حکایت پر کیا اطمینان رہا،

---

(۱) تاریخ الخلفاء، فصل فی انہ افضل الصحابۃ وخیرھم، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ص ۳۵

(۲) 1 تاریخ بغداد، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۳/۱۴۴

2 تاریخ مدینہ دمشق، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۳۰/۱۵۵

3 الریاض النضرۃ، چشتی کتب خانہ، فیصل آباد، ۱/۱۳۶۔۱۳۷

marfat.com
Marfat.com

ع سالیکه نکوست از بهارش پیدا ست (۱)

بالجملہ ابوعمر کی یہ حکایتِ غریبہ روایۃً معلول اور درایۃً غیرِ مقبول اور اس کی تسلیم میں حفظِ حرمتِ صحابہ سے عدول اور بتقدیرِ ثبوت ظن غالب ملتحق بسرحدِ یقین کہ ان صحابہ کا کلام فضلِ جزئی پر محمول، خوب یاد رکھنا چاہیے کہ جیسے معنیٰ غیر ثابت کا ثبوت یمکن ویحتمل کی توسیعوں سے غیر متصور، یوں ہی امرِ متحقق وثابت کا رفع بھی کانّ ولعل کی طولِ امل پر تجویزِ عقل سے باہر، جب کہ جماہیر ائمۂ سلف تفضیلِ شیخین پر تصریحِ اجماع کرتے آئے تو ایسی روایت سے نقضِ اجماع جس میں صدہا احتمال پیدا اور افادۂ مقصود میں تعین وکفایت سے محض جدا، بلکہ اطراف وجوانب کا ملاحظہ خلافِ مراد کو صریح ترجیح دے رہا ہے کیونکر معقول ہوسکتا ہے ہاں اگر ہمت کرکے ہمارے تمام اعتراضاتِ مذکورہ اٹھادیجئے اور روایت کی صحت اور شذوذ ونکارت وقدحِ علت سے سلامت اور ان حضرات کا مولیٰ علی کو بمعنی فضلِ کلی تفضیل دینا اور انعقادِ اجماع سے بیشتر اس خلاف کا ظاہر ہونا اور اخیر تک مستمر ومستقر رہنا بدلائلِ ساطعہ ثابت کردو تو البتہ اس ساری عرق ریزیوں کا اس قدر پھل تمہیں ملے گا یہ اجماع درجۂ اول کا نہ رہے گا مگر ہیہات ہیہات کہاں تم اور کہاں یہ اثبات پھر ایسے خیالی شعبدوں پر ناز کرنا عاقل کا کام نہیں سوار پکڑے ڈوبنے سے بچنا معلوم اللہ انصافِ انصاف عطا فرمائے، آمین

---

(۱) ترجمہ: وہ سال جس میں رنج وتکلیف نہ ہو تو اس میں بہار آجاتی ہے (یعنی وہ سال خوشگوار ہوتا ہے)

marfat.com
Marfat.com

هکذا ینبغی تحقیق المقام بتوفیق الملک العزیز العلام۔(۱)

فائدۂ جلیلہ: بحمد اللہ تعالیٰ ہم نے ان مباحثِ مہمہ کو ایسی روشِ بدیع پر تقریر کیا جس سے نگاہِ حق بین میں اس روایت کی مطلق وقعت نہ رہی، اور دامنِ اجماع غبارِ نزاع سے یکسر پاک وصاف ہوگیا، اور قطعیتِ اجماع میں کوئی شک وشبہہ نہ رہا، ایسے احتمالات واوہام کی بناپر اجماع کو درجۂ ظنیت میں اتار لانا جیسا کہ بعض علماء سے واقع ہوا ہرگز ٹھیک نہیں اور جب اجماع قطعی ہوا تو اس کے مفاد یعنی تفضیلِ شیخین کی قطعیت میں کیا کلام رہا، ہمارا اور ہمارے مشائخِ طریقت وشریعت کا یہی مذہب اگرچہ برخلاف امام اہلسنت سیدنا ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ متأخرین کو اس میں شکوک ہوں، اگر منظورِ خدا ہوا اور زمانہ نے فرصت دی تو ہم خاتمۂ کتاب میں اس مبحث کی تنقیح وتوضیح کریں گے، مگر تفضیل اگرچہ ظنی ہو تفضیلہ یا سنفضیہ کی خوشی کا کوئی محل نہیں ہم ان فرقوں کو کافر تو نہیں کہتے ہیں جو قطعیتِ مسئلہ کی حاجت ہو بدعتی بتاتے ہیں، سو اس کے لئے قطعی کا خلاف ضرور نہیں علماء تصریح فرماتے ہیں جو شخص شبِ اسرا حضور کا آسمانوں پر تشریف لے جانا نہ مانے بدعتی ہے، حالانکہ دلیلِ قطعی سے صرف بیت المقدس تک جلوہ افروز ہونا ثابت، علامہ محمد طاہر کی عبارت اسی فصل میں گذر چکی کہ خبرِ واحد پر عمل میں خلاف کرنے والا بدعتی کہا جاتا ہے حالانکہ آحاد کو قطعیت سے کیا

(۱) ترجمہ: اس مقام کی تحقیق کے یہی مناسب ہے بہت زیادہ علم والے غالب بادشاہ کی توفیق سے۔

marfat.com
Marfat.com

علاقہ اور ہمارا دعوی کہ اس فرقہ کا بدعتی ہونا ہے خود اکابر علماء کی تصریحات سے ثابت، کما سبق، پھر قطعیت وظنیت کا خدشہ پیش کرنا محض بے سود و نامحمود، سیدی ابوالحسین احمد نوری مدظلہ نے کیا خوب ارشاد فرمایا کہ تفضیل قطعی ہوتی تو مرتبہ فرض میں رہتی اب ظنی مانو تو درجہ وجوب میں ہے دونوں کا خلاف نفسِ لحوقِ اثم میں یکساں، پھر ظنی ٹھہرا کر کام کیا نکلا، کیا بر بنائے ظنیت ترکِ واجبات جائز ہے، اسی طرح یہ مغالطہ کہ مسئلہ تفضیل ضروریاتِ دین سے نہیں محض جہالت، اہلِ تحقیق کے نزدیک تو حقیتِ خلافتِ خلفائے اربعہ بھی ضروریاتِ دین سے نہیں پھر کیا اس سے انکار کرنے والا آفتِ گمراہی سے اپنے کو بچا کر کہیں لے جائیگا، اسکے جواب میں بھی وہی دونوں باتیں کافی کہ ہم تفضیلیہ کو کافر نہیں کہتے، جو مسئلہ کا ضروریاتِ دین سے ہونا ضرور ہو، بدعتی کہتے ہیں سو تصریحاتِ آئمہ سے ثابت۔

دوسرا جواب حضرت سید الواصلین مدظلہ کا کہ واجبات بھی تو ضروریاتِ دین سے نہیں پھر کیا ان کا ترک شیرِ مادر ٹھہرے گا، ان خرافات بازیوں پر اہلِ علم سے مناظرہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

مذمتِ مخالفتِ جماعت

تنبیہ الختام: اے عزیز خدا اور رسول سے ڈر اور اپنے ایمان پر رحم کر مسلمانوں کے خلاف راہ نہ چل اور زمرۂ خارقانِ اجماع سے نکل، شاید جو سخت وعیدیں اور دردناک تہدیدیں مخالفتِ اجماع و مفارقتِ سوادِ اعظم پر وارد ہوئیں ابھی تیرے گوش ہوش تک نہ پہنچیں، ورنہ مبتدعوں کا ساتھ نہ دیتا اور ایسی بلائے عظیم اپنے سر نہ لیتا اب

marfat.com
Marfat.com

سن لے حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے ﴿ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وسآءت مصیرا﴾(۱) جو رسول کا خلاف کرے بعد اس کے کہ راہ ہدایت اسکے لئے ظاہر ہوگئی اور مسلمانوں سے الگ راہ چلے ہم اسے اسکے حال پر چھوڑ دیں اور جہنم میں داخل کریں گے اور کیا بری جائے بازگشت ہے۔

واخرج الحاکم عن عبد الله بن دینار عن عبدالله بن عمرو عن عبدالله بن طاؤس عن ابیه عن عبد الله ابن عباس رضی الله تعالی عنهم وهذا حدیث ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یجمع الله هذه الامة علی الضلالة ابدا وقال ید الله علی الجماعة فاتبعوا السواد الاعظم فانه من شذشذ فی النار "(۲) وقد اخرجه بنحوه الترمذی من حدیث ابن عباس مرفوعا واخرجه ابن ماجة من حدیث انس یرفعه فاقتصر علی قوله اتبعوا الی اخره(۳) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خدا اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہ کرے گا اور فرمایا

---

(۱) پ۵، سورۃ النساء، آیت ۱۱۵

(۲) المستدرک علی الصحیحین، کتاب العلم، حدیث ۳۹۹، دار المعرفۃ، بیروت ۱/۳۱۶

(۳) ترجمہ: اسی کی مثل امام ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً حدیث روایت کی ہے، اور ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً اس کو روایت کیا ہے، ابن ماجہ نے اتبعوا۔۔ الخ پر اقتصار کیا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

خدا کا ہاتھ جماعت پر ہے پس بڑے گروہ کی پیروی کرو کہ جو الگ ہو گیا تنہا دوزخ بھیجا گیا۔

واخرج ایضاً عن ابی ذر وعن الحارث الاشعری فی حدیث طویل وعن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھذی روایۃ ابی ذر قال "قال صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الجماعۃ قید شبر فقد خلع ربقۃ الاسلام عن عنقہ "(۱) وبمثلہ اخرجہ عنہ احمد وابو داؤد یعنی فرماتے ہیں جو جماعت سے بالشت بھر جدا ہو جائے پس تحقیق اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال ڈالی۔

وایضاً عن الحاکم عن معاویۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال " قال من فارق الجماعۃ شبرا دخل النار"(۲) یعنی فرماتے ہیں جو جماعت سے بالشت بھر الگ ہو دوزخ میں جائے۔

وایضاً عن حذیفۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم " یقول من فارق الجماعۃ واستذل الامارۃ لقی اللہ ولا حجۃ لہ "(۳) یعنی فرماتے ہیں جو جماعت سے جدا ہو اور بادشاہتِ اسلام کو ذلیل جانے خدا سے اس حال پر ملے کہ اس کے لئے کوئی حجت اور اپنی برأت کی دلیل نہ ہو۔

---

(۱) المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب العلم، حدیث ۴۰۹، دار المعرفۃ، بیروت، ۱/۳۱۹

(۲) المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب العلم، حدیث ۴۱۵، دار المعرفۃ، بیروت، ۱/۳۲۱

(۳) المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب العلم، حدیث ۴۱۷، دار المعرفۃ، بیروت، ۱/۳۲۲

marfat.com
Marfat.com

وایضاً عن فضالة بن عبید عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه ''قال ثلثة لا یسئل عنهم رجل فارق الجماعة وعصی امامه فمات عاصیا امامه''(١) الحدیث۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں جن کی روز قیامت بات نہ پوچھی جائے گی ایک وہ کہ جماعت سے مفارقت اور اپنے امام کی نافرمانی کرے اور اسی حال پر مر جائے۔

وایضاً عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ''قال الصلوة المکتوبة الی الصلوة المکتوبة التی بعدها کفارة لمابینها والجمعة الی الجمعة وشهر رمضان الی شهر رمضان کفارة لما بینها ثم قال الا من ثلث الامن الاشراک بالله ونکث الصفقة وترک السنة وقال اما ترک السنة فالخروج من الجماعة''(٢) اه ملخصاً۔ خلاصہ یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک نمازِ فرض دوسری نمازِ فرض تک کفارہ ہوتی ہے ان گناہوں کا جو ان کے بیچ میں واقع ہوں اور جمعہ جمعہ تک اور رمضان رمضان تک مگر تین گناہ ان سے نہیں مٹتے شرک اور امام حق کی بیعت توڑنا اور ترکِ سنت پھر فرمایا ترکِ سنت کے معنی ہیں جماعت سے نکل جانا۔

وایضاً من طریق عبدالله بن دینار عن عبدالله بن عمر عن عمر و البیهقی بسنده عن الامام الشافعی عن سفین بن عیینه عن عبدالله

---

(١) المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب العلم، حدیث ٤١٩، دار المعرفة، بیروت، ١/٣٢٣۔٣٢٢

(٢) المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب العلم، حدیث ٤٢٠، دار المعرفة، بیروت، ١/٣٢٣

marfat.com

Marfat.com

بن ابی لبید عن ابن سلیمٰن بن یسار عن ابیه عن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم "قال من اراد منکم بحبحة الجنة فلیلزم الجماعة فان الشیطن مع الواحد وهو من الاثنین ابعد "(۱) یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو وسطِ جنت چاہے جماعت کو لازم پکڑے کہ شیطان ایک کے ساتھ ہے اور دو سے دور تر۔

فاخرج الامام احمد عن معاذ بن جبل قال" قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطن ذئب الانسان کذئب الغنم یاخذ الشاذة والقاصیة والناحیة وایاکم والشعاب وعلیکم بالجماعة والعامة "(۲) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بے شک شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے جیسے یہ بھیڑیا بکریوں کا کہ اسی بکری کو پکڑتا جو گلے سے بھاگ جائے یا گلے سے دور ہو جائے یا ایک کنارے پر ہو اور بچاؤ اپنے کو پہاڑ کی گھاٹیوں یعنی تنگ و تاریک راہوں سے جو طریقۂ واضحہ سنت و جماعت سے جدا ہیں اور لازم پکڑو جماعت و جمہور کو☆، احادیث اس بارے میں بکثرت ہیں ولا مطمع فی

☆ ولنعم ما قال العارف الرومی المولوی المعنوی قدس سرہ الزکی (حاشیہ جاری ہے)

---

(۱) المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب العلم، حدیث ۳۹۵، دار المعرفۃ، بیروت، ۳۱۴/۱

(۲) مسند احمد بن حنبل، مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل، حدیث ۲۲۰۹۰، دار الفکر، بیروت، ۲۳۸/۸

marfat.com
Marfat.com

استقصائہا(۱) ۔اور اتو نے سنا کہ علمائے دین و آئمۂ شرع متین تفضیلیہ کو بدعتی قرار

ہ آنکہ سنت با جماعت ترک کرد　　در چنیں مسبع زخون خویش

ہست سنت رہ جماعت چون رفیق　　بے راہ و بے یار افتی در مضیق

فائدہ: در راحت القلوب ملفوظات طیبات حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ الاطیب الاطہر جمع فرمودۂ حضرت سیدنا سلطان الاولیا نظام الملۃ والدین محبوب الٰہی افاض اللہ علینا من فیضہ الا متناہی میفر ماید مجلس نہم ماہ شعبان ۶۵۵ھ فرمود ہر کہ از مرید و شیخ بر قانونِ مذہب اہل سنت و جماعت نباشد و حکایت او موافق کتاب اللہ و سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نباشد او در معنی یکے از راہ زنان ست انتہی لفظہ الشریف (۲) (۳) ۱۲ منہ غفر لہ

---

(۱) ترجمہ: اور اس کی انتہاء تک پہنچنے کی خواہش نہیں ہے۔

(۲) ترجمہ: کیا ہی خوب فرمایا عارفِ رومی نے کہ جس نے سنت و جماعت کو چھوڑ دیا تو اس کا حال (اس کے) اپنے خون سے پیدا ہونے والے سات ماہ کے نامکمل بچے کی طرح ہے (جس کا زندہ بچنا بہت مشکل ہوتا ہے) (اے طالب حق) سنت و جماعت کا راستہ ایک رفیق کی طرح ہے جبکہ اچھے ساتھی اور درست راستے کے بغیر تو معصیت اور تنگی میں مبتلا ہو جائے گا۔ (حضرت شیخ فرید الدین گنج شکر قدس سرہ الاطیب الاطہر کے ملفوظاتِ طیبات جن کو حضرت سیدنا سلطان الاولیا نظام الملۃ والدین محبوبِ الٰہی افاض اللہ من فیضہ نے راحت القلوب میں جمع فرمایا اس میں مجلس نہم ماہ شعبان ۶۵۵ھ میں فرماتے ہیں کہ شیخ نے فرمایا جو کوئی مرید یا شیخ مذہب اہل سنت و جماعت کے طریقہ پر نہ ہو اور اس کی گفتگو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق نہ ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لہو ولعب کے راستہ پر چل پڑا ہے۔　(حاشیہ جاری ہے)

marfat.com
Marfat.com

دیتے ہیں فایاک ثم ایاک(۱) کہ تو ان کا ساتھ دے اور اس مصیبت ہائلہ کو اپنی جان پر گوارا کرے ﴿ بئس الِاسمُ الفسوق بعد الایمان ﴾ (۲) مسلمان ہو کے بدعتی کہلانا کیا ہی برا نام ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی کہ فرماتے ہیں **ن** عن انس ''اہل البدع شر الخلق والخلیقۃ ''(۳) اہل بدعت تمام خلق وعالم سے بدتر ہیں۔

اور فرماتے ہیں **حم** عن ابی امامۃ الباھلی " اصحاب البدع کلاب اھل النار ''(۴) بدعت والے دوزخیوں کے کتے ہیں۔

اور فرماتے ہیں، **اد** عن الامیر معٰویۃ **ت** عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنھم ''ان ھذہ الامۃ ستفترق علی ثلث وسبعین ثنتان وسبعون فی النار وواحدۃ فی الجنۃ ''**اد**'' وھی الجماعۃ ''**ت**'' قالوا

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) (۳) ہشت بہشت (اردو)، رسالہ راحۃ القلوب، ملفوظات بابا فرید الدین گنج شکر، پروگریسو بکس، لاہور، مجلس ۵، ص ۲۲۳

(اس صفحہ کا حاشیہ)

(۱) ترجمہ: پس تو اس سے بچ پھر بچ۔

(۲) پ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۱

(۳) السنن الکبری للنسائی، حدیث ۳۵۶۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲/۳۱۳

(۴) کنز العمال، الکتاب الاول، فصل فی باب الثانی، حدیث ۱۰۹۰، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ۱/۱۲۱

marfat.com
Marfat.com

من ھی یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی"(۱) بے شک عنقریب یہ امت تہتر فرقے ہو جائیگی ان مین بہتر دوزخ میں ہیں اور ایک جنت میں اور وہ فرقہ جماعت ہے اور ایک روایت میں ہے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ جنتی فرقہ کون ہے فرمایا وہ ملت جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب۔

اور فرماتے ہیں، **ت طب حب** کلھم عن ام المومنین الصدیقة و **مس** عن سیدنا علی ایضاً رضی اللہ عنھما "ستة لعنتھم و لعنھم اللہ و کل نبی مجاب فذکر منھم التارک السنة "اہ ملخصا (۲) چھ ہیں جنہیں میں نے لعنت کی اللہ ان پر لعنت کرے اور ہر نبی کی دعا مقبول ہے☆ ایک وہ جو راہِ سنت چھوڑ دے۔

☆لا یصح عطف کل علی فاعل لعنتھم ومجاب صفة لئلا یلزم کون بعض الانبیا غیر مجاب ۱۲ مناوی(۳)

---

(۱) سنن الترمذی، کتاب الایمان، باب ما جاء فی افتراق ہذہ الامة، حدیث ۲۶۵۰ ،دار الفکر، بیروت، ۲۹۲/۴

(۲) المعجم الکبیر للطبرانی، الحسین بن علی، حدیث ۲۸۸۳، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۱۲۷/۳

(۳) فیض القدیر شرح جامع صغیر، حرف سین تحت ستة لعنتھم ولعنھم اللہ، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱۲۶/۴

marfat.com
Marfat.com

اورفرماتے ہیں، **طس قی ضم** کلھم عن الانس ''ان اللہ حجب التوبۃ عن کل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ ''(۱) بے شک اللہ نے روک رکھی ہے توبہ ہر بدعتی سے یہاں تک کہ اپنی بدعت کو چھوڑ دے یعنی اگر نہ چھوڑی اور اسی حال میں موت آگئی تو دنیا سے بے توبہ جائیگا۔

اورفرماتے ہیں، **ق قی عا فر** الاربعۃ عن ابن عباس'' ابی اللہ ان یقبل عمل صاحب بدعۃ حتی یدع بدعتہ ''(۲) اللہ نہیں مانتا کسی بدعتی کا عمل قبول کرنا جب تک اپنی بدعت نہ ترک کرے۔

اورفرماتے ہیں، **قی ق** عن حذیفۃ ☆'' لا یقبل اللہ لصاحب بدعۃ صلوۃ ولا صوما ولا صدقۃ ولا حجا ولا عمرۃ ولا جھادا ولا صرفا ولا عدلا یخرج من الاسلام کما تخرج الشعرۃ من العجین ''(۳) خدائے تعالی بدعتی کی نماز قبول کرے نہ روزہ نہ زکوۃ نہ حج نہ عمرہ نہ جہاد نہ کوئی فرض نہ نفل بدعتی اسلام سے نکل جاتا ہے جیسے خمیر سے بال۔

☆اشار ھھنا بتقدیم قی الی ان اللفظ لہ ۱۲ منہ

---

(۱) المعجم الاوسط، باب من اسمہ علی، حدیث ۴۲۰۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۳/ ۱۶۵

(۲) کنز العمال، الکتاب الاول، فصل فی البدع، حدیث ۱۰۹۹، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱/ ۱۲۲

(۳) سنن ابن ماجہ، المقدمۃ اجتناب البدع والجدل، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ص ۶

marfat.com

Marfat.com

اورفرماتے ہیں، **فر خط** عن انس'' اذامات صاحب بدعة فقد فتح فی الاسلام فتح ''(۱) جب بدعتی مرتا ہے تو اسلام کو ایک فتح وکشائش حاصل ہوتی ہے۔

اورفرماتے ہیں، **طب عا حب**''ان الاسلام لیشبع ثم تکون له فترة فمن کانت فترته الی غلو وبدعة فاولئک اهل النار''(۲) حاصل یہ کہ اسلام سیر ہوگا اور اپنے درجۂ کمال کو پہنچے گا پھر اسے ایک ضعف وسستی لاحق ہوگی پس جس کی سستی طغیان وبدعت کی طرف ہو وہ دوزخی ہے۔ یہ سب احادیث ان شاء اللہ تعالیٰ صحاح وحسان ہیں ای ولو لغیرها فی بعض منها الا الاول فاسناده ضعیف (۳)☆

☆وقد اشرت الی ذلک بصیغة التمریض ۱۲ منه(۴)

---

(۱) کنز العمال، الکتاب الاول، باب الثانی، حدیث ۱۱۰۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱/۱۲۲

(۲) المعجم الکبیر للطبرانی، احادیث عبداللہ بن مسعود، حدیث ۱۰۷۷۶، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۰/۳۱۹

(۳) ترجمہ: اگر چہ ان میں بعض مذکورہ اسناد کے علاوہ سے صحاح وحسان ہیں سوائے پہلی حدیث کے کہ اس کی اسناد ضعیف ہے۔

(۴) ترجمہ: اور میں نے اس طرف صیغۂ مجہول کے ساتھ اشارہ کیا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

اور مروی ہوا فرماتے ہیں، **طب قی** ☆ "من وقر صاحب بدعة فقد اعان علی ھدم الاسلام" (۱) جو کسی بدعتی کی توقیر کرے اس نے اسلام کے ڈھانے پر مدد کی۔

الحذر الحذر کہ ان مصائب کا تحمل محال ہے اور ان بلاؤں کے اٹھانے کی کسے مجال عزیزو! للہ اپنے نفس کو دوزخ وغضب الٰہی سے خرید لو اور شرار الخلق واعداء الخالق کا ساتھ نہ دو خدا جانے تمہیں ان ہولناک آفتوں میں کیا میٹھا معلوم ہوتا ہے کہ جب ان سے ڈرائے جاتے ہو ترش رو ہوتے اور تلخی کے ساتھ بدمزگی ظاہر کرتے ہو۔

حکم تفضیلیہ وسنفضیہ

بالجملہ بین ومبین ہو گیا کہ اہل بدعت کیسی افسوسناک حالت میں ہیں اور تفضیلیہ وسنفضیہ ان کی شاخ پس حکم نماز کا ان کے پیچھے وہی ہے جو مبتدعہ کے پیچھے یعنی مکروہ بکراہت شدیدہ جیسا کہ علامہ بحر العلوم قدس سرہ الشریف نے تصریح فرمائی

☆ **طب** عن عبداللہ بن یسر موصولا **وقی** عن ابرھیم بن میسرہ مرسلا واسنادہ لیس بذاک بل قیل کیت وذیت ۱۲ منہ (۲)

---

(۱) کنز العمال، فصل فی البدع، حدیث ۱۰۹۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱/۱۲۲

(۲) ترجمہ: طب نے عبداللہ بن یسر سے موصولاً اور قی نے ابراہیم بن میسرہ سے مرسلاً روایت کی اور اس کی اسناد ما قبل احادیث کی طرح نہیں ہے بلکہ کہا گیا کہ اس میں کلام ہے۔

marfat.com
Marfat.com

کــمـا مـر اگر چہ ان کی بدمذہبی اورروافض کے فسادِعقیدہ سے کم ہے اب جوشخص ایسا اعتقاد رکھتا اوراپنے آپ کوسنی اوران کی تصانیف کومقبول کہتا ہے تو اس کے لئے اہل سنت وجماعت کا زمانۂ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین سے اب تک اجماع دلیلِ کافی وبرھانِ وافی، سنیوں کی کتابیں بنظر تعمق وتحقیق دیکھے اوران کے مطابق عقیدہ درست کرے ورنہ دعویٰ تسنن سے دست بردار ہو۔ **وبـالـلـه التوفيق وبيده ازمة التحقيق** (۱)۔

الفصل الثانی فی الآیات القرآنیة والنجوم الفرقانية

آیتِ اولیٰ **قـال الله ربنا تبارك وتعالى﴿ان اكرمكم عند الله اتـقـكم ط﴾** (۲) بے شک تم سب میں بزرگ تر اللہ کے نزدیک تمہارا اتقیٰ ہے یعنی بڑا پرہیزگار، یہاں تو اتقیٰ کو سب پر تفضیل اورزیادتِ کرامت عنداللہ میں ترجیح دیتے ہیں اوردوسری جگہ ارشادفرماتے ہیں **﴿وسيـجنبها الاتقى ٥ الـذى يؤتى ما له يتزكى ٥ وما لاحد عنده من نعمة تجزٰى ٥ الا ابتغاء وجه ربه الاعلى ٥ ولسـوف يـرضـى ٥﴾** (۳) یعنی اورنزدیک ہے کہ جہنم سے بچایا جائے گا وہ بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے ستھرا ہونے کو اوراس پر کسی کا احسان نہیں جسکا بدلہ دیا جائے

---

(۱) ترجمہ: اوراللہ ہی کی توفیق سے ہے اورتحقیق کی لگامیں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔

(۲) پ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱۳

(۳) پ۳۰، سورۃ الیل، آیت ۱۷تا۲۰

marfat.com
Marfat.com

مگر تلاش اپنے برتر پروردگار کی رضا کی اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہو جائے گا
آیۂ کریمہ میں باجماعِ مفسرین اتقیٰ سے جنابِ سیدنا امام المتقین ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مراد ہیں، امام محی السنۃ بغوی فرماتے ہیں یعنی ''ابا بکر فی قول الجمیع (۱)'' (۲)، اور امام علامہ شمس الدین ابن الجوزی نے بھی اس پر اجماع نقل کیا، اور یہ معنی ابوبکر بن ابی حاتم وطبرانی وابن زہیر ومحمد بن اسحٰق وغیرہم محدثین کی احادیث میں وارد، حتیٰ کہ طبرسی نے باوجودِ رفض تفسیر مجمع البیان میں اسی کو مقبول رکھا اور انکار کا یارا اور اقرار سے چارہ نہ پایا، معہٰذا آیت کے لئے دوسرا محمل صحیح متصور ہی نہیں کہ بالضرور یہاں وہی مقصود جو افضل امت محمدی ہے صلی اللہ علیہ وسلم ورنہ آیۂ اولیٰ سے مناقضت لازم آئے اور ہم اور ہمارے مخالفین متفق کہ ماورائے صدیق ومرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما افضل امت نہیں پس بالاتفاق تیسرا مراد نہیں ہوسکتا مگر آیتِ اخیرہ کا سیاق شاہد کہ مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ مراد نہیں کہ آگے ارشاد ہوتا ہے ﴿وما لاحد عندہ من نعمۃ تجزی ٥﴾ (۳) اس پر کسی کا ایسا احسان نہیں جسکا عوض دیا جائے، یہ صفت جنابِ مولیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ پر کب صادق کہ ان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات دنیویہ بھی جن میں معاوضہ ومکافات جاری بکثرت ہیں کہ انہوں نے اس پاک گود میں تربیت پائی حضور والا نے اولاد کی طرح

---

(۱) ترجمہ: اتقیٰ سے مراد سب کے نزدیک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

(۲) تفسیر معالم التنزیل للبغوی، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۶/۴۴۱

(۳) پ ۳۰، سورۃ الیل، آیت ۱۹

marfat.com
Marfat.com

پالا، پرورش کی، طعام وشراب سے خبر گیری فرمائی اور انتہائے نعمت تزویج بتول زہرا پر ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔۔۔۔ بخلاف صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ ہر چند جس قدر منتیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان پر ہیں تمام امت میں کسی پر نہیں مگر وہ نعمتیں ایسی نہیں جن کا عوض ہو سکے وہ انعام اس قسم کے ہیں جن کی نسبت حق سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے ﴿ **ما اسأ لكم عليه من اجر ان اجري الا على رب العلمين** ٥﴾ (۱) میں نہیں مانگتا ہدایت پر تم سے کچھ نیگ میرا نیگ تو اللہ ہی پر ہے جو پالنے والا سارے جہان کا۔

شاید اسی لحاظ سے قرآنِ عظیم میں قیدِ تجزی ذکر فرمائی گئی پس بالیقین آیۂ کریمہ جنابِ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں نازل اور شانِ نزول بھی کہ ولی اللہ صدیق وعدو اللہ امیۃ بن خلف کا قصۂ مشہورہ ہے اسی پر شاہد اب اس آیت کو صغریٰ اور پہلی کو کبریٰ کیجئے تو شکلِ اول بدیہی الانتاج سے یہ نتیجہ بشہادتِ قرآن عزیز نکلتا ہے کہ صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک افضل امت ہیں **وهو المقصود و كفى بالله شهيدا** (۲)۔

تنبیہ (۱): جس طرح علماء کے اس استدلال سے صدیق کی افضیلت ثابت ہوئی یوں ہی یہ معنی بھی خوب روشن ہو گئے کہ مناطِ افضیلت اکرمیت عند اللہ ہے، اور خدا کے نزدیک عزت ووجاہت وقدر ومنزلت کا زیادہ ہونا، نہ وہ جو حضراتِ متفضیہ

---

(۱) پ ۱۹، سورۃ الشعراء، آیت ۱۰۹ (۲) ترجمہ: اور یہی مقصود ہے اور اللہ تعالیٰ گواہ کافی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

اپنی خیالی قینچیوں سے ہوائی پھول تراشتے ہیں کہ مناط کثرتِ لذائذ جنت یا اوّلیت فی الخلافۃ وغیرہا امورِ کم وقعت ہیں۔

تنبیہ (۲): آیۂ کریمہ جس طرح افضلیتِ صدیق پر دلیل ساطع، یونہی ان کے عرفانِ الٰہی وولایتِ ذاتی ☆ میں کافۂ امت سے زیادت پر برہانِ قاطع کہ بداہتِ ایمانی شاہد کہ کم رتبہ کا ولی ہرگز ہرگز اعلیٰ درجہ کے ولی سے اکرم عنداللہ وکثیر العز والجاہ نہیں ہوسکتا، اوراس کا انکار محض مکابرہ، اب نہیں معلوم جنہیں صدیق کے اعرف باللہ واعظم الاولیاء ہونے میں تردد ہے آیۂ کریمہ سے انکار کر جائیں گے یا ولی ادنی کا ولی اعلی سے اکرم عنداللہ ہونا تسلیم فرمائیں گے ہم ان شاء اللہ اس مبحث کی غایت تنقیح فصل سابع میں برسرِ توضیح لائیں گے ﴿فانتظروا انی معکم من المنتظرین ٥ (۱)﴾ (۲)

اشتباہ: حضراتِ تفضیلیہ کو جب کہ آیت میں لفظ اتقیٰ جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر محمول کرنے سے مفر نہ ملی، ناچار باعانتِ واہمہ یہ تقریر تراشی کہ یہاں اتقیٰ سے مجرد تقی مراد ہے یعنی پرہیزگار، نہ وہ کہ اپنے سب ماسوا سے پرہیزگارتر

☆ قولہ ولایتِ ذاتی، اس لئے کہ ولایتِ متعدیہ میں حضرت مولیٰ کا تقدم سبھی کو مسلم ۱۲ منہ

---

(۱) ترجمۂ کنزالایمان: تو راستہ دیکھو میں بھی تمہارے ساتھ دیکھتا ہوں۔

(۲) پ ۸، سورۃ الاعراف، آیت ۷۱۔

marfat.com
Marfat.com

ہو کہ آخر تقوائے صدیق تقوائے حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے بالیقین کم تھا تو ان پر لفظِ اتقیٰ کا بمعنی متبادر اطلاق کیوں کر درست ہوتا اور جب تقی مراد لے لیا تو اب (آیۃ) کریمہ کو تفضیل سے کچھ علاقہ نہ رہا۔

انتباہ: اس حرکتِ مذبوحی کی تسکین شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ☆ نے تفسیر فتح العزیز میں کی ہے ہم اول ان کی عبارت التقاطاً نقل کر کے

☆سمعت حضرة شيخي رضي الله تعالىٰ عنه يقول سمعت حضرة شيخنا رضي الله تعالىٰ عنه يقول شاه عبد العزيز عماد الاسلام وحدثنا المولىٰ ابو الحسين السيد احمد النوری مدظله العالی عمن حدثه عن المولىٰ العظيم سيدنا الاحمد اچھے ميان المارهری رضي الله تعالىٰ عنه انه قال ظاهر الشاه عبد العزيز يساوی باطني وباطنه يعدل بظاهری فناهيک به فضلاً وشرفاً والله اعلم ۱۲منہ(۱)

---

(۱) ترجمہ: میں نے اپنے شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے سنا کہ ہمارے شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے: شاہ عبدالعزیز اسلام کے ستون ہیں، اور ہم سے بیان کیا ہمارے سردار ابوالحسین سید احمد نوری مدظلہ العالی نے، انہوں نے روایت کیا اس شخص سے کہ جس نے سید احمد اچھے میاں مارہروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ وہ فرماتے ہیں: شاہ عبدالعزیز کا ظاہر میرے باطن کے مساوی ہے اور ان کا باطن میرے ظاہر کے مساوی ہے، تمہارے لئے ان کا شرف وفضیلت کافی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

پھر اپنی رائے اظہار کریں گے، اعتراضِ تفضیلیہ ذکر کرکے فرماتے ہیں ''اہلسنت جواب میگویند کہ اتقی را بمعنی تقی گرفتن خلاف لغتِ عربیت ست پس حملِ کلام الٰہی کہ قرآن عربی ست بران درست نباشد وضرورتے کہ دریں حمل بیان کردہ اند مندفع ست بآنکہ کلام در سائر ناس ست نہ در پیغمبران علیہم الصلوٰۃ والسلام زیرا کہ از شریعت معلوم ست کہ پیغمبران در کرامت ☆ ومنزلت عنداللہ ممتاز ند آرنہار ابر سائر ناس وسائر ناس را بآنہا قیاس نتوان کرد پس عرفِ شرع در مقام بیانِ تفاضل وافزونی مراتب این قسم الفاظ را مخصوص بامت می سازد وتخصیص عرفی از تخصیص ذکری قوی تر ست واز بعضے بزرگانِ اہل سنت شنیدہ شد کہ می فرمودند اتقی در ینجا بمعنی خود ست یعنی کسی کہ افزون باشد در تقوی از کل ماعدائے خود خواہ پیغمبر وخواہ امت لیکن مخصوص۔۔۔نے ست کہ در قید حیات باشند پس حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ مصداق این کلمہ در آخر عمر خود کہ اوان خلافت ایشاں بعد از رحلت آنحضرت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بودمی تواند شد وحضرت عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام چون مرفوع برآسمان اند حکم اموات دارند واتقی را لازم نیست کہ در ہر وقت ونسبت بہر کس از احیا واموات افزوں تر در تقوی باشد والا ہیچ کس را اتقی گفتن راست نیاید چہ در زمان طفولیت تقوی متصور نیست ودر ہر منصب محمود شرعی اعتبار بہ آخر عمر ست مثل صلاح وفسق وغوثیت وقطبیت وولایت و نبوت ولہذا کسانے را کرد رآخر عمر باین مراتب مشرف شدہ اند بالفاظ

☆ این کلمہ ہم صریح ست دران کہ کلام در افضلیت بمعنی زیادت کرامت ووفور منزلت واقع شدہ است ۱۲ منہ (۱)

marfat.com
Marfat.com

این مراتب یاد میکنند اگر چه در اول عمر این مراتب بآنہا حاصل نبود پس اتقی کسے ست کہ در آخر عمر کہ وقت اعتبار اعمال ہست از دیگر موجودین در تقوی افزون باشد و بہ یثبت المدعی بلا تکلف و بلا تاویل انتہی کلامہ مع بعض اختصار **اقول** و ربی یغفر لی جملۂ اخیرہ کہ از بعضے بزرگان اہلسنت نقل فرمودہ در وخدشہائے چند بخاطر مستمند می رسد و از انہا انچہ تعلق بمقام دارد این ست کہ حدیث اعتبار بآخر اعمار نمودن و در نعوت و اوصاف ہم بران مدار کار رو اشتن یکسر مسلم اما خرد گواہ کہ چون کسے را از احیائے موجودین بوصفے از اوصاف یاد می کنند اتصافش بدان وصف ہم در حال مفہوم می شود نہ آنکہ در مآل اینچنین خواہد گشت و مادامیکہ قرینۂ بر قصد خلاف قیام نپذیرد ہمین معنی باذہان و خواطر جائے می گیرد و التبادر دلیل الحقیقۃ پس اتقے را بر کسیکہ در زمانۂ آئندہ اینچنین خواہد بود حمل نمودن از حقیقت گذشتن و راہ مجاز پیمودن ست و معلوم ست کہ تا حقیقت راست آید باب تجوز ہرگز نکشاید و اینجا حقیقت بے تکلف و مشقت تخصیصے کہ خود در اذہان متمکن ست و در افادۂ مقصود از ملفوظ بہیچ وجہ کمتر نیست بلکہ اقوی و اسرع الی الافہام ست ولہذا عام را از درجۂ قطعیت فرو دنیارد خود راست ☆ بر کرسی صحت می نشیند پس حاجت مصیر بسوئے مجاز چیست و باعث بر وکیست و اینچنین تخصیص را بتکلف شمردن عجب تر از ہر عجب چہ اینگونہ تخصیصات در نصوص شرعیہ بیش از بیش شائع و

☆ نکتہ این ست کہ بر تقریر آن بزرگ لفظ اتقی بمعنی من سیکون کذا گرفتہ می شود و این صریح مجاز ست و بر تقریر ما لفظ بر معنی خود ست و عام نیست کہ حاجت بہ۔۔۔۔

marfat.com

Marfat.com

ذائع ست اگر اینہا ھمہ تکلف باشدای بسا کلامی کہ بے تکلف راست نیایندواین نوع کلام ساقط از پایہ متانت بود وحاشاہ عن ذلک معہذا مجاز راقرینہ درکار وقرینہ خودجزین تخصیص چیست پس برین تخصیص اتکال نمودہ کلام را برحقیقت وی داشتن اولے کہ بدلالت او درزمین سخن تخم تجوز کاشتن علاوہ برین ازیں تقریر بدین تقدیر دلیل درافادۂ مدعا قصوری کند کہ از وبذروۂ ثبوت نہ رسد مگر افضلیت صدیق از کسانیکہ در زمانہ خلافتش بلکہ درآخرین ساعت عمرش بقید حیات بودند نہ از انان کہ پیش از وی بکنج لحد آسودند وتواند کہ یکے از انہا اتقی وافضل از صدیق بودہ باشد ونیز این کلام را درمعرض مدح وثنائے صدیق آوردہ اند رضی اللہ تعالیٰ عنہ غالب ومدح نباشد مگر بوصفے خاص واین وصف برنہجے کہ آن بزرگ تقریر نمودہ ہیچک خصوصیتے بذات پاکش ندارد کہ حضرات فاروق وذوالنورین ومرتضی ابوالحسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمہ ہا درآخر عمرخود شان ہمچنین بودہ اند بلکہ در ہر قرن وہر طبقہ تاروز قیامت بندۂ از بندگان خدا متصف بدین وصف باشد **کما لا یخفی فتبصر و تشکر وفی عظم آلاء اللہ فتفکر واللہ سبحنہ وتعالی اعلم** (۱)

---

(۱) ترجمہ: اہلسنت اس کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اتقی کو متقی کے معنی میں لینا لغتِ عرب کے خلاف ہے پس کلامِ الٰہی کو اس معنی پر محمول کرنا درست نہیں اور اس کو اس معنی پر محمول کرنے کی ضرورت اس بات سے مندفع ہو جاتی ہے کہ یہاں پر کلام بقیہ لوگوں کے بارے میں کیا گیا ہے پیغمبرانِ عظام کے بارے میں نہیں کیا گیا کیونکہ شریعت کے اندر یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ پیغمبرانِ

marfat.com
Marfat.com

عظام (مخلوق سے) بزرگ و برتر ہیں☆ ان کا مرتبہ عند اللہ امتیازی ہے لہٰذا ان کو تمام مخلوق پر اور تمام مخلوق کو ان پر قیاس نہیں کرنا چاہیے۔ پس عرفِ شرع میں فضیلت کو بیان کرنے اور مراتب کی افزونی کو بیان کرنے کے مقام میں امت کے لیے اس قسم کے الفاظ کو مخصوص کیا گیا ہے نیز تخصیصِ عرفی تخصیصِ ذکری سے زیادہ قوی ہے۔ بعض بزرگانِ اہلسنت سے سنا گیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ اتقیٰ یہاں اصلی معنی میں مستعمل ہے یعنی اپنے علاوہ ہر ایک سے پرہیزگاری میں زیادہ ہونا خواہ پیغمبر ہو یا امت، لیکن ان سے مراد وہ لوگ ہیں جو اس وقت حیات تھے پس حضرت ابوبکر صدیق اپنی آخری عمر میں اس کلمہ کے مصداق تھے کہ حضور کے وصالِ ظاہری کے بعد خلافت آپ کے لیے ہو، اور حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و علیہ الصلاۃ والسلام آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور یہ (اٹھانا) بھی موت کے حکم میں ہے (اگرچہ ابھی ان کا وصال ظاہری نہیں ہوا)۔ اتقیٰ ہونے کے لئے ضروری نہیں کہ وہ ہر لحظہ زندوں اور مردوں میں سے تقویٰ میں افزوں تر ہو ورنہ کسی ایک کو بھی اتقیٰ کہنا درست نہ ہو، عہدِ طفولیت میں تقویٰ تو متصور ہی نہیں اور ہر نیک منصب میں شرعی اعتبار آخری عمر کے لحاظ سے ہے جیسے صلاح، فسق، غوثیت، قطبیت، ولایت اور نبوت وغیرہ لہٰذا جو بھی جو آخری عمر میں ان مراتب سے مشرف ہوئے تو ان کو ان الفاظِ مراتبہ سے یاد کیا گیا اگرچہ یہ مراتب ان کو اول عمر میں حاصل نہ تھے۔ پس اتقیٰ وہ ہے جو آخری عمر میں ہو اور یہی وقت اعمال کے اعتبار کا وقت ہے، ان دیگر موجودین سے جو تقویٰ میں افزوں ہوں اور اس سے مدعیٰ بغیر کسی تکلف و تاویل کے ثابت ہوا۔ بعض بزرگانِ اہلسنت کا کلام کچھ اختصار کے ساتھ ختم ہوا۔

☆ ترجمہ: اور یہ کلمہ بھی اس بات کی صراحت کرتا ہے کہ جو کلام افضلیت کے بارے میں کیا گیا ہے اس سے مراد زیادتی کرامت و منزلت ہے۔

marfat.com

Marfat.com

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں، میرا رب میری بخشش فرمائے ،جملۂ اخیرہ جس کو بعض بزرگانِ اہلسنت سے نقل کیا گیا ہے اس میں کئی خدشات ہیں اس میں چند خدشات بندۂ بے نوا کے دل میں پیدا ہوئے ان میں سے ایک یہ ہے کہ اگرچہ مقام کے لائق ازروئے حدیث یہ ہے کہ اعمال واوصاف (خوبیوں) کا دارومدار آخری عمر پر ہے (اس میں شک کی گنجائش نہیں) لیکن عقل گواہ ہے کہ جب موجود زندوں میں سے کسی شخص کو کسی وصف وخوبی سے متصف کرتے ہیں تو اس سے یہی مفہوم نکلتا ہے کہ فی الحال وہ شخص اس وصف وخوبی سے متصف ہے نہ کہ مستقبل میں وہ اس وصف سے متصف ہوگا اور جب تک اصل معنی (مقصود) کے خلاف کوئی قرینہ نہ پایا جائے تو اصل معنی ہی قلوب واذہان میں متمکن (برقرار) رہتا ہے۔

پس اتقی کو کسی ایسے معنی پر محمول کرنا جو آئندہ زمانہ میں ہوگا تو یہ حقیقت کو چھوڑ کر مجازی معنی اختیار کرنا ہے اور یہ بات واضح ہے کہ جب تک حقیقی معنی لینا درست ہو تو مجازی معنی مراد لینا صحیح نہیں اور اس جگہ حقیقت بغیر کسی تکلف ومشقت کے تخصیص کے ساتھ خود اذہان میں متمکن ہے اور افادۂ مقصود میں ملفوظ سے کسی وجہ سے کم نہیں بلکہ اقوی اور فہم کی طرف جلدی سبقت کرنے والا ہے اس لیے کسی عام کو درجہ قطعیت سے نیچے نہیں لایا جائے گا۔☆ اگر اس بات کو مان لیا جائے تو مجاز کیطرف جانے کی حاجت کیا ہے اور اس کا باعث کیا ہے اس طرح کی تخصیص کو تکلف شمار کرنا ہر عجب سے عجب تر ہے کیا اس قسم کی تخصیصات نصوصِ شرعیہ میں بیش از بیش شائع وذائع نہیں؟

☆ نکتہ یہ ہے کہ اس تقدیر پر لفظ اتقی "من سیکون کذا گرفتہ" (جو عنقریب بزرگی کو اختیار کرے گا) کے معنی میں ہوگا اور یہ صراحۃً مجاز ہے اور اس تقریر پر لفظ "اتقی" اپنے حقیقی معنی پر ہے عام نہیں ---

marfat.com
Marfat.com

اگران سب کے باوجود یہ تکلف ہے تو بسا اوقات بے تکلف کلام درست نہیں ہوتا اور کلام کی یہ قسم پایۂ متانت سے گر جاتی ہے اللہ اس سے بچائے باوجود اس کے مجاز کے لیے قرینہ درکار ہے اور خود قرینہ اس تخصیص کے علاوہ کیا ہے؟ پس اس تخصیص پر اشکال وارد ہوگا لہذا کلام کو اس کی حقیقت پر رکھنا اس بات سے اولی ہے کہ اس کی دلالت کے لیے زمینِ سخن میں مجاز کا بیج بویا جائے اس کے علاوہ یہ تقریر اس تقدیر کے ساتھ دلیل ہے کہ کتاب کرنیوالے کے مدعا کے فائدہ دینے میں اس سے بلند اور ثبوت نہیں مگر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اپنے زمانہ خلافت میں تمام سے بلکہ اپنی عمر کی آخری گھڑی تک اس افضلیت کے ساتھ متصف رہے نہ کہ ان سے جو قبروں میں آرام فرما ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کوئی ایک حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اتقی وافضل ہو نیز اس کلام کو حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی تعریف وتوصیف کے مقام میں لایا گیا ہے اور ان کی مدحت اور غالب ہونا ایک خاص وصف کی وجہ سے ہے اور یہ وصف اس طریقے پر ہے کہ وہ بزرگ ہیں اس سے کم کوئی خصوصیت ان کی ذاتِ پاک نہیں رکھتی (بلکہ آپ اس سے اعلیٰ درجہ کے اوصاف کے ساتھ متصف ہیں) اور یہ کہ حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی اور ابوالحسنین حضرت علی رضی اللہ عنہم تمام اپنی آخری عمر میں اس شان کے ساتھ متصف تھے بلکہ تا قیامت ہر زمانہ اور ہر طبقہ میں بندگانِ خدا میں سے کئی ایک اس وصف کے ساتھ متصف ہوں گے۔

marfat.com
Marfat.com

آیتِ ثانیہ قال اللہ عز من قائل ﴿ثم اورثنا الکتاب الذین اصطفینا من عبادنا فمنھم ظالم لنفسہ ومنھم مقتصد ومنھم سابق بالخیرات باذن اللہ ط ذلک ھو الفضل الکبیر o﴾(۱) پھر ہم نے وارث کیا کتاب کا ان کو جنہیں چن لیا اپنے بندوں میں سے، پس کوئی ان میں اپنی جان پر ستم کرنے والا ہے اور کوئی بیچ کی چال چلنے والا اور کوئی آگے بڑھ جانے والا ہے بھلائیوں میں، خدا کی پروانگی سے یہی ہے بڑی فضیلت۔

اقول وباللہ التوفیق آیتِ کریمہ میں چنے ہوئے بندوں سے یہ امتِ مرحومہ مقبولہ محمدیہ مصطفویہ علیہ وعلیہم الصلوۃ والتحیہ مراد جسکی حق سبحانہ وتعالیٰ نے تین قسمیں فرمائیں۔ایک وہ جو خدا کی نافرمانیوں سے اپنی جان پر ستم اور اسے مبتلائے دردوالم کرتے ہیں جیسے ہم گناہ گار سیاہ کار معاصی میں منہمک لیل ونہار جن کا سوا ارحم الراحمین کی رحمت اور شفیع المذنبین علیہ الصلوۃ والتسلیم کی شفاعت کے کہیں ملجاوماوا اور بجز مژدۂ جانفزائے **قی فی البعث مد کلاھما عن ابن عمر "ظالمنا مغفور لہ(۲)"**(۳) اور نوید غمزدائے **ھس عن ابی الدرداء بسند صحیحہ**

---

(۱) پ۲۲، سورۃ فاطر، آیت ۳۲

(۲) ترجمہ: ہماری امت کے گناہ گاروں کی بخشش کی جائے گی۔

(۳) کتاب البعث والنشور، حدیث ۵۹-۶۰، دار الفکر، بیروت

marfat.com
Marfat.com

العلماء ''الظالم لنفسه یحاسب حسابا یسیرا ثم یدخل الجنة (۱)''
(۲) کے کوئی دل تھامنے اور امید بندھانے والا نہیں فحسبنا اللہ ورسولہ انہ
ھو الرؤف الرحیم (۳)۔
دوسرے وہ میانہ رو کہ ﴿خلطوا عملا صالحا و آخر سیئا ط (۴)﴾
(۵) جن کی حکایت حال ہے کہ اگر گناہ کرتے ہیں تو نیکیاں بھی رکھتے ہیں انہیں
حدیث میں **فی مدنا** جی اور **مس** ''یدخل الجنة بغیر حساب (۶)''(۷)
فرمایا۔ جعلنا اللہ منھم برحمتہ انہ ھو الغفور الرحیم (۸)
تیسرے وہ اعلیٰ درجہ کے مطیع ومنقاد سراپا اہتدا ورشاد جو حسنات کی طرف

---

(۱) ترجمہ: اپنی جان پر ظلم کرنے والے (مسلمان) کا آسان حساب ہوگا پھر جنت میں داخل ہو جائے گا۔
(۲) کنز العمال، کتاب التفسیر، سورۃ فاطر، حدیث ۴۵۶۴، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲/ ۲۰۵
(۳) ترجمہ: ہمیں اللہ اور اس کا رسول کافی ہے، بے شک وہ رؤف اور رحیم ہیں۔
(۴) ترجمہ کنز الایمان: ملایا ایک کام اچھا اور دوسرا برا۔
(۵) پ ۱۱، سورۃ التوبہ، آیت ۱۰۲
(۶) ترجمہ: بغیر حساب جنت میں داخل ہوگا۔
(۷) کنز العمال، کتاب التفسیر، سورۃ فاطر، حدیث ۴۵۶۳، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲/ ۲۰۵
(۸) اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمت سے ان میں سے بنائے، بے شک وہ غفور رحیم ہے۔

marfat.com
Marfat.com

مسارعت کرتے اور میدانِ خیرات میں قصب السبق لے جاتے ہیں ان کی نسبت ان کا مالک مہربان فرماتا ہے ﴿ذلک هو الفضل الکبیرo﴾ (۱) فضل کبیر و بزرگی عظیم انہیں کو حاصل، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سب بنسبت بقیۂ امت اسی قسم میں داخل لہذا وہی فضیلتِ عالیہ لے گئے اور ساداتِ امت قرار پائے اب تلاش کرنا چاہئے اسے جو گروہِ صحابہ میں سرفراز اور اس صفتِ شریفہ کے ساتھ ممتاز ہو کہ بحکمِ آیۂ کریمہ افضلیتِ مطلقہ اسی کا بہرۂ خاصہ، لیکن ہم جو غور کرتے اور کان لگا کر سنتے ہیں تو دربارِ دربار رسالت سے پیہم ارکینِ دولت وعمائدِ سلطنت بلکہ خود اس بادشاہِ عرش بارگاہ علیہ الصلوۃ والسلام من اللہ کی نور افشاں صدائیں گوشِ دل کو اپنی شعاع ریزیوں سے معدنِ انوار و منزلِ اقمار کر رہی ہیں کہ ہاں وصفِ مذکور میں اس بارگاہِ اکرم کے وزیرِ اعظم یعنی جنابِ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سب پر تفوقِ ظاہر و تقدمِ باہر ہے حتی کہ سباق بالخیرات اس ذات جامع البرکات کا نام قرار پایا اور صیغۂ مبالغہ نے لطف تازہ دکھایا، **فقد اخرج ابو یعلی عن ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ ''قال کنت فی المسجد اصلی فدخل رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ومعہ ابو بکر وعمر فوجدنی ادعو فقال سل تعطہ ثم قال من اراد ان یقرء القرآن غضا طریا فلیقرء بقراءۃ ابن ام عبد فرجعت الی منزلی فاتانی ابو بکر فبشرنی ثم اتانی عمر فوجد ابا بکر**

---

(۱) پ ۲۵، سورۃ الشوریٰ، آیت ۲۲

marfat.com
Marfat.com

خارجا قد سبقه فقال انک لسبّاق بالخیر "(۱) یعنی حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں نماز پڑھتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تشریف لائے اور حضور کے ہمراہ صدیق وفاروق تھے پس حضور نے مجھے دعا کرتے پایا فرمایا مانگ تجھے دیا جائے گا پھر فرمایا جو شخص قرآن کو تر وتازہ پڑھنا چاہے وہ ابنِ ام عبد یعنی عبداللہ بن مسعود کی قراءت پر پڑھے، بعدہ میں اپنے گھر لوٹ آیا صدیق آئے اور مجھے اس دولتِ عظمٰی کے حصول اور حضور کے ان کلمات ارشاد فرمانے کا مژدہ دیا پھر فاروق آئے تو ابو بکر کو نکلتے پایا کہ پہلے ہی خوشخبری دے چکے ہیں پس عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے صدیق سے کہا بے شک آپ سبّاق بالخیر اور نیکیوں میں نہایت پیشی لے جانے والے ہیں۔

واخرج ابو بکر بن ابی شیبة من حدیث عمر رضی الله تعالی عنه فی قصة سقیفة بنی ساعدة فی حدیث طویل انه "قال یا معشر الانصار یا معشر المسلمین ان اولی الناس بامر رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بعده ثانی اثنین اذ هما فی الغار ابو بکر ن السبّاق المبین "(۱) یعنی امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا اے گروہِ انصار اے جماعتِ مسلمین بے شک امرِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کے بعد زیادہ مستحق دوسرا

---

(۱) مسند ابی یعلی، مسند ابی بکر الصدیق، حدیث ۱۷۔۱۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱/۲۹

(۱) کنز العمال، الباب الاول فی خلافة الخلفاء، حدیث ۱۴۱۳۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۵/۲۵۷

marfat.com
Marfat.com

ان دو کا ہے جب وہ دونوں غار میں تھے ابوبکر سباق مبین جن کا خیرات میں بہت پیش لے جانا ظاہر وروشن ہے۔

اقول وربی یغفرلی یہ کلمہ حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجمعِ صحابہ میں سقیفۂ بنی ساعدہ میں فرمایا جب انصارِ کرام بقصدِ خلافت مجتمع ہوئے اور مہاجرین سے کہتے تھے ایک امیر ہم میں ایک تم میں، نزاع ومناظرہ نے طول کھینچا تھا طرفین سے بابِ استدلال وا تھا اس وقت فاروق نے فضائلِ جلیلۂ صدیق اور ان کا صاحب الغار وسباق بالخیرات ہونا اظہار اور اس سے استحقاقِ خلافت پر استظہار کیا کہ اسی کلمہ پر فیصلہ ہوگیا انصار خلاف سے باز آئے اور دستِ صدیق پر بیعت کی پس ثابت ہوا کہ صدیق کا ان اوصاف سے اتصاف تمام حاضرین کو مسلم ومقبول تھا ورنہ معرکۂ مباحثہ میں اسکے اذعان وقبول اور اس کی بنا پر منازعت سے رجوع وعدول کے کیا معنی تھے اور خود ارشادِ فاروقی میں لفظ مبین اس معنی پر دلیلِ مبین کہ صدیق کی نہایت سبقت بالخیرات روشن وبین ہے اور کون اس سے آگاہ نہیں۔

واخرج البخاری عن ابن عباس عن عمر " لیس فیکم من تقطع الاعناق الیه مثل ابی بکر" قال فی مجمع البحار ای لیس فیکم سابق الخیرات یقطع اعناق مسابقیه حتی یلحقه (۱) خلاصہ یہ کہ تم میں یہ شان سبقت بالخیرات کی صدیق ہی میں ہے کہ جو ان سے فضائل وحسنات میں

---

(۱) صحیح ابن حبان، ذکر الزجر عن الرغبۃ الخ، حدیث ۴۱۵، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱/۳۲۱

marfat.com
Marfat.com

مسابقت کرے پیچھے رہ جائے اوران تک نہ پہنچنے پائے۔

واخرج البزار عن عبد الرحمن بن ابی بکر" عن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهم زعم انه لم یرد خیرا قط الا سبقه الیه ابوبکر" یعنی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے کبھی کسی بھلائی کا ارادہ نہ کیا مگر یہ کہ ابوبکر اس کی طرف مجھ سے سبقت لے گئے۔(۱)

واخرج الطبرانی عن امیر المؤمنین علی رضی الله تعالیٰ عنه " قال والذی نفسی بیده ما استبقنا الی خیر قط الا سبقنا الیه ابو بکر "(۲) یعنی مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ہم نے کبھی کسی خیر ونکوئی کی طرف ایک دوسرے سے بڑھ جانا نہ چاہا مگر یہ کہ ابوبکر ہم سے اس کی طرف سبقت وپیش کر گئے۔

واخرج ابن عساکر عن عبد الرحمن بن ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنهما" قال قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حدثنی عمر بن الخطاب انه ماسابق ابا بکر الیٰ خیر الا سبقه ابو بکر(۳)"

---

(۱) کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الصدیق رضی اللہ عنہ، حدیث ۳۵۶۶۳، دار الکتب العلمیہ ، بیروت، ۱۲/۲۳۰

(۲) المعجم الاوسط، حدیث ۷۱۶۸، دار الکتب العلمیہ ، بیروت، ۵/۲۳۱

(۳) کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابۃ، حدیث ۳۵۶۱۶، دار الکتب العلمیہ ، بیروت، ۱۲/۲۲۳

marfat.com
Marfat.com

یعنی سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے عمر بن الخطاب نے بیان کیا کہ اس نے جب کسی خیر میں ابوبکر سے مسابقت کی ہے ابوبکر اس پر سبقت لے گیا۔

اقول و ربی یغفر لی فکرِ تدقیق اساس وطرزِ سخن شناس درکار ہے کہ اس حدیث کے اندازِ کلام کو پہچانے کس درجہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شانِ صدیق سے اعتناء اور ان کی سبقت بالخیرات کا اثبات منظور ہے تمام عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت اور ان کے کلامِ پاک کو دلیل وحجت کرتا ہے یہاں خود حضور سراپا نور کس پیار سے فرماتے ہیں ہم سے عمر بن الخطاب کہتا تھا کہ ہمارا ابوبکر سباق بالخیر ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہما وسلم۔

آیتِ ثالثہ قال ربنا ذوالفضل العظیم فی تنزیلہ العلی الحکیم ﴿ولا یأتل اولوا الفضل منکم والسعۃ ان یؤتوا اولی القربیٰ والمسٰکین والمھٰجرین فی سبیل اللہ ولیعفوا ولیصفحوا ط الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم o﴾(۱) اور قسم نہ کھائیں بڑائی اور گنجائش والے تم میں سے قرابت داروں اور محتاجوں اور خدا کی راہ میں گھربار چھوڑنے والوں کو دینے کی اور چاہیے کہ بخش دیں اور درگذر کریں کیا تم دوست نہیں رکھتے کہ خدا تمہیں بخشے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیثِ صحیحہ سے ثابت کہ آیت میں **اولوا الفضل** کا خلعتِ گراں قیمت

---

(۱) پ ۱۸، سورۃ النور، آیت ۲۲

marfat.com
Marfat.com

صدیق اکبر کو عطا ہوا فقد اخرج الامام البخاری عن ام المؤمنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا فی حدیث الافک الطویل" قالت فلما انزل اللہ هذا فی براء تی قال ابوبکر ن الصدیق و کان ینفق علی مسطح بن اثاثة لقرابته منه وفقره واللہ لاانفق علی مسطح شیئا ابدا بعد الذی قال فی عائشة ما قال فانزل اللہ ﴿ولا یأتل اولوالفضل منکم والسعة﴾ الآیة(۱)قال ابوبکر واللہ انی لاحب ان یغفر اللہ لی فرجع الی مسطح النفقة التی کان ینفق علیه وقال واللہ لا انزعها منه ابدا"(۲)

حاصل یہ کہ حضرت مسطح بن اثاثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فقراء مہاجرین سے تھے اور صدیق کے رشتہ دار اور صدیق بوجہ ان کی فقر و قرابت کے ان کی خبر گیری کرتے اور بسلوک وانفاق پیش آتے، جب بلائے افک میں مبتلا ہوئے اور حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ نے دامنِ عفت مامن محبوبہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہا کی طہارت اور ہرلوث سے اس کی براءت دس آیتیں نازل کر کے ظاہر فرمائی، صدیق نے قسم کھائی اب مسطح کو کچھ نہ دوں گا اللہ جل جلالہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ فضل و وسعت والے اہل قرابت ومساکین ومہاجرین پر انفاق کی قسم نہ کھائیں اور ان کی اس خطا سے جو نادانستگی میں اتفاقاً صادر ہوگئی درگذریں معاف کریں آخر وہ بھی تو ہماری بخشش کے

---

(۱) پ۱۸، سورۃ النور، آیت ۲۲

(۲) صحیح البخاری، کتاب الشہادات، باب تعدیل النساء، حدیث ۲۶۶۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲/۲۰۰

marfat.com
Marfat.com

طلبگار ہیں جب صدیق نے یہ ارشاد سنا کہا خدا کی قسم میں دوست رکھتا ہوں کہ اللہ مجھے بخشے اور جو ادرار مسطح کا مقرر تھا جاری فرمایا اور قسم کھائی کبھی بند نہ کروں گا۔

اب عقلِ سلیم غور کرے کہ صحابہ کرام سب اولوا الفضل اور بزرگی والے تھے قرآن عزیز میں بالتخصیص جنابِ امام المتقین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس صفت سے یاد فرمانا دلیلِ واضح ہے کہ یہ وصف ان کی ذات سے ایک خصوصیتِ خاصہ رکھتا ہے اور جو افضلیت انہیں حاصل دوسرے کو نہیں جیسا کہ تمام صحابہ شرفِ صحبت سے مشرف تھے مگر لفظ صاحبی کہ بیسیوں حدیثوں میں آیا خاص اسی جناب گردوں قباب کے لئے ہے کہ جیسی صحبت انہیں ملی دوسرے کو میسر نہ ہوئی، سولہ برس کی عمر سے رفاقتِ حضور اختیار کی عمر بھر حاضرِ دربار و شریکِ ہر کار و مونس لیل و نہار رہے بعدِ وفات کنارِ جاناں میں جا پائی روزِ قیامت حضور کے ہاتھ میں ہاتھ محشور ہوں گے حوضِ کوثر پر ہم راہِ رکاب رہیں گے پھر فردوسِ اعلیٰ میں رفاقتِ دائمی ہے عارف سنی حکیم سنائی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں۔ ؎

بود چندانِ کرامت و فضلش — کہ اولوا الفضل خواند ذوالفضلش

روز و شب ماہ و سال در ہمہ کار — **ثانی اثنین اذ ھما فی الغار**

صورت و سیرتش ہمہ جان بود — زان ز چشم عوام پنہاں بود (۱)

---

(۱) وہ (یعنی صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تو ایسے بزرگ اور فضیلت والے ہیں کہ ان کو علم و دانش کی برتری والا اور ذو الفضل کہا جاتا ہے روز و شب ماہ و سال بلکہ تمام کاموں میں وہ "ثانی اثنین اذ ھما فی الغار" ہیں (یعنی ہمیشہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہیں)۔ لیکن ان کی صورت و سیرت بلکہ تمام سراپا کی چمک دمک لوگوں کی نظروں سے پنہاں رہی۔

marfat.com
Marfat.com

اقول وباللہ استعین اگرصرف لفظِ اولو االفضل پراکتفاء ہوتا تو شاید وہ عقولِ دانیہ جو ہمیشہ دست مال اوہام رہتی ہیں احتمال پیدا کرتیں کہ قاعدۂ بلاغت ہے جب کسی سے کوئی کام لینا اور اس پر اسے تحضیض واغرا مقصود ہوتا ہے مخاطب کے اوصاف سے وہ وصف جو اس کام پر حامل ہو بیان کیا جاتا ہے تا(کہ) اس کے قلب کو اشتعالک اور داعیۂ اطاعت کو انبعاث ہو مثلاً معرکۂ قتال میں کہیں ہاں بہادر وہی وقت جانبازی وترکتازی کا ہے یا انفاقِ مال کی ضرورت میں اے جواد وہی زمانہ سخا پروری ونام آوری کا ہے اس سے مخاطبین کا ان اوصاف سے اختصاص نہیں سمجھا جاتا مگر قرآنِ مجید وفرقانِ حمید وہ کلام بلاغت نظام ہے کہ کسی معاند خواہ مشکک کے لئے حجت نہیں چھوڑتا لفظِ منکم نے اس احتمال کی قطعِ عرق فرمادی صدیق کو صرف بڑائی والا نہیں کہتے بلکہ فرماتے ہیں تم میں کا بڑائی والا یعنی تم سب اربابِ فضل وکرامت ہو اور وہ تم سب میں فضل وبزرگی والا ہے غلاموں کے سردار سب ہوتے ہیں پوری سرداری اس کی جو سرداروں کا سردار ہو۔

ثم اقول وربی یغفرلی شاید خار واہمہ کی خلش پھر عود کرے اور یوں نقضِ اجمالی سے خلجان بڑھائے کہ بعینہ یہی تقریر معطوفِ فضل یعنی سعتِ مال میں جاری حالانکہ صدیق اغنی الصحابہ نہ تھے بعض اصحابِ کرام مثل حضرت ذی النورین وجناب عبدالرحمٰن بن عوف وثابت بن قیس بن شماس وغیرہم رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین ان پر تونگری وفراخیٔ مال میں فائق تھے تو اس ثوران وہم کی تسکین کے لئے ہماری اس تقریر کا منتظر رہا چاہئے جو باب ثانی کی فصل ۔۔۔ میں زیور گوشِ مشتاقین ہوگی کہ

marfat.com
Marfat.com

ان شاء اللہ تعالیٰ ہم وہاں ثابت کر دیں گے کہ مالِ صدیق گو اکثر الاموال نہیں مگر افضل الاموال ہے اسلام کو جس قدر ان کے مال سے نفع پہنچا کسی کے مال سے نہ پہنچا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جتنا ان کا مال کام آیا کسی کا نہ آیا یہاں تک کہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس جناب کو خیر المسلمین مالا(۱) فرمایا اور بے شک خدا کے نزدیک تعدادِ زر و سیم محض بے وقعت، مال وہ ہے جو اس کی راہ میں صرف اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں پر نثار ہو ورنہ مال نہیں سوءِ مآل ہے اور طول آمال سے کمال اعمال کی جی کا وبال، پس جس کا مال اس وصف میں ممتاز تر وہی عند اللہ سعت مالی میں سرفراز تر اسی لئے برّ والدین وصلۂ رحم کو فرمایا اس سے عمر زیادہ ہوتی ہے اور ۔۔۔کی نسبت ارشاد ہوا کہ اس سے گھٹتی ہے حالانکہ جف القلم بما ھو کائن (۲) مقادیر میں کمی بیشی کو راہ نہیں تو بات یہ ہے کہ وہ نیکیاں طیبِ اوقات و توفیقِ خیرات کی موجب ہیں اور یہ سیئہ محقِ برکت و ظلمتِ وقت و تزیینِ سیآت کی باعث، اور وہ ساعتیں جو سیرتِ مرضیہ پہ گذریں اگر چہ انفاس چند ہوں کثیر شہیر اور جو گھڑیاں عیاذاً باللہ بری حالت پر کٹیں اگر چہ صدہا سال ہوں محض بے برکت گویا کچھ نہ تھا اسی طرح کثرت و قلتِ مال، واللہ اعلم بحقائق الحال فاستقر عرش التحقیق علی ما اردنا من تفضیل الصدیق رضی اللہ

---

(۱) ترجمہ: مال کے اعتبار سے سب سے بہتر ہیں۔

(۲) ترجمہ: جو ہونا ہے اس کو لکھ کر قلم خشک ہو گیا۔

marfat.com
Marfat.com

تعالی عنہ (۱)۔

آیتِ رابعہ: قال اللہ جل ذکرہ ﴿الذی جاء بالصدق و صدّق بہ اولئک ھم المتقون○﴾ (۲) جو سچ لایا اور جس نے اس کی تصدیق کی وہ لوگ پرہیزگار ہیں امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں، **عس** ☆ ''الذی جاء بالحق محمد صلی اللہ علیہ وسلم والذی صدق بہ ابو بکرن الصدیق'' (۳) جو حق لائے وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جس نے اس کی تصدیق کی وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ۔

اقول اب نظرِ باریک بین کو اجازتِ غور و تعمق دیا چاہئے کہ اس آیۂ کریمہ سے صدیق کا فضل تقوی میں تمامۂ امت سے اکمل ہونا کیسے روشن طور پر ثابت جس

☆قال عس ھکذا الروایۃ بالحق ولعلھا قرائۃ لعلی رضی اللہ تعالی عنہ ۱۲ منہ

---

(۱) ترجمہ: اللہ تعالیٰ حقائق حال کو بہتر جانتا ہے، جیسا کہ ہم نے تفضیلِ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ارادہ کیا تھا عرشِ تحقیق مستقر ہوگیا۔

(۲) پ۲۴، سورۃ الزمر، آیت ۳۳

(۳) کنز العمال، کتاب الاذکار، فصل فی التفسیر، سورۃ الزمر، حدیث ۴۵۷۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲/ ۲۰۷

marfat.com
Marfat.com

میں سوا منکر مکابر کے کسی کو مجالِ جدال نہیں اول تو وہی تخصیص کہ صحابہ کرام سب خیار و اصفیا وار بابِ دیانت واتقا تھے مگر صدیق سا تقوی کسی کا تھا تو اس کا ذکر کیوں متروک ہوا اور رب العلمین کی اس خاص گواہی سے اسے کیوں نہ بہرہ ملا۔

دوسرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پاک کے ساتھ ان کا ذکر کرنا اور گویا یوں فرمانا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر متقی ہیں اس کلمہ کی قدر وہی جانے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتِ شان ورفعتِ مکان سے آگاہ ہے خیال تو کرکس کے ساتھ ذکر ہوتا ہے اور ایک وصف میں جمع کیا جاتا ہے انصاف شاہد ہے کہ جب تک تقوائے صدیق اتقائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسرے درجہ میں نہ رکھا ایسا ہرگز ارشاد نہ کیا اور آیتِ اولی میں گذرا کہ مزیتِ تقوی موجب افضلیت ہے اسی طرح انہیں صفتِ تصدیق سے یاد کرنا بھی یہی بتارہا ہے کہ یہ وصف ان کی ذات سے خصوصیتِ خاصہ رکھتا ہے گویا ارشاد ہوتا ہے کہ صدیق کو عملا واعتقادا دونوں طرح سب پر تفضیل ہے **وناهیک بالقران حکما**(۱)۔

آیتِ خامسہ :قال عز ذکرہ ﴿لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل ط اولئک اعظم درجة من الذین انفقوا من بعد وقاتلوا ط﴾ (۲) برابر نہیں تم میں جس نے راہِ خدا میں خرچ کیا فتح مکہ سے پہلے اور

---

(۱) ترجمہ: تمہیں قرآن حاکم ہونے کے اعتبار سے کافی ہے۔

(۲) پ ۲۷، سورۃ الحدید، آیت ۱۰

marfat.com
Marfat.com

لڑا وہ درجہ میں بڑے ان سے جنہوں نے صرف کیا بعد فتح کے اور لڑے، آیۂ کریمہ **باعلی نداء منادی** کہ جنہوں نے ابتدائے اسلام میں جو زمانۂ ضعف وغربت تھا اپنی جان و مال سے اس کی امداد و اعانت کی وہ عند اللہ ان سے افضل جنہوں نے بعد اس کے غنا و شوکت وظہور وقوت وثبات وقرار وامن وانتشار کے قتال وانفاقِ مال کیا اب جسے تاریخ وقائع اسلام اور اس کے حالات ابتدائیہ پر وقوف ہے وہ بالیقین جانتا ہے کہ جیسے نازک اوقات میں اور جس حسن وخوبی کے ساتھ صدیق نے اسلام پر جان نثاری وسپرداری وپروانہ واری کی داد دی کسی سے نہ بن پڑی پھر بشہادتِ قرآن کون ان سے ہمسری کرسکتا ہے ہم **ان شاء اللہ العظیم** اس دلیل کی تفصیل وتشریح وتحقیق وتوضیح کی طرف باب ثانی کی فصل ۔۔۔ میں عود کریں گے۔ **فارتقب** (پس توانتظار کر۔ت)

آیتِ سادسہ: **قال تعالی وتقدس ﴿اهدنا الصراط المستقیم﴾** (۱) ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ حضرت خواجہ حسن بصری وابو العالیہ کہ دونوں حضرات اجلہ علمائے تابعین سے ہیں تفسیرِ آیت میں فرماتے ہیں " **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصاحباہ** "(۲) صراط مستقیم رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ہیں اور ان کے دونوں یار صدیق وفاروق رضی اللہ تعالی عنہما۔

---

(۱) پ ۱، سورۃ الفاتحہ، آیت ۵

(۲) النکت والعیون، سورۃ یونس، آیت ۲۵، ۲/ ۱۶۵

marfat.com
Marfat.com

اقول و ربی یغفرلی اس تفسیر پر آیۂ کریمہ میں صدیق و فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو راہِ راست اور انہیں اس وصف میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک پھر مسلمانوں کو عموماً اور صحابہ کرام کو جن میں مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ بھی داخل ابتداء حکم فرمایا جاتا ہے ہماری بارگاہ میں التجا کرو کہ الٰہی ہمیں ان کی چال سکھا اور انہیں کی راہ چلا، اور یہ بات متصور نہیں جب تک نفوسِ عالیہ شیخین اعلیٰ درجۂ تقٰے و تقٰے میں نہ خلق کیے گئے ہوں اور اطاعت و انقیاد و رشاد و ارشاد و اتیانِ مرضیات و اجتنابِ مکروہات میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد انہیں کا مرتبہ ہو اور ان کے سوا کوئی اس فضل میں انکا عدیل و سہیم نہ ہو حتیٰ کہ کافۂ امت کو ان کی تقلید کا حکم دیں اور نہایت مہربانی سے خود تعلیم کریں ہماری بارگاہ میں یوں التجا کرو کہ ہمیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر و عمر کی روش پر چلنا نصیب کر۔

آیا اب یہی آیۂ کریمہ اپنی اس تفسیر پر صاف صاف نہیں کہہ رہی ہے کہ شیخین بعد سید الکونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہما وسلم کے امام متبوع و پیشوا و مقتدا و اطوع واتقی و افضل و اعلیٰ و اکرمِ امت ہیں عزیزا! اسی ارشاد کا اثر ہے کہ امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ نے صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعش اقدس پر فرمایا، **عس** ''میں ان سے زیادہ کسی کی نسبت یہ نہیں چاہتا کہ اس کے جیسے عمل کر کے خدا سے ملوں(۱)'' پھر جب جنابِ فاروقی کا وصال ہوا، **خ م ق** ان کے جنازے پر بھی

---

(۱) تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۴۴۲/۳۰

marfat.com
Marfat.com

ایسا ہی کلمہ کہا(۱) سبحان اللہ، اللہ جل جلالہ نے کیا خوب دعا قبول فرمائی شیخین کی ﴿واجعلنا للمتقین اماما ○﴾(۲) ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا کردے کہ انہیں تمام امت کا امام بنایا اور صحابہ جیسے متقین کو ان کی تقلید کا حکم فرمایا ﴿ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشآء ط واللہ ذو الفضل العظیم ○(۳)﴾(۴)

آیتِ سابعہ: قال العزیز الحکیم تعالی مجدہ ﴿فان اللہ ھو مولہ وجبریل وصالح المؤمنین والملئکۃ بعد ذلک ظھیر ○﴾ (۵) پس بے شک خدا اس کا مولی ہے اور جبریل اور مسلمانوں میں کے نیک اور فرشتے بعد اسکے مددگار ہیں، آیۂ کریمہ میں اکابر صحابہ مثل حضرت عبداللہ بن مسعود و سلطان المفسرین عبداللہ بن عباس وعبداللہ بن عمر و ابی بن کعب و بریدۂ اسلمی و ابوامامۂ باہلی اور افاضل تابعین مثل سعید بن جبیر و میمون بن مہران و عکرمہ و خواجہ حسن بصری و مقاتل بن سلیمٰن وغیرہم رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین صٰلح المومنین کو ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے تفسیر کرتے ہیں بلکہ **طب مد خط** حضرت عبداللہ بن

---

(۱) صحیح البخاری، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ۱/۵۲۰۔ صحیح مسلم، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ۲/۲۷۴

(۲) پ۱۹، سورۃ الفرقان، آیت ۷۴

(۳) ترجمۂ کنز الایمان: یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

(۴) پ۲۸، سورۃ الجمعۃ، آیت ۴

(۵) پ۲۸، سورۃ التحریم، آیت ۴

marfat.com
Marfat.com

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں "صالح المومنین ابو بکر وعمر" (۱)

اور اسی طرح حضرت ابوامامہ نے جناب سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا بلکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی قال "كان ابی يقرء ها وصالح المومنين ابو بكر وعمر" (۲) یعنی جناب ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ سید القراء ہیں اس آیت کو یوں پڑھتے وصالح المومنين ابو بكر وعمر یہ لفظ ان کی قراءت میں داخلِ قرآن تھا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضورِ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کیا: یارسول اللہ حضور کو فلاں امر کی کیا فکر ہے اگر ایسا واقع ہوا تو اللہ آپ کے ساتھ ہے اور اس کے فرشتے اور جبریل و میکائیل اور میں اور ابوبکر اور مسلمان آپ کے ساتھ ہیں حق سبحانہ وتعالیٰ نے تصدیقِ فاروق میں یہ آیت نازل فرمائی۔ (۳)

اقول پس بخوبی ثابت کہ صلح المؤمنین کا خطاب مستطاب رفعت مآب حضرات شیخین کو کرامت ہوا اور اس سے وصفِ صلاح میں شیخین کی مزیت

---

(۱) جمع الجوامع، صادمع الالف، حدیث ۱۳۴۵۵، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۶۲/۵

(۲) تفسیر درمنثور، سورۃ تحریم، آیت ۴، تحت قولہ تعالیٰ "وصالح المؤمنین"، دارالفکر، بیروت، ۲۲۳/۸

(۳) (1) صحیح مسلم، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ۴۸۰/۱ (2) تفسیر قرطبی، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ، ۱۶۶/۱۷ (3) تفسیر ابن کثیر، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ، ۲۵۵/۶

marfat.com

Marfat.com

وتفوق کہ بالیقین موجب رفع درجات وکثرت ثواب ہے بعینہ اسی طریقہ استدلال سے ثابت جو کریمہ ثالثہ بر لفظ **اولوا الفضل** سے مسلوک ہوا اسی لئے فاضل صوفی علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ نے تیسیر شرح جامع صغیر امام علامہ جلال الملۃ و الدین سیوطی میں حدیث مذکور" **صلح المومنین ابو بکر وعمر**" کی یوں شرح کی" **ای هما اعلی المومنین صفة واعظمهم بعد الانبیاء قدرا** "انتہی (۱)(۲) اس عبارت سے استدلال فقیر کی عجب تائید ہوگئی **فالحمد لله**۔

آیت ثامنہ: **قال الله سبحنه وتعالی ﴿قل هل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون﴾** (۳) تو کہہ کیا برابر ہیں وہ جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے۔

آیت تاسعہ: **قال تبارک وتقدس ﴿یرفع الله الذین امنو منکم والذین اوتو ا العلم درجت﴾** (۴) بلند کریگا اللہ تم میں سے ایمان والوں کو اور انہیں جو علم دئے گئے درجوں میں۔

---

(۱) ترجمہ: صالح المومنین کے یہ معنی کہ وہ دونوں رضی اللہ تعالی عنہما سب مسلمانوں سے اعلی ہیں نعت وصفت میں اور انبیا علیہم السلام کے بعد ان سب سے بڑے ہیں قدر و منزلت میں ۔۱۲

(۲) فیض القدیر شرح جامع الصغیر، تحت حدیث ۴۹۸۵، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲۵۱/۴

(۳) پ ۲۳، سورۃ الزمر، آیت ۹

(۴) پ ۲۸، سورۃ المجادلۃ، آیت ۱۱

marfat.com
Marfat.com

اقول واللہ یغفر لی ان آیاتِ طیبات سے ثابت کہ علم باعثِ فضل اور مثل ایمان موجبِ رفعِ درجات ہے اور پُر ظاہر کہ زیادتِ سبب باعثِ زیادتِ مسبب پس جس قدر علم بیش فضیلت افزوں اور احادیث و آثار سے ثابت کہ جنابِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے برابر صحابہ میں کسی کو علم نہ تھا بلکہ اعلمیتِ صدیق تو قرآنِ عزیز سے ثابت جیسا کہ ہم اس کے دلائل انشاء اللہ تعالیٰ باب ثانی کی فصل ۔۔۔ میں بسط کریں گے فانتظر (پس تو انتظار کر ۔ ت)

آیتِ عاشرہ: **قال جلت آلاء ہ ﴿للفقرآء المھٰجرین الذین اخرجوا من دیارھم واموالھم یبتغون فضلا من اللہ ورضوانا وینصرون اللہ ورسولہ ط اولٰئک ھم الصادقون ۝﴾** (۱) ان فقیروں ہجرت کرنے والوں کے لئے جو نکالے گئے اپنے گھروں اور مالوں سے خدا کے فضل و رضا کی تلاش اور اللہ اور اس کے رسول کی مدد کرتے وہ لوگ ہیں سچے۔

آیۂ کریمہ میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ مہاجرین کے سچے راست گو ہونے کی گواہی دیتا ہے اور مہاجرین کا تفضیلِ شیخین پر اجماع ہے کم کوئی مہاجری ہوگا جس نے افضلیتِ ابی بکر و عمر صریحاً یا تلویحاً ارشاد نہ فرمائی ہو **وستری ذلک ان شاء اللہ تعالیٰ** (۲)۔

---

(۱) پ ۲۸، سورۃ الحشر، آیت ۸

(۲) ترجمہ: ان شاء اللہ عنقریب تو اسے دیکھے گا۔

marfat.com
Marfat.com

اقول وربی غفار الذنوب تحریرِ دلیل یہ ہے کہ صادقِ مطلق ☆ بے تقیید قول دون قول کا اطلاق اسی پر کیا جائے گا جو اپنی ہر بات میں سچا ہو اور اطلاقِ کاذب کے لئے دروغِ واحد کا ارتکاب کافی جیسے عدالت کہ ایک گناہ اس کا مزیل اور فسق کا مثبت پس جبکہ حق سبحانہ وتعالی نے مہاجرین کا نام صادقین رکھا تو بالضرور وہ اپنے ہر کلام میں سچے ہیں اور تفضیلِ شیخین ان کے کلام سے ثابت پس قرآن اسکی حقیقت پر شاہد، **بمثل هذا استدل حسن البصری کما فی الکبیر للامام وابو بکر بن ابی عیاش کما عند الخطیب البغدادی وهما کما تری من اجلة العلماء علی حقیة خلافة الصدیق فانهم اطبقوا علی قولهم له یا خلیفة رسول الله صلی الله علیه وسلم والله سماهم صا دقین فلزم ان یکونوا صادقین فیما اطلقوا فیه وهو استنباط حسن قاله ابن کثیر** ٥

☆ قولہ مطلق، قیدِ اطلاق اس غرض سے ہے کہ اطلاقِ صدقِ مقید کو صدقِ واحد مصحح ہے مثلا جو ہمیشہ جھوٹ بولے اور عمر بھر میں ایک بات مطابقِ واقع کہے اسے اس بات میں سچا ہی کہیں گے **کما قال صلی الله علیه وسلم "ان الکذوب قد یصدق(۱)"(۲) ۱۲ منه**

---

(۱) ترجمہ: جیسا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بڑا جھوٹا کبھی سچ بول دیتا ہے۔

(۲) مرقاۃ المفاتیح، کتاب الطب والرقی، باب الکہانۃ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۸/۳۰۹

marfat.com
Marfat.com

کذااقرہ علیہ العلامۃ ابن حجر فی صواعقہ وغیرہ فی غیرھا(۱)(۲)

اقول ولکن علیک بتلطیف القریحۃ لعل اللہ یحدث بعد ذلک امرا واللہ احاط بکل شیئ خبرا ۔(۳)

تنبیہ الختام: اے عزیز دیکھا تو نے کہ آیاتِ قرآنیہ تفضیلِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کس زور شور سے ثابت فرما رہی ہیں اور ان کی افضیلتِ مطلقہ کا منشور کس شد و مد سے سنا رہی ہیں اگر دعویٰ اسلام میں سچا ہے تو سوا تسلیم کے کیا چارہ ہے قرآن کے حضور اپنی عقل کو دخل دینا یا نفسانی خواہشوں اور طبعی رغبتوں پر کاربند ہونا کیسی ناسزا بات ہے قرآن کے آگے کوئی منتہیٰ نہ اس سے بڑھ کر کوئی مقتدیٰ ہر ہر حرف اس کا

---

(۱) ترجمہ: اس کی مثل حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استدلال کیا جیسا کہ امام کی کبیر میں ہے اور ابوبکر بن ابی عیاش نے استدلال کیا جیسا کہ خطیب بغدادی نے نقل کیا، یہ دونوں جیسا کہ تم جانتے ہو بڑے علماء میں سے ہیں، (انہوں نے استدلال کیا) خلافتِ صدیق کی حقیت پر کہ مہاجرین نے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ کہنے پر اتفاق کیا، اللہ تعالیٰ نے ان کا نام صادقین (سچے) رکھا ہے، پس لازم ہے کہ وہ اپنے اس کہنے میں بھی سچے ہوں۔ یہ ایک اچھا استنباط ہے جس کو ابن کثیر نے بیان کیا ہے اور علامہ ابن حجر نے اپنی کتاب صواعق کے اندر اور دیگر علماء نے اپنی اپنی کتب کے اندر اس کو برقرار رکھا ہے۔

(۲) الصواعق المحرقۃ، باب اول، فصل ثالث، کتب خانہ مجیدیہ، ملتان، ص ۱۹

(۳) ترجمہ: تجھ پر لازم ہے کہ پہلے حصے کی لطافت کو دیکھے، شاید کہ اللہ تعالیٰ تیرے لئے کسی امر کو پیدا فرمائے اور اللہ ہر چیز سے باخبر ہے۔

marfat.com
Marfat.com

مسلمانوں کا ایمان ہے ﴿لا یأتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه (۱)﴾ (۲) اس کی شان ہے، وہ خود فرماتا ہے ﴿ما اختلفتم فیه من شیئ فحکمه الی الله﴾ (۳) جس چیز میں تم مختلف ہو اس کا فیصلہ خدا کی طرف ہے۔

واعجباہ جب خدا ہی کے فیصلہ پر راضی نہ ہوا تو کیا کوئی اور حکم وحاکم تلاش کر رکھا ہے الا ﴿له الحکم والیه ترجعون ○ (۴)﴾ (۵) ﴿الیس الله باحکم الحاکمین (۶)﴾ (۷)

الفصل الثالث فی الاحادیث النبویة والبوارق المصطفویة علیه وعلی آله الصلوة والتحیة

واضح ہو احادیثِ مرفوعہ اثباتِ تفضیلِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں ایسی کثرتِ محدودہ پر نہیں جن کے استقصا واستیعاب کی طرف دستِ طمع دراز کیا جائے ہم

---

(۱) ترجمۂ کنز الایمان: باطل کو اس کی طرف راہ نہیں نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے۔

(۲) پ ۲۴، سورۃ حٰمٓ السجدۃ، آیت ۴۲

(۳) پ ۲۵، سورۃ الشوریٰ، آیت ۱۰

(۴) ترجمۂ کنز الایمان: اسی کا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے۔

(۵) پ ۲۰، سورۃ القصص، آیت ۸۸

(۶) ترجمۂ کنز الایمان: کیا اللہ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں۔

(۷) پ ۳۰، سورۃ التین، آیت ۸

marfat.com
Marfat.com

ان شاء اللہ تعالیٰ باب ثانی میں ایک جمِ غفیر ان میں سے ذکر کر کے استنزالِ رحمتِ الٰہی کریں گے قولاً وفعلاً سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر طرح بوضاحت تمام روشن وآشکارا فرما دیا کہ جو رتبہ شیخین کا دربارِ الٰہی وبارگاہِ رسالت پناہی علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام میں ہے کسی کا نہیں اور جس جلالتِ شان ورفعتِ مکان پر یہ سرفراز کسی کو میسر ومہیا نہیں ہم یہاں صرف دانۂ از خرمن وغنچۂ از گلشن (۱) کے قبیل سے ان معدود حدیثوں پر اقتصار کرتے ہیں جو افادۂ مقصود میں اصرح واوضح واجلی واسنی اور نظر وفکر وتمہیدِ مقدمات وترتیبِ دلائل وتقصیرِ مباحث سے اغنی ہیں یا وہ جو فصولِ آتیہ باب ثانی کے مقاصد سے جدا ہیں ناظرین والا تمکین ہنگامِ مطالعہ اس فصل اور تمام فصول آتیہ کے اس طرف بھی ضرور لحاظ رکھیں کہ ان دلائل وبینات سے افضلیتِ شیخین کا نقش اس معنی پر کرسی نشینِ ثبوت ہوتا ہے جو ہم تبصراتِ مقدمہ میں تقریر کر آئے یا وہ خیالاتِ خام نضجِ تام پاتے ہیں جو حضرات سففضیہ نے حرارتِ جوشِ اوہام میں پکائے ایسا نہ ہو کہ کسی جگہ اس تقریر سے غفلت ہو اور ہمیں ہر دلیل پر شانہ ہلانے خواب سے جگانے کی ضرورت ہو۔

اور یہ بھی سن رکھا چاہئے کہ ہم کہ اسوقت مقامِ تحدیث میں ہیں ہمارے نزدیک وہ مضمون جسے چند صحابیوں نے حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بالفاظِ متقاربہ خواہ متحدہ روایت کیا چند حدیثیں ہیں مگر ہر صحابی کی روایت جداگانہ ذکر کرنا منجر بہ تطویل، لہذا غالباً ہم نظمِ حدیث کے ذکر میں باتباعِ فقہا ایک ہی لفظ پر

---

(۱) ترجمہ: کھلیان سے ایک دانہ اور پھولوں کے گلشن سے ایک کلی۔

marfat.com
Marfat.com

اقتصار رکھیں گے اور شمارِ احادیث کے لئے ہندسہ جداگانہ کی علامت اختیار کریں گے،
اب کہ اس تمہید سے فراغت پائی ہاں اکنافِ عالم میں ندائے دلنواز کیجئے اور اطرافِ زمین میں صدائے جاں گداز دیجئے وہ دلنواز ندا جس سے اربابِ ارشاد کے دلوں کی کلیاں کھل جائیں اور وہ جاں گداز صدا جس سے اصحابِ عناد کے جگر ہل جائیں وہ دلنواز ندا کہ ابرِ بہاری بن کر چمنِ ہدایت میں پھول برسائے اور وہ جاں گداز صدا کہ گرجتی امنڈ کر خرمنِ ضلالت پر بجلیاں گرائے وہ دلنواز ندا جس میں اہلِ حق کے لئے فرحتِ ابدی کے سامان نکلیں اور وہ جاں گداز صدا جس سے ابنائے باطل کے کلیجے چار چار ہاتھ اچھلیں کہ ہاں اے بلبلانِ گلہائے باغِ رسالت وچاشنی خواہان شہد شیریں نبوت سر جھکائے آنکھیں بند کئے لب خاموش سب فراموش یہاں حاضر ہو، اے اہل بزم ہمہ تن گوش سراپا ہوش محو و مدہوش بن جاؤ خبردار کہ صدائے انفاس بھی تند ظاہر ہو کہ اس وقت اس بادشاہِ عرش بارگاہ کا فرمان واجب الاذعان پڑھا جاتا ہے کہ فرش تا عرش و سمک تا سماک جس کے زیر نگین، وہ تاجدارِ والا اقتدار جس کے سوا جہان و جہانیاں میں کوئی حاکم نہیں، وہ پاک ستھرا کلام جسکے سنے کو مرغانِ اولی اجنحہ پر ڈالے ہوش سنبھالے سر بجیب ودم بخود تصویر بے جان ہو جاتے ہیں اور وہ جانفزا پیارا سخن جسے سنکر مریضانِ جاں بلب و تلخ عیشاں اجل طلب شفائے تازہ وحیاتِ بے اندازہ پاتے ہیں طوبےٰ طوبےٰ ہزار طوبےٰ اس خوش نصیب کو جو اس کے حضور گردنِ اذعان خم کرے اور وائے مصیبت و بلا و آفت اس حرمان مقدر کی جو اس سے سرتابی کر کے اپنی جانِ زار پر جفا و ستم کرے الا فاستمعوا وانصتوا وامنوا واذعنوا لعلکم ترحمون

marfat.com
Marfat.com

فبسم اللہ وباللہ وتوکلا علی اللہ والی اللہ ترجعون ۔(۱)

حدیث اول (1) امام ہمام جبل الحفظ بحر طام علامۃ الوریٰ صاحب کتاب المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم امیر المؤمنین فی الحدیث سیدنا محمد بن اسمٰعیل بخاری اور حافظِ اجل حبرِ اکمل ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجزی بجستانی اور محدثِ کبیر عالمِ خبیر ابو القاسم سلیمٰن بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین باسانیدِ خودہا حضرت سیدنا وابن سیدنا عبد اللہ بن عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں وھذا لفظ الطبرانی وھو اصرح فی الرفع قال ''کنا نقول ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی افضل ھذہ الامۃ بعد نبیھا صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر وعمر وعثمٰن فیسمع ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا ینکرہ ''(۲) یعنی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کہا کرتے افضل اس امت کے بعد اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ابو بکر وعمر وعثمٰن ہیں، پس یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سمعِ اقدس تک پہنچتی اور حضور انکار نہ فرماتے۔

---

(۱) ترجمہ: خبردار کان لگا کر سنو اور خاموش رہو اور ایمان لاؤ اور یقین رکھو یہ امید کرتے ہوئے کہ تم پر رحم کیا جائے، اللہ کے نام سے اور اللہ سے مدد چاہتے ہوئے اور اللہ پر توکل کرتے ہوئے اور اسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔

(۲) المعجم الکبیر، عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حدیث ۱۳۱۳۲، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۱۲/ ۲۲۱

marfat.com
Marfat.com

حدیثِ دوم (2) عبد بن حمید اپنی مسند اور ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیسابوری صحیح مستدرک اور حافظ ابونعیم حلیۃ الاولیاء میں اور حافظ محمود بن النجار بچند طرقِ اسناد سیدنا ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''ما طلعت الشمس ولا غربت علی احد افضل من ابی بکر الا ان یکون نبی''(۱) نہ طلوع کیا آفتاب نے اور نہ غروب کیا کسی شخص پر جو ابوبکر سے افضل ہو سوا نبی کے۔

فائدہ: یہاں دو امر قابلِ لحاظ، جو اس حدیث اور اسکے ماورا میں اکثر بکار آمد ہونگے۔

اولاً بلغا کا قاعدہ ہے جب کسی شے کی نفی کلی مقصود ہوتی ہے اسے اسی قسم (کے) الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں کہ آفتاب ایسی چیز پر طالع نہ ہوا یا اس پر طلوع و غروب نہ کیا یا زیرِ سایۂ آسمان ایسا کوئی نہیں یا وجہِ ارض اس سے خالی ہے یا زمین نے نہ اٹھایا اور فلک نے سایہ میں نہ لیا کسی ایسے کو یا دن نہ چمکا اور رات نہ تاریک ہوئی اس پر اور مقصود ان سے بطریق اثباتِ لازم بثبوتِ ملزوم خواہ یوں کہیے کہ نفیِ ملزوم بانتفاءِ لازم وہی سلب مطلق و عدم عام ہوتا ہے، پس حاصل یہ کہ زمانۂ آدم علیہ الصلوۃ والسلام سے آج تک بعد انبیا و مرسلین کے کوئی شخص ابوبکر سے افضل پیدا نہ ہوا۔

---

(۱) کنز العمال، فضائل ابوبکر الصدیق، حدیث ۳۲۶۱۹، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۱/۲۵۴

marfat.com

Marfat.com

ثانیاً عرف دائر وسائر ہے کہ معنیٰ تفضیل کو نفیٔ افضل کے پیرایہ میں ادا کرتے ہیں کہتے یہ ہیں کہ فلاں شخص سے کوئی افضل نہیں اور مراد یہ کہ نہ اس سے کوئی بہتر نہ اس کا کوئی ہمسر بلکہ وہی سب سے خیر و برتر اور شاید سر اس میں یہ ہے کہ مساواتِ تامہ کلیہ حقیقیہ دو شخصوں میں کہ ہر وصف و ہر نعت و ہر خوبی و ہر کمال میں کانٹے کی تول ایک سانچے کی ڈھال ہوں از قبیل محالِ عادی پس نفیٔ افضل افادۂ مقصود میں کافی تو معنیٰ حدیث یہ ہوئے کہ تمام جہاں میں انبیاء و مرسلین کے بعد نہ کوئی صدیق سے امثل نہ کوئی انکا مثل و مثیل بلکہ وہی سارے مخلوق سے افضل۔

حدیثِ سوم (3) طبرانی سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں حضور سید العلمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **"ما طلعت الشمس علی احد منکم افضل من ابی بکر"**(۱) تم میں کسی ایسے پر آفتاب نہ نکلا جو ابو بکر سے افضل ہو۔

فائدہ: اس حدیث کے لئے شواہدِ کثیرہ ہیں اور حافظ عماد الدین بن کثیر نے اس کی صحت کی طرف اشارہ فرمایا۔

حدیثِ چہارم (4) طبرانی حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

---

(۱) المعجم الاوسط للطبرانی، حدیث ۷۳۰۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۵/۲۷۳

marfat.com
Marfat.com

سے راوی ''ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال ان روح القدس جبریل اخبرنی ان خیر امتک بعدک ابو بکر ''(۱) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں بے شک روح القدس جبریل نے مجھے خبر دی کہ بہتر آپ کی امت کے بعد آپ کے ابوبکر ہیں۔

حدیثِ پنجم (5) طبرانی معجم کبیر اور احمد بن عدی کامل میں حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں حضور خیر البشر علیہ الصلوۃ والتحیۃ فرماتے ہیں ''ابو بکر خیر الناس الا ان یکون نبی ''(۲) ابوبکر سب آدمیوں سے بہتر ہیں سوا انبیا کے۔

حدیثِ ششم (6) حاکم حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں ''ما صحب النبیین و المرسلین ولا صاحب یٰسٓ افضل من ابی بکر ''(۳) انبیاومرسلین کے جس قدر صحابی ہیں اور صاحب یٰس (یعنی حبیب نجار جنکا قصہ حق سبحانہ نے یٰس شریف میں ذکر

---

(۱) المعجم الاوسط، حدیث ۶۴۴۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۵/۱۸

(۲) الکامل فی ضعفاء الرجال لابن عدی، عکرمہ بن عمار، حدیث ۱۴۱۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۶/۴۸۴

(۳) کنز العمال، فضائل ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ، حدیث ۳۲۵۶۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۱/۲۵۰

marfat.com
Marfat.com

فرمایا اور ان کا جنتی اور مکرم ہونا بیان کیا) ان میں کوئی صدیق سے افضل نہیں۔

حدیثِ ہفتم (7) دیلمی مسند الفردوس میں جناب امیر کرم اللہ تعالی وجہہ سے راوی حضور اکرم الاکرمین صلی اللہ تعالی علیہ وعلی آلہ وسلم فرماتے ہیں "اتانی جبریل فقلت من یھاجر معی قال ابو بکر وھو یلی امر امتک من بعدک وافضل امتک "(۱) یعنی جبریل امین علیہ الصلوۃ والسلام میرے پاس آئے میں نے کہا میرے ساتھ مدینۂ طیبہ کو کون ہجرت کرے گا عرض کیا ابو بکر اور وہ والی ہونگے امرِ امت کے بعد حضور کے اور وہ حضور کی تمام امت سے افضل ہیں۔

حدیثِ ہشتم (8) ابن عساکر حضرت مولی المسلمین اسد اللہ الغالب اور (9) حواری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی حضور افضل الانبیا علیہ افضل التحیۃ والثنا ارشاد فرماتے ہیں "خیر امتی بعدی ابو بکر وعمر "(۲) بہترین امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد میرے ابو بکر وعمر ہیں۔

حدیثِ دہم (10) حاکم کنی اور ابن عدی کامل اور خطیب تاریخ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ (سے) روایت کرتے ہیں حضرت خیر البریۃ

---

(۱) کنز العمال، فضائل ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ، حدیث ۳۲۵۸۵، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۱/۲۵۱

(۲) کنز العمال، فضائل ابو بکر وعمر، حدیث ۳۲۶۶۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۱/۲۵۸

marfat.com
Marfat.com

علیہ الصلوۃ والتحیۃ کا ارشاد ہے "ابو بکر وعمر خیر الاولین والآخرین وخیر اھل السمٰوٰت وخیر اھل الارضین الا النبیین والمرسلین "(۱) ابوبکر وعمر بہترین سب اگلوں پچھلوں کے اور بہترین سب آسمان والوں سے اور بہترین سب زمین والوں کے سوا انبیا و مرسلین علیہم الصلوۃ والسلام کے۔

حدیثِ یازدہم (11) ترمذی نے جامع اور ابن ماجہ نے سنن اور عبداللہ بن احمد نے زوائد مسند میں روایت کی وھذی روایۃ ابن الامام عن حسن بن زید بن حسن بن علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالی وجوھھم قال حدثنی ابی عن ابیہ عن علی "قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقبل ابو بکر وعمر فقال یا علی ھذان سیدا کھول اھل الجنۃ وشبابھا بعد النبیین والمرسلین "(۲) یعنی حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالی عنہ کے پوتے حضرت حسن بن زید فرماتے ہیں مجھ سے میرے پدر بزرگوار حضرت زید بن حسن نے اپنے والد ماجد حضرت امام حسن انہوں نے حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ سے تحدیث کی کہ جنابِ مرتضوی نے فرمایا میں خدمتِ اقدس حضور افضل الانبیا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر تھا کہ ابوبکر وعمر سامنے سے

---

(۱) جمع الجوامع، حرف الھمزہ، حدیث ۱۲۴، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱/۳۹

(۲) مسند احمد حنبل، مسند علی بن ابی طالب، حدیث ۶۰۲، دار الفکر، بیروت، ۲/۱۷۴

marfat.com
Marfat.com

آئے حضور نے ارشادفرمایا اے علی یہ دونوں سردار ہیں اہل جنت کے سب بوڑھوں اور جوانوں کے بعد انبیاومرسلین کے۔

فائدہ یہی مضمون (12) ترمذی نے جامع (۱) اور ابویعلی نے مسند (۲) اور ضیا نے مختارہ (۳) میں حضرت انس بن ملک

اور (13) ابن ماجہ نے سنن میں حضرت ابوجحیفہ (۴)

اور (14) طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت جابر بن عبداللہ (۵)

و (15) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین سے روایت کیا (۶) ترمذی حدیث انس کی تحسین کرتے ہیں تیسیر میں ہے حدیثِ علی کے رجال رجالِ صحیح ہیں اور بعض علمائے متاخرین نے اسے متواترات سے شمار کیا۔

حدیثِ شانزدہم (16) دارقطنی حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کرتے ہیں **من طریق ابن جریج عن عطاء عنه" ان النبی صلی اللہ علیه وسلم رأی ابا الدرداء یمشی امام ابی بکر فقال**

---

(۱) سنن ترمذی، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ۲/ ۲۰۷۔۲۰۸

(۲) مسند ابویعلی، معرفۃ العلوم والقرآن، بیروت، ۱/ ۳۰۴

(۳) الاحادیث المختارۃ، مکتبہ تحفۃ الحدیثیہ، مدینہ، ۲/ ۱۶۷۔۶/ ۲۴۴

(۴) سنن ابن ماجہ، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ص ۱۱

(۵) المعجم الاوسط، دارالمعرفۃ، ریاض، ۲/ ۹۱ (۶) المعجم الاوسط، دارالمعرفۃ، ریاض، ۴/ ۳۵۹

marfat.com
Marfat.com

تمشی قدام رجل ما طلعت الشمس علی خیر منه"(۱) واخرجه **عم** فلم یذکر اسم من مشی امامه واللفظ عنده "تمشی بین یدی من هو خیر منک (۲)۔

(17) وذکره **صو** عن ابی الدرداء "قال رانی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا امشی امام ابی بکر قال یا ابا الدرداء اتمشی امام من هو خیر منک ما طلعت الشمس ولا غربت علی احد بعد النبیین والمرسلین افضل من ابی بکر قال ومن وجه آخر اتمشی بین یدی من هو خیر منک فقلت یا رسول الله ابو بکر خیر منی قال ومن اهل مکة جمیعا قلت یا رسول الله ابو بکر خیر منی ومن اهل مکة جمیعا قال ومن اهل المدینة جمیعا قلت یا رسول الله ابو بکر خیر منی ومن اهل الحرمین قال ما اظلت الخضراء ولا اقلت الغبراء بعد النبیین والمرسلین خیرا وافضل من ابی بکر "(۳) خلاصۂ محصل روایات یہ کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ کو حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے

---

(۱) کنز العمال، تالیفات اشرفیہ، ملتان، ۱۲/۲۲۴ (فی کنز العمال عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ)
(۲) کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الشیخین، حدیث ۳۶۱۰۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۳/ ۷ (۳) کنز العمال، کتاب الفضائل، فضل الشیخین رضی اللہ تعالی عنہما، حدیث ۳۶۱۰۷، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۳/ ۷ (بالفاظ مختلفۃ والمعنی واحد)

marfat.com
Marfat.com

صدیق اکبر کے آگے چلتے دیکھا ارشاد فرمایا تو اس شخص کے آگے چلتا ہے جس سے بہتر پر آفتاب نے طلوع نہ کیا اور ایک روایت میں ہے تو اس کے آگے چلتا ہے جو تجھ سے بہتر ہے آفتاب نے انبیا و مرسلین کے بعد کسی ایسے پر طلوع و غروب نہ کیا جو ابو بکر سے افضل ہو اور ایک میں یوں ہے کیا تو اس کے آگے چلتا ہے جو تجھ سے بہتر ہے ابو درداء نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر مجھ سے بہتر ہیں فرمایا اور تمام اہل مکہ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ابو بکر مجھ سے بہتر ہیں اور تمام اہل مکہ سے فرمایا اور تمام اہل مدینہ سے عرض کیا یا رسول اللہ ابو بکر مجھ سے بہتر ہیں اور تمام اہل مکہ و مدینہ سے فرمایا آسمان نے سایہ نہ ڈالا کسی ایسے پر اور زمین نے نہ اٹھایا کسی ایسے کو جو انبیا و مرسلین کے بعد ابو بکر سے بہتر و افضل ہو۔

حدیثِ ہیجد ہم (18) ....آگے بیاض ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فصل اول: جان نثاری و پروانہ واریٔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں:

اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے حکمتِ کاملہ کے مطابق صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو دینِ متین کی تائید و اعانت اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت وحمایت کے لئے پیدا کیا اور جنہیں زیادتِ فضل عطا کرنا منظور ہوا ان سے وہ کارہائے خطیر لئے کہ غیر سے نہ بن پڑے کسی کو سیاستِ بلاد و تدبیرِ جہاد و رعایتِ رعایا و نکایتِ اعدا میں وہ سلیقۂ کامل بخشا کہ جس کے زورِ بازو نے قاف تا قاف کفر سے صاف اور

marfat.com
Marfat.com

دین میں معمور کر دیا{رعیت} نے خود اس کے سایۂ حمایت میں آرام پایا۔۔۔۔۔اس کے چہرۂ کمال کا غازۂ جمال ہوا کسی کو تجہیز جیش العسر ہ، وقفِ بیر رومہ، زیادتِ مسجد نبوی، فقرا کی خبر گیری میں ممتاز کیا اور عطیۂ بہیۂ "**ما علی عثمن ما فعل بعد هذه** (۱)" (۲) صلہ میں دیا کسی کو جہادِ سنانی میں کمال بخشا کہ ضاد بد کفار کو قتل کیا، درِ خیبر سپر بنایا، اسد اللہ الغالب لقب پایا، فضل قضا میں ید طولیٰ ملا، **اقضاهم علی** کا تمغا ملا، کسی کو اصلاح ذات بین حقن دمائے فریقین پر مامور کیا، کہ ہزاروں مسلمانوں کی جانیں بچا کر خلعتِ سیادت لیا

ہر کس را بہر کاری ساختند میل او اندر دلش انداختند (۳)

مگر صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کو شریف ترین کار یعنی سید المحبوبین صلی اللہ علیہ وسلم پر جانثاری اور حضور کی شمعِ جمال پر پروانہ واری سے مخصوص فرمایا کہ لوگوں کے اعمالِ ہزار سالہ ان کی خدمتِ یک ساعت کو نہیں پہنچتے یہاں تک کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں ابو بکر کا ایک دن رات عمر کی تمام عمر سے بہتر ہے شب غارِ ثور کی شب اور روز روزِ ارتدادِ عرب اب ہم اپنے اس دعوی کو کہ مصائب شدیدہ واہوالِ منیفہ میں ابو بکر صدیق ہی نے نصرت وحمایت کو کام کیا اور اور کسی نے ساتھ نہ دیا دس وجہ سے ثابت کرتے ہیں۔

---

(۱) ترجمہ: آج کے بعد عثمان جو بھی کرے اس پر مؤاخذہ نہیں (۲) ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب عثمان بن عفان، حدیث ۳۷۲۰، دار الفکر، بیروت، ۳۹۱/۵ (۳) ترجمہ: ہر کوئی اپنے کام کو خوبصورت بناتا ہے کہ لوگ ان طرف مائل ہوں لیکن اس کا (برا) کردار اس کی خوبصورتی کو گرا دیتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

وجہ اول: امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالی وجہہ حدیث جامع میں کہ سابق بالاستعاب مروی ہوئی فرماتے ہیں "یرحمک اللہ یا ابابکر کنت الف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانسہ ومستر جعہ وثقتہ کنت احوطھم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین کذبہ الناس وواسیتہ حین بخلوا وقمت بہ عند المکارہ حین عنہ مقدوا و صحبتہ فی الشدۃ "(۱) اے ابوبکر خدا آپ پر رحمت کرے آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست تھے اور ان کے مونس و مرجع کار معتمد علیہ محافظتِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے برابر کوئی نہ تھا آپ نے ان کی تصدیق کی جب لوگوں نے جھٹلایا اور غمخواری کی جب اوروں نے بخل کیا مکروہات میں ان کی خدمت پر قائم ہوئے جب لوگ انہیں چھوڑ کر بیٹھ رہے اور مصیبتوں میں ان کا ساتھ دیا۔

وجہ دوم: ابتدائے اسلام میں جب کافروں کا نہایت غلبہ تھا اور وہ سید العلمین صلی اللہ علیہ وسلم کو طرح طرح سے ایذا پہنچاتے اسوقت سوا صدیق اکبر کے اور کون سپر ہوتا تھا ہر طرح حضور کی حمایت کرتے جب بوجہ تنہائی وبیکسی وکثرتِ اعدا کے کچھ قابو نہ چلتا ایسی باتیں کرتے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر ان

---

(۱) البحر الازخار المعروف بمسند البزار، مسند علی بن ابی طالب، حدیث ۹۲۸، مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ، ۳/ ۱۳۸

marfat.com
Marfat.com

کی طرف متوجہ ہو جاتے آپ ان کی ضرب وایذا گوارا کرتے اور محبوب پر آنچ نہ آنے دیتے، عقبہ بن ابی معیط نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گلوئے اقدس میں نماز پڑھتے میں چادر باندھ کر نہایت زور سے کھینچی ابوبکر نے آکر اس شقی کو دفع کیا اور فرمایا کیا مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو اس امر پر کہ وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے حالانکہ وہ لایا ہے تمہارے پاس کھلی نشانیاں اپنے رب سے۔(۱)

وجہِ سوم: کفار نے ایک بار حضور کو یہانتک ایذا دی کہ غش آگیا ابوبکر نے کھڑے ہو کر ندا دی خرابی ہو تمہارے لئے کیا مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو اس بات پر کہ وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے کافر آپس میں بولے یہ کون ہے کہا ابوقحافہ کا بیٹا ہے دیوانہ۔(۲)

وجہِ چہارم: مشرکین مسجد میں بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضور کا ان کے جھوٹے خداؤں کا برا کہنا ذکر کررہے تھے کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے کافر آپ کی طرف آئے اور جب وہ کچھ دریافت کرتے آپ سچ فرماتے پوچھا کیا تم ہمارے خداؤں کو ایسا ایسا نہیں کہتے ارشاد ہوا کیوں نہیں کفار نے

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب الفضائل، باب قول النبی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم "لو کنت متخذا خلیلا"
حدیث ۳۶۷۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲/ ۵۲۴

(۲) المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب خلافۃ ابی بکر، حدیث ۴۴۲۴، دار المعرفۃ، بیروت، ۴/ ۱۱

marfat.com
Marfat.com

اکبار گی حضور پر حملہ کیا فریادی ابو بکر (کے) پاس آیا کہ اپنے یار کی خبر لو یہ مسجد میں آئے اور حال ملاحظہ کیا فرمایا خرابی ہو تمہارے لئے کیا مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو اس پر کہ وہ کہتا ہے میرا پروردگار اللہ ہے حالانکہ وہ لایا ہے تمہارے پاس روشن نشانیاں اپنے رب سے مشرکین حضور کو چھوڑ کر انہیں مارنے لگے جب مکان کو واپس آئے شدتِ ضرب سے بالوں کا یہ حال تھا کہ جدھر ہاتھ لگایا لٹیں ساتھ آ گئیں اور وہ کہتے تھے برکت والا ہے تو اے ذوالجلال والاکرام۔(۱)

وجہِ پنجم: وقتِ چاشت حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم خانۂ کعبہ کا طواف فرماتے تھے جب فارغ ہوئے کافروں نے چادرِ اقدس پکڑ کر کھینچی اور کہا تمہیں ہو جو ہمیں ان چیزوں سے منع کرتے ہو جنہیں ہمارے باپ دادا پوجتے تھے فرمایا میں ہی ہوں پس ابو بکر حضور کی پیٹھ کو چپٹ گئے اور کہا کیا مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو اس بات پر کہ وہ خدا کو اپنا رب بتائے اور وہ تو کھلی نشانیاں لایا ہے تمہارے پاس اپنے پروردگار سے اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر ہے جھوٹ اس کا اور جو سچا ہے تو تمہیں پہنچے گی بعض وہ چیز جس کا وہ تمہیں وعدہ دیتا ہے بے شک خدا راہ نہیں دکھاتا فضول خرچ بڑے جھوٹے کو بآواز بلند یہ کہتے جاتے تھے اور آنکھیں بہ رہیں تھیں یہاں تک (کہ) کفار نے حضور کو چھوڑ دیا۔(۲)

---

(۱) مسند ابی یعلی موصلی، مسند ابی بکر الصدیق، حدیث ۴۸، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۴۲/۱

(۲) تاریخ دمشق لابن عساکر، ابو بکر الصدیق، دارالفکر، بیروت ۵۲/۳۰

marfat.com
Marfat.com

وجہِ ششم: مولی علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے لوگو مجھے بتاؤ سب سے زیادہ بہادر کون ہے کہا: آپ، فرمایا: خبردار ہو میں جس کے مقابلہ میں میدان میں آیا اس سے آدھا رہا ولیکن مجھے بتاؤ سب آدمیوں سے زیادہ بہادر کون ہے بولے ہمیں نہیں معلوم آپ بتایئے فرمایا ابوبکر بے شک میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ قریش نے حضور کو پکڑا تھا اور وہ کہتے جاتے تھے تمہیں ہو جس نے بہت خداؤں کا ایک خدا کر دیا جناب امیر فرماتے ہیں سو خدا کی قسم ہم میں سے کوئی پاس نہ گیا سوا ابوبکر کے کہ اسے مارتے تھے اور اس نے۔۔۔اور کہتے تھے خرابی ہو تمہارے لئے کیا مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو اس پر کہ وہ کہتا ہے رب میرا اللہ ہے پھر جناب مرتضوی رضی اللہ تعالی عنہ چادر شریف منہ پر رکھ کر اس قدر روئے کہ ریش اقدس تر ہوگئی پھر فرمایا ابوبکر بہتر ہیں یا مومنِ آل فرعون ☆ لوگ چپ ہو رہے فرمایا کیا مجھے جواب نہیں دیتے

☆ مومن آل فرعون وہ صاحب تھے جنہوں نے درِ پردہ موسی علیہ الصلوۃ والسلام پر ایمان لا کر ان کی حمایت کی اور کلام اللہ شریف میں ان کا قصہ اور یہ قول (کہ) فرعون وملاء فرعون سے کہا تھا، نقل فرمایا ﴿اتقتلون رجلا ان یقول ربی الله وقد جاء کم بالبینٰت من ربکم (۱)﴾ (۲) غرض امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کی یہ ہے کہ رسول کی حمایت اور کفار سے اس قول کے کہنے میں دونوں شریک تھے مگر ترجیح کسے ہے؟ جب ملاحظہ فرمایا کہ لوگ جواب نہیں دیتے خود تفضیل وترجیح ابوبکر ارشاد فرمائی۔منہ

---

(۱) ترجمۂ کنز الایمان: کیا ایک مرد کو اس پر مارے ڈالتے ہو کہ وہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے اور بے شک وہ روشن نشانیاں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے لائے۔

(۲ پ ۲۴، سورۃ المؤمن، آیت ۲۸

marfat.com
Marfat.com

سو خدا کی قسم ابو بکر کی ایک گھڑی مؤمن آلِ فرعون کی تمام سعی سے بہتر ہے وہ ایک مرد تھا جس نے اپنا ایمان چھپایا اور انہوں نے ظاہر و آشکار فرمایا۔(۱)

وجہِ ہفتم: جب صرف انتالیس ۳۹ مسلمان تھے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلایا اور یہ پہلے خطیب تھے جنہوں نے خدا و رسول کی طرف دعوت کی، کافر نہایت ضربِ شدید سے پیش آئے پاؤں سے پامال کیا عتبہ بن ربیعہ نے سخت بے ادبیاں کیں، چہرہ کی چوٹ سے ناک منہ پہچانے نہ جاتے تھے لوگوں کو ان کے مرنے میں کچھ شک نہ رہا کپڑے میں لپیٹ کر گھر اٹھا لائے دن بھر بات منہ سے نہ نکلی آخر نہار میں کلام کیا تو یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے ان کے باپ اور اور اقارب ملامت کرنے لگے اور برا بھلا کہا یعنی اپنا تو یہ حال ہے اور اس وقت میں بھی انہیں کا خیال ہے ان کی ماں سے کہا انہیں کچھ کھلاؤ پلاؤ انہوں نے تنہائی میں نہایت الحاح کیا آپ نے یہی جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے ماں نے کہا خدا کی قسم مجھے تمہارے یار کا حال نہیں معلوم فرمایا ام جمیل بنت خطاب (کے) پاس جا کر پوچھو، ام الخیر، ام الجمیل (کے) پاس گئیں اور ان سے کہا ابو بکر تم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ کا حال پوچھتا ہے انہوں نے براہِ احتیاط چھپایا اور کہا نہ میں ابو بکر کو پہچانوں نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ، ہاں اگر تم یہ چاہو کہ میں تمہارے ساتھ تمہارے بیٹے (کے) پاس چلوں تو میں ایسا کروں، ام خیر

---

(۱) البحر الزخار، مسند علی بن ابی طالب، حدیث ۷۶۱، مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ، ۱۴/۳

marfat.com
Marfat.com

نے کہا ہاں ام جمیل آئیں، صدیق اکبر کو دیکھا۔۔۔ پڑے ہوئے ہیں، ام جمیل نے نزدیک جا کر آواز بلند کی اور کہا یہ لوگ تم سے اس طرح پیش آئے اہلِ فسق ہیں مجھے امید ہے کہ خدا تمہارا بدلہ ان سے لے، ان کا تو وہی کلام تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے، ام جمیل نے کہا تمہاری ماں سن رہی ہے وہ اس وقت تک ایمان نہ لائی تھیں خوف ہوا مبادا مشہور کر دیں، صدیق اکبر نے فرمایا ان کی طرف سے کچھ خیال نہ کرو، کہا صحیح و سالم ہیں، کہا کہاں تشریف رکھتے ہیں، کہا دار الارقم میں، کہا میں نے قسم کھائی ہے جب تک حضور کو نہ دیکھ لوں گا کچھ نہ کھاؤں پیوں گا، بالآخر جب رات کو سب سو رہے اور چہل موقوف ہوئی، اپنی والدہ اور ام جمیل پر تکیہ لگا کر محبوب کی خدمت میں حاضر ہوئے، دیکھتے ہی پروانہ وار شمعِ رسالت پر گر پڑے اور بوسہ دینے لگے اور صحابہ بے تاب ہو کر ان پر گر پڑے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے نہایت رقت فرمائی، ابوبکر نے عرض کیا میرے ماں باپ حضور پر قربان میرے ساتھ جو کیا کیا مجھے اس کا کچھ غم نہیں یعنی جب حضور کو سلامت پایا تو اپنے مصائب کی فکر کیا ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ۔(۱)

وجہِ ہشتم: امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ فرماتے ہیں: روز بدر ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک عریش تیار کیا تھا پھر آپس میں کہا ایسا ہم میں کون ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور حضور کی محافظت کرے

---

(۱) المعجم الاوسط، حدیث ۶۳۰۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۵/۲۷۳

marfat.com
Marfat.com

تا (کہ) کوئی مشرک آپ کو ضرر نہ پہنچائے سو خدا کی قسم ہم میں سے کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نہ تھا سوا ابوبکر کے کہ شمشیر برہنہ کئے حضور کے پاس کھڑے تھے اور مشرکین سے جو کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف جاتا اسے دفع کرتے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ملائکہ نے ابوبکر صدیق کے اس فعل پر مباہات کئے اور آپس میں کہا نہیں دیکھتے ابوبکر صدیق کو عریش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ۔(۱)

وجہِ نہم: جب شبِ ہجرت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کفار سے پوشیدہ شب کو برآمد ہوئے ابوبکر ہمراہ تھے کبھی حضور کے آگے چلتے کبھی پیچھے کبھی دائیں کبھی بائیں، حضور نے ارشاد فرمایا اے ابوبکر یہ کیا کرتے ہو، عرض کیا: یارسول اللہ جب یہ خیال آتا ہے مبادا کوئی کمین میں بیٹھا ہو تو حضور کے آگے چلتا ہوں جب یہ گمان ہوتا ہے کہ شاید لوگ پیچھے آتے ہوں تو پسِ پشت اور کبھی دہنے کبھی بائیں، کافروں کی جانب سے مجھے حضور پر اطمینان نہیں پس شب بھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پنجوں کے بل راہ چلے یعنی کہ تا نشانِ قدم سے سراغ نہ لگے یہاں تک کہ پائے اقدس ورم کر گئے جب صدیق اکبر نے یہ کیفیت دیکھی حضور کو اپنے کندھوں پر سوار کر کے دوڑے یہاں تک کہ غارِ ثور تک لائے پھر حضور کو اتار کر عرض کیا قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے

---

(۱) 1 کنز العمال، تالیفات اشرفیہ، ملتان، ۱۲/ ۳۳۵

2 سیرت حلبیہ، دار المعرفۃ، بیروت، ۲/ ۱۶۶

3 الریاض النضرۃ، چشتی کتب خانہ، فیصل آباد، ۲/ ۲۳

marfat.com

Marfat.com

ساتھ بھیجا حضور غار میں تشریف نہ لے جائیں جب تک میں نہ جاؤں کہ اگر اس میں کوئی چیز ہو تو پہلے میری ہی جان پر آئے جب غار میں گئے وہاں کچھ نہ دیکھا حضور کو اٹھا کر اندر لے گئے اور غار میں سوراخ تھا جس میں سانپ اور اژدھے تھے دلدادۂ جاناں کو خوف ہوا مبادا اس میں سے کوئی چیز نکل کر محبوب کو ایذ پہنچائے اپنا پاؤں سوراخ میں رکھ دیا اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی گود میں سر رکھ کر آرام فرمایا ادھر سانپوں اور اژدھوں نے کاٹنا اور سر مارنا شروع کیا صدیق اکبر نے اس خیال سے کہ جان جائے مگر محبوب کی نیند میں خلل نہ آئے مطلق حرکت نہ کی یہاں تک کہ آنسوان کے شبنم وار گل بستان اصطفا صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ اقدس پر پڑے حضور کی آنکھ کھل گئی ارشاد ہوا اے ابوبکر کیا ہے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں مجھے سانپ نے کاٹا حضور نے لعابِ دہنِ اقدس لگا دیا تکلیف زائل ہوئی آخر عمر میں اس نے عود کیا اور سببِ شہادت ہوا، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے شبِ غار صدیق اکبر نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے مجھے جانے دیجئے کہ اگر سانپ یا کوئی اور چیز ہو تو پہلے مجھے پہنچے فرمایا جاؤ پس گئے اور بہ سبب تاریکئ غار کے اپنے ہاتھوں سے تلاش کرنے لگے جہاں کہیں سوراخ پایا اپنے کپڑے پھاڑ کر اس میں رکھ دئے یہاں تک کہ تمام کپڑے سوراخوں میں بھر دیئے ایک سوراخ باقی رہ گیا اس پر اپنی ایڑی رکھ دی اور حضور سے عرض کیا تشریف لائیے پس جب صبح ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کپڑے تمہارے کہاں ہیں اے ابوبکر انہوں نے جو کیا تھا سمع اقدس تک پہنچایا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اٹھا کر جنابِ باری (میں) دعا کی، الٰہی ابوبکر کو قیامت کے دن میرے جنت کے درجے میں میرے ساتھ کر حضور

marfat.com
Marfat.com

کو وحی آئی کہ اللہ نے آپ کی دعا قبول فرمائی۔(۱) مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ فرماتے ہیں "ان اللہ ذم الناس کلھم ومدح ابا بکر فقال ﴿الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذھما فی الغار اذیقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا﴾(۲)"(۳) یعنی اللہ جل جلالہ (نے) سب لوگوں کی مذمت فرمائی اور ابو بکر کی مدح وستائش، کہ فرماتا ہے الا تنصروہ الآیۃ اگر تم رسول کی مدد نہ کرو گے تو اللہ نے اس کی مدد کی جب اسے نکال دیا کافروں نے، دوسرا ان دو کا جب وہ دونوں غار میں تھے جب اپنے یارے کہتا تھا غم نہ کھا، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

وجہِ دہم: جب غار سے نکلے دن رات جاگتے گذرا یہاں تک کہ ٹھیک دوپہر ہو گیا صدیق نے تلاشِ سایہ میں نظر دوڑائی ایک چٹان (پر) نظر پڑی اس کی طرف گئے دیکھا کچھ سایہ باقی ہے وہاں زمین کو صاف وہموار کر کے حضور کیلئے بچھونا بچھا دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آرام فرمایئے حضور نے استراحت فرمائی یہ کفار کو دیکھنے نکلے کہ مبادا آنہ پہنچے ہوں اسی اثنا میں ایک چرواہے (کے) پاس بکریاں دیکھیں تھن صاف کرا کے دودھ دھوایا پھر اس میں پانی ملایا کے نیچے تک ٹھنڈا ہو گیا، پھر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے حضور جاگ چکے تھے عرض کیا نوش فرمایئے، صدیق اکبر فرماتے ہیں

---

(۱) تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، ابوبکر الصدیق، حدیث ۳۳۹۸، دار الفکر، بیروت، ۸۰/۳۰

(۲) پ۱۰، سورۃ التوبۃ، آیت ۴۰

(۳) تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، ابوبکر الصدیق، حدیث ۳۳۹۸، دار الفکر، بیروت، ۲۹۱/۳۰

marfat.com
Marfat.com

حضور نے یہاں تک پیا کہ میرا جی خوش ہو گیا پھر کوچ کیا کفار در پے تھے سراقہ رضی اللہ تعالی عنہ کہ اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے قریب حضور کے پہنچ گئے کہ نیزہ دو نیزہ یا تین نیزہ کا فرق رہ گیا صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ دوڑنے ہمیں پکڑ لیا فرمایا غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے جب سراقہ اور قریب ہو گئے کہ ان کا گھوڑا ہی بیچ میں فاصل تھا صدیق نے پھر وہی کلمہ عرض کیا اور رونے لگے حضور نے ارشاد فرمایا کیوں روتے ہو عرض کیا خدا کی قسم میں اپنی جان کے لئے نہیں روتا لیکن حضور کے غم سے روتا ہوں۔(۱)

الغرض ہر وقت و ہر حال میں اس یارِ غار نے حق جاں نثاری کما ینبغی ادا کیا اور نہایت سخت سخت مصیبتوں میں اور بیکسی اور تنہائی کے وقتوں میں حضور کا ساتھ دیا اور یہ سب مضامین احادیثِ معتبرہ سے ثابت ہیں۔

فقد اخرج البخاری فی صحیحه عن عروة من الزبیر "قال سألت عن عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما من اشد ما صنع المشرکون برسول الله صلی الله علیه وسلم قال رأیت عقبة بن ابی معیط جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم وهو یصلی فوضع ردائه فی عنقه فخنقه به خنقا شدیدا فجاء ابو بکر حتی دفعه عنه فقال

(۱) صحیح ابن حبان، کتاب التاریخ فصل فی ہجرتہ علیہ السلام، ذکر وصف قدوم المصطفی واصحابہ الخ، حدیث ۶۲۴۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۸/۶۴

marfat.com
Marfat.com

اتقتلون رجلا ان يقول ربى الله وقد جاء كم بالبينات من ربكم (۱)''(۲)

الحاكم عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ''قال لقد ضربوا رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى غشى عليه فقام ابو بكر فجعل ينادى ويقول ويلكم اتقتلون رجلا ان يقول ربى الله قالوا من هذا قالوا هذا ابن ابى قحافة المجنون(۳)''(۴)

ابو عمرو فی الاستیعاب عن اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما '' انهم قالوا لها ما اشد ما رأيت المشركين بلغوا من رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت كان المشركون قعودا فى المسجد فتذاكروا رسول الله صلى الله عليه وسلم وما يقول فى الهتهم فبيناهم كذالک اذ دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم المسجد فقاموا اليه وكان اذا سألوه عن شئى صدقهم فقالوا الست

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ پیچھے صفحہ 242 وجہ دوم میں گذر گیا ہے۔

(۲) صحیح البخاری، کتاب الفضائل، باب قول النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لو کنت متخذا خلیلا، حدیث ۳۶۷۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲/۵۲۴

(۳) اس حدیث کا ترجمہ پیچھے صفحہ 243 وجہ سوم میں گذر گیا ہے۔

(۴) المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب خلافۃ ابی بکر، حدیث ۴۴۲۴، دار المعرفۃ، بیروت، ۴/۱۱

marfat.com
Marfat.com

فی الهتنا کذا و کذا قال بلی فتشبوا به باجمعهم فاتی الصریخ الی ابی بکر فقیل له ادرک صاحبک فخرج ابو بکر حتی دخل المسجد فوجد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم والناس مجتمعون علیه فقال ویلکم اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جاء کم بالبینا ت من ربکم قالت فلهوا عن رسو ل اللہ صلی اللہ علیه وسلم واقبلوا علی ابی بکر یضربونه قالت فرجع الینا لا یمس شیئا من غدائره الا جاء معه وهو یقول تبارکت یا ذوالجلال والاکرام(۱)''(۲)

وروی عن عمر و بن العاص رضی اللہ عنه '' قال ما تنوول رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بشئی کان اشد من ان طاف بالبیت ضحی فلقوه حین فرغ فاخذوا بمجامع ردائه وقالو انت الذی تنهانا عما کان یعبد آباؤنا قال انا ذاک فقام ابو بکر فالتزمه من ورائه ثم قال﴿ اتقتلون رجلا ان یقول ربی اللہ وقد جائکم بالبینات من ربکم ط ان یک کاذبا فعلیه کذبه ج وان یک صادقا یصبکم بعض الذی یعدکم ط ان اللہ لا یهدی من هو مسرف کذاب ۝﴾ رافعا صوته بذالک وعیناه تسیحان حتی ارسلوه(۳)''(۴)

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ پیچھے صفحہ 243 وجہ چہارم میں گذر گیا ہے۔

(۲) مسند ابی یعلی موصلی، مسند ابی بکر الصدیق، الحدیث ۴۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱/۴۲

(۳) اس حدیث کا ترجمہ پیچھے صفحہ 245 وجہ پنجم میں گذر گیا ہے۔ (حاشیہ جاری ہے)

marfat.com
Marfat.com

واخرج البزارفی مسنده عن علی رضی الله عنه

انہ قال اخبرونی من اشجع قالو انت قال اما انی ما بارزت احدا الا انتصفت منه ولکن اخبرونی باشجع الناس قالو لا نعلم فمن قال ابو بکر انه لما کان یوم بدر جعلنا لرسول الله صلی الله علیه وسلم عریشا فقلنا من یکون مع رسول الله صلی الله علیه وسلم لئلا هوی الیه احد من المشرکین فوالله ما وفا منا احد الا ابو بکر شاهدا بالسیف علی راس رسو ل الله صلی الله علیه وسلم لا یهو ی الیه احد الا هوی الیه فهذا اشجع الناس قا ل علی ولقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم واخذ به قریش فهذا یجوء ہ وهذایتلقاہ وهم یقولون انت الذی جعلت الآلهة الٰها واحدا قال فوالله ما وفا منا احد الا ابو بکر یضرب هذا ویجوء هذا ویتلقا هذا وهو یقول ویلکم اتقتلون رجلا ان یقول ربی الله ثم رفع علی بردة کانت علیه فبکی حتی اخضلت الحیة ثم قال امؤمن ال فرعون خیر ام ابو بکر فسکت القوم فقال الا تجیبوا نی فوالله لساعةابی بکر خیر من مثل ال فرعون ذلک رجل کتم ایمانه وهذا رجلا اعلن ایمانه (۱)"(۲)

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ)(۴) تاریخ دمشق لابن عساکر، ابوبکر الصدیق، دار الفکر، بیروت، ۳۰/۵۴

(۱) اس حدیث کا ترجمہ پیچھے صفحہ 245 وجہ ششم میں گذر گیا ہے۔

(۲) البحر الزخار، مسند علی بن ابی طالب، حدیث ۷۶۱، مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ، ۳/۱۴

marfat.com

Marfat.com

فی ریاض النضرۃ ”عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنھا

قالت لما اجتمع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانوا تسعۃ وثلثین رجلا الح ابو بکر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الظھور فقال یا ابا بکر انا قلیل فلم یزل یلح علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی ظھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتفرق المسلمون فی نواحی المسجد وقام ابو بکر فی الناس خطیبا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس وکان اول خطیب دعا الی اللہ عزوجل والی رسولہ صلی اللہ علیہ وسلم وثار المشرکون علی ابی بکر وعلی المسلمین فضربوھم فی نواحی المسجد ضربا شدیدا ووطی ابو بکر وضرب ضربا شدیدا ودنا منہ الفاسق عتبۃ بن ربیعۃ فجعل یضربہ بغلین مخصوفتین ویخرقھما بوجھہ واثر ذلک حتی ما یعرف انفہ من وجھہ وجاءت بنو تیم فدخلو االمسجد وقالوا واللہ لئن مات ابو بکر لتقتلن عتبۃ ورجعوا الی ابی بکر فجعل ابو قحافۃ وبنو تیم یتکلمون ابا بکر حتی اجابھم فتکلم آخر النھار ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنالوہ بالسنتھم وعذلوہ ثم قاموا وقالوا الام الخیر بنت صخر انظری ان تطعمیہ شیئا او تسقیہ ایاہ فلما خلت بہ والحت جعل یقول ما فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت واللہ ما لی علم لصاحبک فقال اذھبی الی ام جمیل

marfat.com
Marfat.com

بنت الخطاب فاسأ ليها عنه فخرجت حتى جاء ت ام جميل فقالت ان ابا بكر ليسألك عن محمد صلى الله عليه وسلم بن عبد الله قالت ما اعرف ابا بكر ولا محمدصلى الله عليه وسلم بن عبد الله وان تجئ ان امضى معك الى ابنك فعلت قالت نعم فمضت معها حتى وجدت ابا بكر صريعاً دنفاً فدنت منه ام جميل واعلنت با لصباح وقالت ان قوما نالو ا منك هذا لاهل الفسق وانى لارجوا ان ينتقم الله لك قا ل ما فعل رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت هذه امك تسمع قال فلا عين عليك منها قالت سالم صحيح قال فاين هو قالت فى دار الارقم قال فان لله على اليّته ان لا اذوق طعاما ولا شرابا او آتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فامهلتا حتى اذا هد أت الرجل وسكن الناس خرجتها به يتكئ عليهما حتى ادخلناه على النبى صلى الله عليه وسلم قالت فانكب عليه فقبله وانكب عليه المسلمون ورق له رسول الله صلى الله عليه وسلم رقة شديدة فقال ابو بكر بابى انت وامى ليس فى مانا ل الفاسق من وجهى هذه امى بر ة بوالديها وانت مبارك فادعها الى الله تعالى وادع الله عزوجل لها عسى ان يستقذ ها بك من النار فدعا لها رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسلمت فاقامو ا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا وهم تسعة وثلثون رجلا وكان اسلام حمزة يوم ضرب

marfat.com
Marfat.com

ابو بکر (۱)''(۲)

البزار عن علی کرم اللہ تعالی وجہہ (یہاں بیاض ہے)

ابن عساکر عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه '' قال تباشرت الملئكة يوم البدر فقالوا اما ترون ان ابا بكر الصديق مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في العريش (۳)''(۴)

عن حلبة بن محصن قال قلت لعمر بن الخطاب انت خير من ابی بكر فبكى وقال والله ليلته من ابی بكر ويوم خير من عمر عمر هل لك ان احدثك عن ليلته ويومه قال قلت نعم يا امير المؤمنين قال اما ليلته (۵)فلما خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم

---

(۱)اس حدیث کا ترجمہ پیچھے صفحہ 246 تا 247 وجہ ہفتم میں گذر گیا ہے۔

(۲)الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ، الباب الاول، ذکر اسلام امہ ام الخیر، دارالکتب العلمیہ، بیروت، الجزء ۱، ص ۷۵ (۳)اس حدیث کا ترجمہ صفحہ 247 پر وجہ ہشتم میں گذر گیا۔

(۴) تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۹۶/۳۰

(۵)ترجمہ: حلبہ بن محصن سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ''میں نے عمر بن خطاب سے عرض کی کہ آپ ابوبکر سے بہتر ہیں (یہ سنتا تھا کہ) وہ رو پڑے، اور ارشاد فرمایا اللہ کی قسم ابوبکر کی ایک دن اور ایک رات عمر کی تمام زندگی سے بہتر ہے، کیا تجھے یہ پسند ہے کہ ان کی اس رات اور دن کے بارے میں میں تجھ سے گفتگو کروں، راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی: جی ہاں اے امیر المؤمنین، ارشاد فرمایا: بہر حال ابوبکر کی رات (باقی کا ترجمہ امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے وجہ نہم میں کیا ہے)

marfat.com
Marfat.com

هـاربـا من اهل مكة خرج ليلا فتبعه ابو بكرفجعل يمشي مرة امامه و مرة خلفه ومرة عن يمينه ومرة عن يساره فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذا يا ابا بكر من فعلک قال يا رسول الله اذكر الرصد فاكون امامک واذكر الطلب فاكون خلفک ومرة عن يمينک و مرة عن يسارک لا امن عليک قال فمشي رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة على اطراف اصابعه حتى حفيت رجله فلما رأها ابو بكر رضى الله تعالى عنه انها قد حفيت حمله على كاهله جعل يشتد به حتى اتى به فم الغارفانزله ثم قال له والذى بعثک بالحق لا تدخله حتى ادخله فان كان فيه شئى نزل بى قبلک فدخل فلم يرى شيأ فحمله فادخله وكان فى الغار فرق فيه حيات وافاعى فخشى ابو بكر ان يخرج منهن شئى فيو ذى رسول الله صلى الله عليه وسلم فالقمه قدمه فجعلن يضربنه وتلسمه الحيات والافاعى وجعلت دموعه تنحدررسول الله صلى الله عليه وسلم يقول له يا ابا بكر﴿ لا تحزن ان الله معنا فانزل الله سكينته ﴾الاطمانيةلابى بكر فهذه ليلة ‘‘ الحديث(۱)

وروى رزين عن امير المؤمنين رضى الله تعالى

---

(۱) تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، الرقم ۳۳۹۸، ابوبکر الصدیق، دارالفکر، بیروت، ۸۰/۳۰

marfat.com
Marfat.com

عنه قريبا من ذلک ''وقال فيه ثم قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم ادخل فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم ووضع راسه في حجره ونام فلدغ ابو بكر في رجله من الحجر ولم يتحرک مخافةان ينتبه رسول الله صلى الله عليه وسلم فسقطت دموعه على وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما لک يا ابا بكر قال لدغت فداک ابي وامي فتفل رسول الله صلى الله عليه وسلم فذاهب ما يجد ثم انتقض عليه وكان سبب موته(۱)''(۲)

عن انس بن مالک ''قال لما كانت ليلة الغار قال ابو بكر يا رسول الله دعني فلادخل قبلک فان كانت حية او شئى كانت بي قبلک قال ادخل فدخل ابو بكر فجعل يلمس بيديه فكلما رأى حجرا قال بثوبه فشقه ثم القمه الحجر حتى فعل ذلک بثوبه اجمع وبقي حجر فوضع عليه عقبه وقال ادخل فلما اصبح قال له النبي صلى الله عليه وسلم فاين ثوبک يا ابا بكر فاخبره بالذى صنع فرفع النبي صلى الله عليه وسلم يديه فقال اللهم اجعل ابا بكر معي في

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ صفحہ 248 وجہ نہم میں گذر گیا ہے۔

(۲) مشکاۃ المصابیح، کتاب المناقب، باب مناقب قریش، باب مناقب ابی بکر الصدیق، حدیث ۶۰۳۴، دار الفکر، بیروت، ۳/ ۳۳۸

marfat.com
Marfat.com

درجتی یوم القیامة فاوحی اللہ الیہ ان استجاب اللہ لکما)''(۲)

البخاری والمسلم ''عن البراء بن عازب فی حدیث طویل قال فیہ فقال ابو بکر خرجنا فادلجنا فاحیینا یومنا ولیلتنا حتی اظھرنا وقام قائم الظھیرة وضربت ببصری ھل اری ظلا فادی الیہ فاذا انا بصخرة فاھویت الیھا فاذا بقیة ظلھا فسویتہ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفرشت لہ فروة وقلت اضطجع یا رسول اللہ فاضطجع ثم خرجت انظر ھل اری احدامن الطلب فاذا انا براعی غنم فقلت لمن انت یا غلام فقال لرجل من قریش فسماہ فعرفتہ فقلت ھل فی غنمک من لبن قال نعم قلت وھل انت حالب بی قال نعم قال فامرتہ فاعتقل شاة منھا ثم امرتہ فنقضضرعھا فحلب مکثبة ثم صببت الماء علی القدح حتی برد اسفلہ ثم اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوافیتہ قد استیقظ فقلت اشرب یا رسول اللہ فشرب حتی رضیت ثم قلت الم یأن للرحیل فارتحلنا والقوم یطلبون فلم یدرکنا منھم الا سراقةبیننا وبینہ قدررمح او رمحین او ثلثة قلت یا رسول اللہ ھذاء الطلب قد لحقنا فقال لا تحزن ان اللہ معنا حتی اذا

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ پیچھے صفحہ 248 وجہ نہم میں گزر گیا ہے۔

(۲) حلیة الاولیاء، ذکر الصحابة من المھاجرین، ذکر ابی بکر صدیق، حدیث ۷۱، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱/ ٦۷

marfat.com
Marfat.com

دنی فکان بیننا وبینه فرس له فقلت یا رسول الله هذا الطلب قدلحقناوبکیت قال لم تبکی قال قلت اما والله لا ابکی علی نفسی ولکن ابکی علیک فدعا علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم"

(۱)الحدیث۔(۲)

جبکہ تعدادِ وجوہ وسردِ احادیث سے فراغت پائی تو اب وقت وہ آیا کہ عنانِ قلم اتمامِ تقریب (کی) طرف پھیری جائے۔

فاقول وباللہ التوفیق ہر مسلمان بلکہ ہر عاقل کو جس طرح وجوب وجود توحیدِ الٰہی کا اذعانِ تام حاصل ہے ویسا ہی اس امر پر یقینِ کامل ہے کہ کارخانۂ تقدیر ازلی ایک بڑے حکیم جلیل الحکمۃ کی صنعت ہے جس کے سراپردۂ اتقان ومتانت کے گردفضول ولایعنی کو ہرگز بارنہیں جو کام کرتے ہیں عینِ حکمت ہوتا ہے اور جو تقدیر فرماتے ہیں سراپا مصلحت ﴿صنع الله الذی اتقن کل شئی (۳)﴾(۴) مالک مختار ہیں مگر کبھی تفضیلِ مفضول، ترجیحِ مرجوح روانہیں رکھتے اور جس کام کی غایتِ اصلاح منظور ہوتی ہے ہرگز غیرالیق کے ہاتھ میں نہیں دیتے ہاں جس معاملہ کو

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ پیچھے صفحہ 250 وجہ دہم میں گذر گیا ہے۔

(۲) صحیح ابن حبان، کتاب التاریخ، فصل فی ہجرتہ علیہ السلام، ذکر وصف قدوم المصطفی واصحابہ الخ، حدیث ۶۲۴۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۶۴/۸

(۳) ترجمۂ کنز الایمان: یہ کام ہے اللہ کا جس نے حکمت سے بنائی ہر چیز۔

(۴) پ ۲۰، سورۃ النمل، آیت ۸۸

marfat.com
Marfat.com

خراب وتباہ کرنا چاہتے ہیں اس کا ولی امر ایسے ہی لوگوں کو کرتے ہیں جو شریر مفسد ہوں ورنہ صالحین سے سوا اصلاح کے کچھ نہیں ہوتا آیت کریمہ میں ﴿حتی نؤتی مثل ما اوتی رسل الله ط الله اعلم حیث یجعل رسلته (۱)﴾(۲)

اور کریمہ ﴿ء انزل علیه الذکر من بیننا (۳)﴾(۴)﴿ الیس الله باعلم بالشکرین (۵)﴾(۶) اور احادیث میں ''یابی الله والمومنون الا ابا بکر (۷)''(۸) اور قولِ امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''ان یعلم الله فیکم خیرا یول علیکم خیارکم (۹)''(۱۰)

اور واقعات میں خلافتِ خلفائے کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین صورت

---

(۱) ترجمۂ کنزالایمان: جب تک ہمیں بھی ویسا ہی نہ ملے جیسا اللہ کے رسولوں کو ملا، اللہ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔ (۲) پ۸، سورۃ الانعام، آیت ۱۲۴

(۳) ترجمۂ کنزالایمان: کیا ان پر قرآن اتارا گیا ہم سب میں سے۔

(۴) پ۲۳، سورہ صٓ، آیت ۸

(۵) کیا اللہ خوب نہیں جانتا حق ماننے والوں کو۔

(۶) پ۷، سورۃ الانعام، آیت ۵۳

(۷) ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور مومنین ابوبکر کے سوا کا انکار فرماتے ہیں۔

(۸) المستدرک علی الصحیحین للحاکم، حدیث ۶۰۱۶، دار المعرفۃ، بیروت، ۴/۶۰۱

(۹) ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم میں خیر جانتا ہے لہذا تم پر تم میں سے بہتر کو خلیفہ بنائے گا۔

(۱۰) المستدرک علی الصحیحین للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ذکر خلافۃ النبوۃ ثلاثون سنۃ، حدیث ۴۷۵۲، دار المعرفۃ، بیروت، ۴/۱۲۳

marfat.com
Marfat.com

اولی اور کریمہ ﴿اذا اردنا ان نهلک قریة امرنا مترفیها ففسقوا فیها فحق علیها القول فدمّرنها تدمیرا(۱)﴾(۲) ☆اور حدیث ''اذا وسد الامر الی غیر اهله فانتظروا الساعة(۳)''(۴)

ودیگر احادیث اشراطِ ساعت وقربِ قیامت از اول وسفہا کے ریاست اور واقعۂ امارتِ باطلہ یزید پلید ومتجبرہ مروانیاں صورتِ ثانیہ پر شاہد عادل ہے، اب خرد خوردہ بین وعقل نکتہ چین اس نکتہ کے ملاحظہ اور وجوہ واحادیثِ مذکورہ کے مطالعہ کے بعد مضطرانہ غور وتامل کرتی ہے کہ در حقیقت حافظ وناصر اپنے رسول کریم علیہ الصلوۃ

☆قوله امرنا مترفیها ای کثرناهم وجعلنا هم ولاة لامر قاله ابن مسعود رضی الله تعالی عنه ۱۲ منه(۵)

---

(۱) ترجمۂ کنز الایمان: اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں اس کے خوش حالوں پر احکام بھیجتے ہیں، پھر وہ اس میں بے حکمی کرتے ہیں تو اس پر بات پوری ہو جاتی ہے، تو ہم اسے تباہ کر کے برباد کر دیتے ہیں۔

(۲) پ۱۵، سورۃ بنی اسرائیل، آیت ۱۶

(۳) ترجمہ: جب معاملہ غیر اہل کے ہاتھ میں ہو تو قیامت کا انتظار کرو۔

(۴) صحیح البخاری، کتاب العلم، باب من سئل علما وهو مشتغل فی حدیثه، حدیث ۵۹، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱/۳۷

(۵) ترجمہ: ہم ان کو کثرت سے نعمتیں دیتے ہیں اور ان کو معاملہ کا والی بناتے ہیں یہ قول ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

والتسلیم کا حضرت حق ہے جل مجدہ وعز جدہ عالم اسباب میں کہ یہ کام دوسرے کے متعلق کریں دستِ تقدیرِ حکمت جلیلہ کے مطابق اسے اپنا جارحۂ فعل و آلۂ تصرف بناتا ہے فیضِ ازلی نے جو داعیۂ نصرت وحمایتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دلِ صدیق میں ڈالا اور مصائبِ ہائلہ وشدائدِ غائلہ میں انہیں بالتخصیص جارحہ اپنی حفظ وکفالت کا فرمایا آیا یہ داعیہ ڈالنا اور جارحہ بنانا محض جزافاً بے ملاحظۂ استعداد ولیاقت (تھا) یا بالقصد اس کام کے لئے اسے چنا جو اس کی قابلیت اور نیابتِ حفظ الٰہی کی صلاحیت نہ رکھتا تھا یا دوسرا شخص ان سے الیق وانسب جو ان سے بہتر اس کام کو انجام دیتا موجود تھا اسے چھوڑ کر ان کے سپرد کیا یا جب تک علم الٰہی نے صدیق اکبر کو سب سے زیادہ اس نیابت وآلیت کے قابل اور سب سے بڑھ کر رسول کا انیس ودمساز ومحرمِ راز وعاشق جانباز نہ۔۔۔ تھا ازل الآزال میں اس کار خطیر کے واسطے مخصوص نہ کیا تھا یا للمنصفین نجار جس کام کو باسلوب خوب انجام دینا چاہتا ہے سب تیشوں سے عمدہ تیشہ پسند کرتا ہے اور مبارز جب میدانِ قتال میں جولان کرتا ہے حتی الوسع شمشیرِ بے نظیر قبضہ میں لیتا ہے پھر حکمتِ الٰہی تو حکمتِ الٰہی ہے **لیس کمثلہ شیء وھو السمیع العلیم** اب وجدانِ سلیم کی طرف مراجعت ضرور ہے کہ ایسے کام کی لیاقت میں کیا کیا درکار ہیں۔

اولاً: محبِ ناصر کے صفات واخلاقِ نفسانیہ محبوبِ منصور کے عادات واوصاف سے غایت تشبہ ومماثلت بلکہ کمالِ اتحاد ویک رنگی پر واقع ہوں اُس کی رضا اِس کی رضا ہو اور جو اُسے ناپسند ہو اِسے مکروہ تا کہ محبوب اس سے مانوس ومالوف ہو اور وابستگی

marfat.com
Marfat.com

تام پیدا کرے اور یہ بوجہ اسی اتحاد و یکجہتی کے ہر کام میں اس کی مرضی (کے) مطابق چلے ورنہ تخالفِ مزاج سبیلِ تنافر سے بنیانِ تناصر کو ازہم ریختہ کر دیتا ہے۔

ثانیاً: محبوب کو اس پر وثوق و اعتمادِ تام حاصل ہو اور سب کاموں میں اسے اپنا مرجع بنائے پردہ تکلف درمیان سے بالکل اٹھ جائے ورنہ ایک ہاتھ سے تالی بجنا معلوم۔

ثالثاً: آتشِ محبت سینۂ محب میں اس درجہ مشتعل ہو کہ ماوراء اس کا نسیاً منسیاً اور اس کی ادنیٰ تکلیف پر اپنی جان دے دینا بطوع و رغبت گوارا ہو ورنہ جان نثاری سے معذور ہے اور آلۂ حفظِ الٰہ ہونا بہت دور۔

رابعاً: اسے صبرِ تام عطا فرمائیں کہ اہوال و شدائد اس کے زمامِ استقلال کو ہاتھ سے نہ لے جائیں۔

خامساً: شجاعت و ہمت و جرأت و سخاوت **الی غیر ذلک من الامور التی لا یخفی علی اللبیب** (۱) پس بالیقین ثابت ہو گیا کہ ابوبکر صدیق اللہ کے نزدیک چہرۂ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سپر ہونے کے لئے سب سے زیادہ لائق تھے، اور حضور کی غمگساری و رازداری و اخلاقِ نفسانیہ میں عاداتِ کریمہ سے یک رنگی اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر انتہا درجہ کی شیفتگی میں کوئی ان کا مماثل نہ تھا اور جو انس و میلان حضور کو ان سے تھا کسی سے نہ تھا اور جو اطمینان و وثوق ان پر تھا کسی پر نہ تھا

---

(۱) ترجمہ: اس کے علاوہ اور چیزیں جو عقل مند پر مخفی نہیں۔

marfat.com
Marfat.com

یا لیت شعری (۱) کیا ایسا شخص افضلِ امت اور قربِ الٰہی میں سب پر فائق اور جناتِ عدن میں سب کا سردار نہ ہوگا یا جو لوگ تفضیلِ صدیق میں مرتاب اور اذعان حق سے مرتاب ہیں مضامین اس فصل کے غیرِ صدیق کے لئے بھی ثابت کر دکھائیں گے وان ذلک لا یتاتی لھم بحمد اللہ ھذا ما الھمنی ربی ان ربی لذو فضل عظیم (۲) کلام طویل ہے اور فرصت قلیل وقصیر اور مزاجِ سامعان کے ناز دامن گیر ورنہ ہم اس دلیل کو چند تقریبوں میں بیان کرتے وفیما ذکرنا کفایۃ لاولی النھی۔(۳)

فصل: دربارِ نبوت میں حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جاہ وثروت میں

قرآنِ عظیم ووحیِ حکیم باعلی نداء منادی کہ معاملہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا عین معاملۂ الٰہی ہے، اطاعت اس جناب کی اطاعتِ ربانی اور عیاذاً باللہ نافرمانی ان کی خدا کی نافرمانی جو ان کا محبوب ومقبول ہے اللہ کا محبوب ومقبول اور جو ان کا مخذول ومقہور ہے اللہ کا مقہور ومخذول، جسے جس قدر قرب ان سے حاصل اسی قدر حضرتِ حق سے واصل، اور جتنا ان سے دور اتنا ہی رحمتِ الٰہی سے مہجور اور اس معنی کا انکار نہ کرے گا مگر دشمنِ اسلام، اب حجابِ تعصب نگاہِ بصیرت سے اٹھا کر غور کرنا

---

(۱) ترجمہ: کاش مجھے علم ہوتا۔

(۲) ترجمہ: اور بحمد اللہ وہ ایسے مضامین نہیں لاسکیں گے، یہ میرے رب نے مجھ پر ظاہر کیا ہے، بے شک میرا رب عظیم فضل والا ہے۔

(۳) ترجمہ: جو ہم نے ذکر کیا وہ عقل والوں کے لئے کافی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

چاہئے کہ آیا دربارِ دُرر بارِ نبوت میں جو قرب و وجاہت حضراتِ شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حاصل ہے دوسرا بھی اس میں شرکت رکھتا ہے؟ جس قدر نگاہِ غامض کی جائے گی اسی قدر جاہ و منزلتِ شیخین سب سے بلند و بالا نظر آئے گی اب ہم اس مضمون کو تیس وجہ سے ثابت کرتے ہیں جن سے حجتِ الٰہی قائم ہو جائے اور مخالف و موافق کو جائے تردد وانکار باقی نہ رہے **فیقول وباللہ التوفیق۔**

وجہِ اول: مہاجرین وانصار واصحابِ سیدِ ابرار صلی اللہ علیہ وسلم سے مجلسِ ملائک وانس میں کوئی حضورِ والا کی طرف نگاہ نہ اٹھا سکتا سوا ابوبکر وعمر کے کہ یہ حضور کو دیکھتے اور حضور انہیں، الترمذی **عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج علی اصحابہ من المهاجرین والانصار وهم جلوس وفيه ابو بكر وعمر فلا يرفع اليهاحد منهم بصره الا ابو بكر وعمر فانهما كانا ينظران اليه وينظر اليهما ويتبسمان اليه ويتبسم اليهما(۱)۔(۲)**

وجہِ ثانی: سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دیکھ کر تبسم فرماتے اور یہ حضورِ والا کو دیکھ کر مسکراتے اور یہ معنی غایت ملاطفت ونہایت وجاہت سے مخبر اور حضرات

---

(۱) اس حدیث کا کچھ ترجمہ اس سے پہلے ہے۔

(۲) سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی بکر وعمر، حدیث ۳۶۸۸، دار الفکر، بیروت، ۵/۳۸۶

marfat.com
Marfat.com

شیخین سے مخصوص کما فی الحدیث المذکور۔

وجہِ ثالث: عموماً مہاجرین اپنے نام سے پکارے جاتے اور صحابہ کرام سب کا نام لیتے عمر نے فرمایا عثمٰن نے کہا علی نے کہا رضی اللہ تعالیٰ عنہم مگر صدیق کہ یہ کنیت و لقب سے ذکر کئے جاتے اور خود سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح ان کو یاد فرماتے اور یہ بات فقیر نے اپنی طرف سے نہیں کہی بلکہ ایک صحابی کا ارشاد ہے کہ وہ ان وقائع کے مشاہد اور ان کے وجوہ واسباب پر مطلع تھے فضل صحابہ میں حضرت ابو الہیثم بن التیہان کا شعر گزرا۔ ؎ وسمیت صدیقا الخ کہتے ہیں ہر صاحب کا نام لیا جاتا ہے اور کوئی اس پر انکار نہیں کرتا سوا تمہارے کہ تمہیں صدیق کہا جاتا ہے۔

وجہِ رابع: اصحابِ کرام خدمتِ رسالت میں حلقہ باندھ کے بیٹھتے کہ مجلسِ اقدس مثل کنگن کے ہو جاتی اور ابو بکر صدیق اگر حاضر نہ ہوتے (تو) جگہ ان کی خالی رہتی اور کوئی اس میں طمع نہ کرتا جب آتے اپنی جگہ بیٹھ جاتے حضور والا ان کی طرف منہ فرماتے اور اپنی باتوں کا مخاطب انہیں ٹھہراتے اور لوگ سامع ہوتے۔

فقیر میگوید ؎ گرز مرغان خوش الحان ہمہ پر گشت چمن

جای بلبل بکنار گل خنداں سبز است(۱)

---

(۱) فقیر کہتا ہے اگرچہ ہر قسم کے خوش الحان پرندوں سے چمنستان بھرا ہے لیکن پھول کے کنارے بلبل کی جگہ سر سبز و شاداب یعنی خالی ہے۔

marfat.com
Marfat.com

''اخرج ابن عساکر عن مجمع الانصاری عن ابیه قال ان کانت حلقة رسول الله صلی الله علیه وسلم لتشتبک حتی تصیر کالاسوار وان مجلس ابی بکر منها لفارغ ما یطمع فیه احد من الناس فاذا جاء ابوبکر جلس ذلک المجلس واقبل علیه النبی صلی الله علیه وسلم بوجهه والقی الیه حدیثه ویسمع الناس ''(۱)(۲)

وجہ خامس: حضرت والا نے سیدنا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ مداح رسول ہیں اور موید بروح القدس، ارشاد فرمایا'' قلت فی ابی بکر شیئا قل حتی اسمع ''تم نے ابوبکر کی مدح میں بھی کچھ کہا ہے پڑھو کہ ہم سنیں حسان نے یہ اشعار عرض کئے ۔

وثانی اثنین فی الغار المنیف وقد طاف العدو به اذ صاعدا الجبلا
وکان حب رسول الله قد علموا من الخلائق لم یعدل به بدلا (۳)

حضور نے یہاں تک خندہ فرمایا کہ نواجذ شریفہ ظاہر ہو گئے اور ارشاد ہوا اے حسان تم

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے موجود ہے۔

(۲) المستدرک علی الصحیحین للحاکم، دارالفکر، بیروت، ۳/ ۲۹۳

(۳) ترجمہ: بلند غار میں دو میں سے دوسرا اور جب وہ پہاڑ پر چڑھے تو دشمن اس کے اردگرد پھر رہے تھے اور وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب ہیں۔ تمام مخلوق جانتی ہے کہ ان کے برابر کوئی نہیں۔

marfat.com
Marfat.com

نے سچ کہا وہ ایسے ہی ہیں رواہ ابن سعد عن الزھری والحاکم عن حبیب بن ابی حبیب وقد مر فی فصل الاحادیث۔(۱)(۲)

اقول: پُر ظاہر کہ خود مدحِ صدیق کی فرمائش کرنا اور برغبت تمام استماع پھر اس پر خندۂ سرور فرمانا غایتِ محبت ونہایتِ مرتبت کی دلیل ہے کہ غیر صدیق کے لئے ثابت نہیں۔

وجہِ سادس: ایک روز مجلس مقدس میں صدیق حاضر نہ تھے حضور نے ان کے آنے کی ان الفاظ سے خبر دی کہ اس وقت وہ آتا ہے کہ حق تعالیٰ نے میرے بعد اس کا مثل نہ بنایا اور روزِ قیامت اس کی شفاعت مثل میری شفاعت کے ہوگی جب حاضر ہوئے حضور نے ان کے لئے قیام فرمایا اور پیشانیٔ صدیق پر بوسہ دیا اور گلے لگایا اور ایک ساعت انس حاصل کیا۔

وجہِ سابع: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحابِ کرام ایک چشمہ میں داخل ہوئے حضور نے ارشاد فرمایا ہر شخص اپنے اپنے یار کی طرف پیرے سب صاحبوں نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر باقی رہ گئے پس خود سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق کی طرف شنا کی اور جا کر گلے لگایا اور فرمایا اگر

---

(۱) ترجمہ: اس کو ابن سعد نے زہری سے روایت کیا اور حاکم نے حبیب بن ابی حبیب سے روایت کیا اور یہ حدیث فصلِ احادیث میں گذر چکی۔

(۲) 1 طبقات لابن سعد، ۳/۱۷۴۔ 2 کنز العمال، تالیفات اشرفیہ، ملتان، ۱۲/۲۳۱

marfat.com
Marfat.com

میں کسی کو اپنا ایسا دوست بناتا کہ دل میں سوا اس کے دوسرے کی جگہ نہ ہوتی تو ابوبکر کو بناتا ولیکن وہ میرا رفیق ہے **فقد اخرج الطبرانی فی الکبیر وابن شاهین فی السنة عن ابن عباس رضی الله تعالى عنهما موصولا وابو القاسم البغوی وابن عساکر عن ابن ملیکة مرسلا قال وقل رسول الله صلی الله علیه وسلم واصحابه عذیرا فقال لیسبح رجل الی صاحبه فسبح کل رجل منهم الی صاحبه حتی بقی رسول الله صلی الله علیه وسلم وابو بکر فسبح رسول الله صلی الله علیه وسلم الی ابی بکر رضی الله عنه حتی اعتنقه فقال لو کنت متخذا خلیلا لاتخذت ابا بکر خلیلا ولکنه صاحبی (۱)۔(۲)**

وجہِ ثامن: امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ ثنائے صدیق میں فرماتے ہیں" **اشرفهم منزلة واکرمهم علیه واوثقهم عنده کما مر فی الحدیث الطویل** "(۳) یعنی مرتبہ آپ کا سب سے بالا اور دربارِ نبوت میں وجاہت اور حضور کو آپ پر وثوق سب سے زیادہ تھا۔

وجہِ تاسع: امام زین العابدین رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا شیخین کی منزلت

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے ہے۔

(۲) تاریخ دمشق لابن عساکر، ابوبکر الصدیق، حدیث ۳۳۹۸، دار الفکر، بیروت، ۳۰/۱۵۲

(۳) تاریخ دمشق لابن عساکر، ابوبکر الصدیق، حدیث ۳۳۹۸، دار الفکر، بیروت، ۳۰/۴۴۰

marfat.com
Marfat.com

بارگاہِ رسالت میں کس قدر تھی فرمایا جواَب ہے کہ وہ دونوں حضور کے برابر لیٹے ہیں
رواہ احمد وقد مر۔(۱)

وجہِ عاشر: اعظم دلائل سے یہ امر ہے کہ جب ان کا ذکر اور صحابہ کے ساتھ ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرِ شیخین کو مقدم فرماتے ان شاء اللہ تعالیٰ ثبوت کافی اس کا فصل۔۔ میں آئے گا۔

وجہِ حادی عشر: حجۃ الوداع سے پلٹتے میں خطبہ پڑھا اور بعدِ حمد وثنا ارشاد ہوا ''ایھا الناس انی ابابکر لم یسوء نی قط فاعرفوا له ذلک ایھا الناس انی راض عن ابی بکر وعمر و عثمن وعلی وطلحۃ و زبیر و سعد وعبد الرحمن بن عوف والمھاجرین الاولین فاعرفوا لھم ذلک'' (۲)رواہ الطبرانی عن سھل ،یعنی اے لوگوابوبکر نے مجھے کبھی ملال نہ دیا سو یہ پہچان رکھو اس کے لئے اے لوگو میں راضی ہوں ابوبکر وعمر وعثمٰن وعلی وطلحہ وزبیر وسعد و عبدالرحمٰن بن عوف ومہاجرینِ اولین سے سو یہ پہچان رکھو ان کے لئے۔

اقول: خطبۂ قریبِ وصال میں ذکرِ صدیق کو سب سے جدا فرمانا پھر سب کے ساتھ انہیں یاد دلانا پھر انکا ذکر سب پر مقدم کرنا دلیلِ تام ہے اس معنی پر کہ حضور کو جس قدر شانِ صدیق سے اعتنا تھا کسی سے نہ تھا اور جو عنایت ان کے اوپر مبذول تھی

---

(۱) مسند امام احمد،۴/۹۶
(۲) المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث ۵۶۴۰، داراحیاء التراث العربی، بیروت، ۶/۱۰۴

marfat.com
Marfat.com

کسی پر نہ تھی۔

وجہِ ثانی عشر: جب روزِ فتح حضور داخلِ مکہ ہوئے ابوبکر صدیق نے اپنے والدِ ماجد کو حاضر کیا ارشاد ہوا اس پیر کو تم نے گھر ہی میں کیوں نہ چھوڑ دیا کہ ہمیں اس کے پاس جاتے صدیق نے عرض کیا یا رسول اللہ اسی کا حاضر ہونا لائق تھا پھر حضور نے ان کے سینے کو مسح کر کے ارشاد فرمایا مسلمان ہو جا مسلمان ہو گئے" **قال محمد بن اسحق فلما دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم مكة دخل المسجد فاتى ابو بكر رضی الله عنه بابيه يقوده فلما رأه رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هلا تركت الشيخ فى بيته حتى اكون انا آتيه فيه قال ابو بكر رضي الله عنه يا رسول الله هو احق يمشي اليك من ان تمشي انت اليه فاجلسه بين يديه ثم مسح صدره ثم قال اسلم فاسلم (۱)" الحديث(۲)**

اقول: یہ اعزاز و اکرام ابو قحافہ کا ابو قحافہ کے لئے نہ تھا کہ وہ تو اس وقت مسلمان بھی نہ ہوئے تھے اور جب ہوئے تو طلقا سے تھے مہاجر نہ انصاری، غرض اس وقت تک اپنی ذات میں کوئی امر باعثِ تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ رکھتے تھے نہ

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے موجود ہے۔

(۲) مسند احمد بن حنبل، حدیث اسماء بنت ابی بکر الصدیق، حدیث ۲۷۰۲۳، دار الفکر، بیروت، ۲۷۴/۱۰

marfat.com
Marfat.com

مؤلفۃ القلوب سے تھے کہ بنظرِ استحالت ارشاد ہوا نہ فتحِ مکہ کے بعد تالیفِ قلوب کا صیغہ رہا لوگ الحمد للہ دینِ خدا میں خود فوج فوج داخل ہونے لگے اور جو پیری کا لحاظ کیجئے تو ہزاروں بڈھے مسلمان ہوئے انہیں کی کیا خصوصیت تھی، پس ثابت ہو گیا کہ یہ تعظیم درحقیقت صدیق اکبر کی تھی نہ سیدنا ابو قحافہ کی رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

وجہِ ثالث عشر: ارشاد فرماتے (ہیں) آسمان میں دو فرشتے ہیں ایک شدت کا حکم کرتا ہے دوسرا نرمی کا اور دونوں صواب پر ہیں اور جبریل ومیکائیل کا ذکر فرمایا پھر فرمایا دو نبی ہیں ایک {نرمی کا حکم دیتا ہے} اور دوسرا آمر شدت اور دونوں حق پر ہیں پھر ارشاد ہوا میرے دو یار ہیں ایک نرمی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا شدت کا اور دونوں راستی پر ہیں اور ابوبکر وعمر کا ذکر فرمایا الطبرانی **بسند حسن عن ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی السماء ملکین احدھما یامر بشدۃ والآخر باللین وکل مصیب وذکر جبریل ومیکائیل ونبیان احدھما یامر باللین والآخر یامر بالشدۃ وکل مصیب وذکر ابراھیم ونوحا ولی صاحبان احدھما یامر باللین والآخر بالشدۃ وکل مصیب وذکر ابابکر وعمر** (۱)(۲) اس سے زیادہ منزلت کیا ہو گی کہ حضور نے ان کو دو فرشتوں مقرب اور دو پیغمبر اولو العزم سے تشبیہ دی اور جو لفظ ان کے

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے موجود ہے۔

(۲) المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث ۷۱۵، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۳۱۶/۲۳

marfat.com
Marfat.com

حق میں ارشاد ہوئے ان کے لئے بھی فرمائے۔

وجہِ رابع عشر: حضورِ والا کا معمول تھا کہ ہر روز صبح وشام دو بار صدیق کے گھر تشریف لے جاتے اور یہ وہ مرتبہ ہے (کہ) نہایت نہیں رکھتا النجار عن عائشة قالت لم اعقل ابوی قط الا وهما یدینان الدین ولم یمر علینا یوم الا یأتینها فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم طرفی النهار بکرة وعشیة۔(۱)(۲)

وجہِ خامس عشر: منزلت ان کی دربارِ رسالت میں اس درجہ اشتہار کو پہنچی تھی کہ کفار بھی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انہیں کو پوچھتے اور جس معاملہ میں گفتگو منظور ہوتی ان کی خدمت میں حاضر ہوتے اور معاملہ ان کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا واحد جانتے، چنانچہ تفصیل اس کی ان شاء اللہ فصل۔۔ میں مذکور ہوگی۔

وجہِ سادس عشر: اللہ جل جلالہ نے اپنے حبیب کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو انتہا درجہ کی رحمت وشفقت کے ساتھ متصف فرمایا یہاں تک کہ فرماتا ہے

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے موجود ہے۔

(۲) صحیح البخاری، کتاب الصلوۃ، باب المسجد یکون فی الطریق، حدیث ۴۷۶، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، ۱/۱۸۰

marfat.com

Marfat.com

﴿وما ارسلنک الا رحمۃ للعالمین (۱)﴾(۲) اور فرماتا ہے ﴿فبما رحمۃ من اللہ لنت لھم (۳)﴾(۴) اس باعث سے حضور والا ہر قاصی ودانی سے نہایت اخلاق کے ساتھ پیش آتے اور باوجود اس جلالتِ شان کے جس کا نظیر غیر متصور ہے سب سے بلطف وعنایت خطاب فرماتے مگر یہ امر غالبًا اوروں کے ساتھ بے وجہ نہ ہوتا مثلاً مخاطب نے کچھ سوال کیا اس کا جواب ارشاد ہوا یا کسی خدمت پر اسے مامور کرنا ہوا یا جس بات کا ذکر ہے اس کی ذات سے علاقۂ خاصہ رکھتی تھی یا بنا بر ہدایت و نصیحت ارشاد ہوا الی غیر ذلک من وجوہ الداعیۃ (۵) بخلاف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہ ان سے وجہ اور بے وجہ کوئی تعلق انکا ہو یا نہ ہو خطاب فرمایا جاتا اور بات کہنے کے لئے تمام حاضرینِ خدمت سے وہی مخصوص کئے جاتے، اے عقل سلیم تو بتا اگر یہ نہایت قرب نہیں تو کیا ہے، بریدہ اسلمی کو جب حضور نے دیکھا ارشاد ہوا تو کون ہے؟ عرض کیا بریدہ حضور نے صدیق کی طرف التفات کر کے فرمایا اے ابوبکر ہمارا کام خنک ہوا اور بن گیا، پھر پوچھا کس قبیلہ سے بریدہ رضی اللہ تعالیٰ

---

(۱) ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئے۔

(۲) پ ۱۷، سورۃ الانبیاء، آیت ۱۰۷

(۳) ترجمۂ کنز الایمان: تو کیسی کچھ اللہ کی مہربانی ہے کہ اے محبوب تم ان کے لئے نرم دل ہوئے۔

(۴) پ ۴، سورۃ آل عمران، آیت ۱۵۹

(۵) ترجمہ: اس کے علاوہ اس پر ابھارنے والی وجوہات۔

marfat.com
Marfat.com

عنہ نے عرض کیا اسلم سے حضور نے صدیق سے فرمایا ہم سلامت رہے پھر فرمایا کس کی اولاد سے عرض کیا بنی سہم سے فرمایا تیرا حصہ نکل گیا۔'' اخرج ابو عمر فی الاستیعاب عن بریدة الاسلمی رضی الله عنه لما تلقی النبی صلی الله علیه وسلم بریدة الاسلمی فی سبعین راکبا من اهل المدینة من بنی سهم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من انت قال انا بریدة فالتفت الی ابی بکر فقال یا ابا بکر برد امرنا وصلح ثم قال ممن انت قال من اسلم قال لابی بکر سلمنا قال ثم قال لی من بنی من قلت من بنی سهم قال خرج سهمک (۱)''(۲) روزِ بدر ارشاد ہوا اللہ نے اپنی مدد اتاری اور ملائکہ نازل ہوئے مژدہ ہوا اے ابوبکر میں نے جبریل کو دیکھا کہ زمین وآسمان کے بیچ میں ایک گھوڑی کو کھینچتا ہے جب زمین پر آیا سوار ہوا پھر ایک ساعت مجھے نظر نہ آیا پھر جو میں نے دیکھا تو اس کے ہونٹوں پر غبار تھا یعنی قتال کیا۔'' عن موسی بن عقبة فی قصة بدر قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قد انزل الله نصره ونزلت الملائکة ابشر یا ابا بکر فانی قد رأیت جبریل یقود فرسا بین السماء والارض فلما هبط الی الارض جلس علیها فتغیب علی ساعة ثم رأیت علی شفتیه غبارا(۳)''(۴)

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے موجود ہے۔

(۲) الاستیعاب فی معرفة الاصحاب، باب الأفراد فی الباء، بریدة الاسلمی، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱/۲۶۳ (۳) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے موجود ہے۔ (حاشیہ جاری ہے)

marfat.com
Marfat.com

سالِ فتح حضور نے ملاحظہ فرمایا عورتیں اپنے دوپٹوں سے اسپان جہاد کے منہ صاف کر رہی ہیں حضور ابوبکر صدیق کی طرف دیکھ کر مسکرائے پھر فرمایا اے ابوبکر کیسے کہا حسان بن ثابت نے ابوبکر نے ان کے وہ شعر عرض کئے جنکا خلاصہ یہ ہے میں اپنی بیٹیوں کو نہ پاؤں اگر تم اے کافران مکہ ہمارے گھوڑوں کو کداء کے دونوں جانب غبار اڑاتے نہ دیکھو لگا میں چاہتے شتابی کرتے اور ان کا منہ صاف کرتی ہوں عورتیں دوپٹوں سے، حضور نے فرمایا داخل ہو جہاں سے کہا حسان نے یعنی کداء سے اخرج الحاكم في المستدرك عن ابن عمر رضى الله عنهما قال لما دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح راى النساء ملطمن وجوه الخيل بالخمر فتبسم الى ابى بكر رضى الله عنه وقال يا ابابكر كيف حسان بن ثابت فانشده ابوبكر رضى الله عنه

عدمت بنيتي ان لم تردها　　تثير النقع من كنفي كداء

ينازعن الاعنةمسرعات　　يلطمهن بالخمر النساء

فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادخلوا من حيث قال حسان (۱)(۲)

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ)　(۴) الدرالمنثور، سورۃ الانفال، آیۃ ۹، دارالفکر، بیروت، ۴/ ۲۵

(۱) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے موجود ہے۔

(۲) المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ابوبکر الصدیق، حدیث ۴۴۹۹، دارالمعرفۃ، بیروت، ۴/ ۱۹

marfat.com

Marfat.com

روزِ احد جب سیدنا طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۔۔۔ حضور نے ابوبکر سے ارشاد فرمایا ''اوجب طلحة یاا بابکر'' (۱) اے ابوبکر طلحہ نے جنت واجب کر لی۔ ورودِ احادیث اس بارہ میں بکثرت ہے اور منصف کے لئے اس قدر میں کفایت۔

وجہِ سابع عشر: حضورِ والا صحابہ کرام کو صدیق اکبر کا ادب تعلیم فرماتے اور یہ معنی کمالِ وجاہت پر دال ہے، ''ربیعہ بن کعب کو انہوں نے ایک کلمہ مکروہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں ابوبکر کو پھر نہ کہنا بلکہ ان کے حق میں دعائے مغفرت کر'' (۲) رواہ احمد وقد مر فی اقوال الصحابہ، ایک بار ایک صحابی کو ان کے آگے چلتے دیکھا فرمایا تو اس کے آگے چلتا ہے جو تجھ سے بہتر ہے، ''ابو عمر فی الاستیعاب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لبعض اصحابہ وقد رأہ یمشی بین یدی ابی بکر تمشی بین یدی ھو خیر منک (۳)'' (۴)

---

(۱) سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب طلحہ بن عبیداللہ، حدیث ۳۷۵۹، دارالفکر، بیروت، ۴۱۲/۵

(۲) 1 مسندامام احمد، ۵۸/۴۔ 2 فضائل الصحابۃ، حدیث ۲۸۱، ۳۳۴/۱

(۳) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے موجود ہے۔

(۴) کنز العمال، کتاب الفضائل، فضائل الشیخین، حدیث ۳۶۱۰۷، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۷/۱۳

marfat.com
Marfat.com

اقول: اس حدیث کو (آیۂ) کریمہ ﴿یا ایها الذین امنوا لا تقدموا بین یدی الله ورسوله (۱)﴾ (۲) سے ملا کر دیکھئے تو ایک عجیب لطف حاصل ہوتا ہے اور یہ صحابی سیدنا ابو درداء ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کما صرح به فی روایة اخری (۳)۔

وجہِ ثامن عشر: دونوں حضرات زمانۂ رسالت میں مرجعِ ناس تھے لوگ اپنے مرض کی چارہ جوئی ان سے کرتے اور مسائل میں فتوٰی لیتے اور یہ بات بے غایت وجاہت کے معقول نہیں، ابوالیسر رضی اللہ عنہ سے ایک خطا ہوگئی صدیق اکبر سے حال عرض کیا، فرمایا: پردہ رکھ اور توبہ کر اور کسی سے نہ کہہ، (۴) اسی طرح ایک اور صحابی سے جنایت ہوگئی ابوبکر وعمر سے کفارہ پوچھا، مرو اسلمی نے اپنا جرم صدیق اکبر سے عرض کیا، فرمایا: سوا میرے اور کسی سے تو نہیں کہا، عرض کیا: نہیں، فرمایا: توبہ کر اور پردہ رکھ اللہ ستاری کرے گا کہ خدا اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے پھر امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ سے عرض کیا، انہوں نے بھی ویسا ہی جواب دیا" (۵) وستأتی

---

(۱) ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول کے آگے نہ بڑھو۔

(۲) پ ۲۶، سورۃ الحجرات، آیت ۱

(۳) ترجمہ: جیسا کہ دوسری روایت میں اس کی صراحت ہے۔

(۴) سنن ترمذی، ایچ ایم سعید کمپنی، کراچی، ۲/۱۴۴

(۵) تفسیر ابن کثیر، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ، ۳/۵۲۶

marfat.com
Marfat.com

الاحادیث ان شاءالله تعالی فی فصل الوزارۃ (۱)۔

وجہِ تاسع عشر: روزِ بدر میمنۂ لشکر صدیق اکبر کو عطا ہوا اور جبریل ہزار فرشتے لے کر ان کی طرف نازل ہوئے اور میسرہ مولی علی رضی اللہ عنہ کو اور میکائیل ان کی جانب ''عن علی کرم الله تعالی وجهه قال نزل جبریل فی الف من الملئكة عن میمنة النبی صلی الله علیه وسلم وفیها ابو بکر ونزل میکائیل عن میسرة النبی صلی الله علیه وسلم وانا فی المیسرة''(۲)(۳)

اقول: میمنہ اور میسرہ کا فرق اور جبریل کا میکائیل سے افضل ہونا کسے معلوم نہیں دہنی جانب اسی کو دیں گے جس کا اعزاز زیادہ ہوگا اور افضل الملئکۃ کو اسی کی طرف بھیجیں گے جس کا فضل غالب ہوگا۔

وجہِ عشرون: روزِ بدر جب حضور نے مشرکین کو آتے دیکھا عرض کیا الٰہی یہ قریش ہیں کہ اپنے کبر وناز کے ساتھ آتے ہیں تیرے رسول سے لڑتے اور اس کی تکذیب کرتے اور حضور صدیق اکبر کا بازو تھامے ہوئے عرض کررہے تھے الٰہی میں تجھ

---

(۱) ترجمہ: احادیث ان شاءاللہ عنقریب فصلِ وزارت میں آئیں گی۔

(۲) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے موجود ہے۔

(۳) مسند ابی یعلی، باب مسند ابن ابی طالب، حدیث ۳۳۵، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۱/۱۷۷

marfat.com
Marfat.com

سے مانگتا ہوں جو تو نے مجھے وعدہ دیا صدیق نے عرض کیا حضور کو مژدہ ہو قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک اللہ اپنا وعدہ جو حضور سے کیا پورا فرمائے گا

''عن موسی بن عقبة فی قصة بدر لما طلع المشرکون قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم ھذہ قریش جاء ت بخیلائها وفخرھا تحارب و تکذب رسولک اللھم انی اسئلک ما وعدتنی ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممسک بعضد ابی بکر یقول اللھم انی اسئلک ما وعدتنی فقال ابو بکر ابشر فوالذی نفسی بیدہ لیجزن اللہ ما وعدک(۱) ''الحدیث(۲)

♦ **اقول:** اس منزلت پر نظر کرنا چاہئے کہ عین وقتِ پریشانی میں ابوبکر کا بازو تھام کر اپنے رب سے مناجات کرتے ہیں پھر وہ حضور والا کی تسکین وتسلی و نـاھیک به فضلاً و شرفاً (تجھے ان کا فضل و شرف کافی ہے۔ت)

وجہِ حادی عشرون: سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت غضب فرماتے سوا شیخین کے کسی کو مجالِ تکلم نہ ہوتی اور اگر کاشانۂ نبوت میں تشریف فرما ہوتے ان کے سوا کوئی بار نہ تھا یہی اپنے سخنانِ دل آویز میں آتشِ غضب سرد کرتے جب ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن نے عین حالتِ ناداری میں حضور والا سے نفقہ طلب کیا

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے موجود ہے۔

(۲) دلائل النبوۃ للبیہقی، باب سیاق قصة بدر عن مغازی موسیٰ ابن عقبة، دار الکتب العلمیہ، ۳/۱۱۰

marfat.com
Marfat.com

اور یہ امر خاطر اقدس پر نا گوار گذرا ابوبکر حاضرِ خدمت ہوئے دیکھا کہ لوگ درِ دولت پر جمع ہیں اور کسی کو اذن نہیں ملتا حالانکہ اس وقت تک حجاب نازل نہ ہوا تھا انہوں نے اذن چاہا عطا ہوا پھر امیر المؤمنین عمر آئے اورانہیں بھی اجازت ملی اخرج مسلم عن جابر بن عبد اللہ'' قال دخل ابو بکر یستاذن عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجد الناس جلوساً ببابہ ولم یوذن لاحد منھم قال فاذن لابی بکر فدخل ثم اقبل عمر فاستاذن فاذن لہ (۱)'' الحدیث۔(۲) اسی واقعہ میں جب امیر المؤمنین عمر نے حضور کو نہایت غضب (میں) دیکھا کہ حضور خاموش بیٹھے ہیں انہیں کا مرتبہ تھا کہ ایسے وقت میں دعوی کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بے ہنسائے نہ مانوں گا پھر عرض کیا یا رسول اللہ ملاحظہ فرمایئے اگر بنت خارجہ یعنی میری بی بی مجھ سے نفقہ طلب کرے تو میں اس کی گردن {پہ ماروں گا} اس بات پر حضور کو خندہ آ گیا اور فرمایا یہ عورتیں بھی جیسے تم دیکھ رہے ہو میرے گرد جمع ہیں اور نفقہ طلب کرتی ہیں پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ ام المؤمنین صدیقہ اور سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے ام المؤمنین حفصہ رضی اللہ تعالی عنہما کو تادیب کی اور فرمایا ہرگز کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ چیز نہ مانگنا جو حضور کے پاس نہ ہو۔'' قال جابر فی الحدیث المذکور ثم اقبل عمر فاستاذن فاذن لہ فوجد النبی

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے موجود ہے۔

(۲) صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب بیان ان تخییر امرأتہ الخ، حدیث ۱۴۷۷، دار المغنی، بیروت، ص ۷۸۳

marfat.com
Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم جالسا حولہ نسآءہ واجما ساکتا قال فقال لاقولن شیئا اضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ لو رأیت بنت خارجۃ سالتنی النفقۃ فقمت الیھا فوجاءت عنقھا فضحک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ھن حولی کما تری تسالنی النفقۃ فقام ابو بکر الی عائشۃ یجاء عنقھا وقام عمر الی حفصۃ یجاء عنقھا کلاھما یقول تسالن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا ابدا لیس عندہ(۱)'' الحدیث(۲)

پھر اسی سانحہ میں جب حضور نے حجراتِ مقدسہ سے عزلت فرمائی اور ایک مکانِ تنہا میں جہاں کھانے پینے کا سامان رہتا اور اسے خزانۂ مشربہ کہتے ہیں جلوہ افروز ہوئے اصحابِ کرام کے پاس برآمد ہو(نا) متروک فرمایا مسلمانوں کو خیالاتِ فاسدہ گذرے مسجدِ اقدس میں حیران پریشان جمع تھے مگر کسی کی تاب نہ تھی کہ خدمت اقدس میں حاضر ہو اور کیفیتِ واقعہ استفسار کرے سوا عمر کے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے کہا میں آج جان کر رہوں گا کہ کیا حال گذرا پھر اس مکان کی طرف گیا جہاں حضور اقدس تشریف رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام رباح کو دیکھا آستانۂ والا میں زینہ پر پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں میں نے کہا اے رباح میرے لئے اذن چاہ رباح نے جانب

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے موجود ہے۔

(۲) صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب بیان ان تخیر امرأتہ الخ، حدیث ۱۴۷۷، دار المغنی، بیروت، ص ۷۸۳

marfat.com
Marfat.com

غرفہ نگاہ کی پھر مجھے دیکھا اور کچھ نہ کہا میں نے کہا شاید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ گمان ہو کہ میں حفصہ کے لئے حاضر ہوا ہوں خدا کی قسم اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم فرمائیں تو اسے قتل کر دوں جب انہوں نے دیکھا کہ رباح کو مجالِ استیذان نہیں آواز بلند کی (کہ) شاید حضور خود میری آواز سن کر بلا لیں یہاں تک کہ اذن ملا اور ہاتھ سے اشارہ کیا کہ چڑھ آؤ یہ حاضر ہوئے خزانۂ اقدس میں دیکھا مٹھی بھر جو وغیرہ ایسی ہی چیزیں پڑی ہیں اور نشانِ بوریا پہلوئے والا پر بن گئے ہیں بے اختیار نالہ کیا حضور نے تسلی فرمائی آثارِ غضب چہرۂ جلالت سے نمایاں تھے فاروق نے عرض کیا یارسول اللہ حضور کو جانبِ ازواج سے کیا فکر ہے اگر حضور نے انہیں طلاق دے دی ہے تو اللہ آپ کے ساتھ ہے اور اس کے فرشتے اور جبریل و میکائیل اور میں اور ابوبکر اور سب مسلمان، امیر المؤمنین فرماتے ہیں خدا کا شکر ہے کم کوئی بات میں نے کہی ہو گی کہ اللہ سے اس کی تصدیق کی امید نہ ہوگی پس (آیۃ) کریمۂ ﴿ **فان تظاهرا عليه فان الله هو مولٰه** ﴾ الآیۃ نازل ہوئی اور جو لفظ عمر نے عرض کئے تھے قرآن نے ان پر شھادت دی پھر انہوں نے حال پوچھا آیا حضور نے طلاق دی تھی فرمایا نہیں عرض کیا کہ لوگوں کو خبر دے دوں کہ ان کا گمان اس کے خلاف ہے فرمایا خیر اگر چاہو، پھر میں حضور سے باتیں کرتا رہا یہاں تک کہ اثرِ غضب چہرۂ پاک سے زائل ہوا اور حضور نے خندہ فرمایا کہ دندانِ انور جو تمام عالم کے دانتوں سے بہتر تھے روشن ہوئے پھر حضور میرے ساتھ اتر آئے اور میں نے دروازۂ مسجد پر بآوازِ بلند پکار دیا کہ لوگوں کا گمان غلط ہے" **اخرج مسلم عن عبد الله بن عباس حديثا طويلا وهذا ملتقط منه قال حدثني عمر بن الخطاب قال لما اعتزل رسول الله**

marfat.com

Marfat.com

صلى الله عليه وسلم نسآء ه دخلت المسجد فاذاالناس ينكتون بالحصى ويقولون طلق رسول الله صلى الله عليه وسلم نسآء ه وذلک قبل ان يؤمرن بالحجاب فقلت لاعلمن ذلک اليوم فدخلت فاذا انا برباح غلام رسول الله صلى الله عليه وسلم قاعدا على اسكفة المشربة مد ل رجليه على نقير من خشب وهو جزع يرقى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وينحدر فناديته يا رباح استاذن لى عندک على رسول الله صلى الله عليه وسلم فنظر رباح الى الغرفة ثم نظر الى فلم يقل شيئا قلت فانى اظن ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ظن انى جئت من اجل حفصة والله لئن امرنى رسول الله صلى الله عليه وسلم بضرب عنقها لاضربن عنقها فرفعت صوتى فاومى الى بيده ان ارقه فدخلت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو مضطجع على حصير قد اثر فى جنبه ونظرت فى خزانة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا انا بقبضته من شعير نحو الصاع ومثلها من قرظ فى ناحيةالغرفة واذافيق معلق قال فابتدرت عيناى فقال ما يبكيک يا ابن الخطاب الا ترضى ان تكون لنا الآخرة ولهم الدنيا قلت بلى ودخلت عليه حين دخلت وانا ارى فى وجهه الغضب فقلت يارسول الله ما يشق عليک من شان النساء فان كنت طلقتهن فان الله معک وملئكته وجبريل وميكائيل وانا وابو بكر والمؤمنون معک وقلما تكلمت ورحمه الله الا رجوت ان يكون الله يصدق

marfat.com
Marfat.com

قول الذی اقوله ونزلت هذه الآیةُ ﴿ فان تظاهرا علیه فان الله هو مولٰه وجبریل وصلح المؤمنین والملٰئکة بعد ذلک ظهیر ○ عسی ربه ان طلقکن ان یبدله ازواجا خیرا منکنّ (۱)﴾(۲)فقلت یارسول الله اطلقتهن قال لا قلت یارسول الله انی دخلت المسجد و المسلمون ینکتون بالحصی ویقولون طلق رسول الله صلی الله علیه وسلم نساء ه فانزل فاجزهم انک لم تطلقهن قال نعم ان شئت ثم لم ازل احدثه حتی تحسر الغضب عن وجهه وحتی کثر وضحک وکان من احسن الناس ثغرا فنزل رسول الله صلی الله علیه وسلم ونزلت فقمت علی باب المسجد فنا دیت باعلی صوتی لم یطلق رسول الله صلی الله علیه و سلم نساء ہ. الحدیث انتهی بالالتقاط من الاطراف والاوساط (۳)۔(۴)

روزِ فتح مکہ ارشاد ہوا جو عباس بن عبدالمطلب عمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو

---

(۱) ترجمۂ کنز الایمان: تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے، اور جبریل، اور نیک ایمان والے، اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں، ان کا رب قریب ہے وہ تمہیں طلاق دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیبیاں بدل دے۔ (۲) پ ۲۸، سورۃ التحریم، آیت ۵۔۴

(۳) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے موجود ہے۔

(۴) صحیح مسلم، کتاب الطلاق، باب فی ایلاء واعتزال الخ، حدیث ۱۴۷۹، دار المغنی، بیروت، ص ۷۸۳

marfat.com
Marfat.com

پائے قتل نہ کرے، سیدنا ابوحذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان سے نکلا کیا ہم اپنے باپ بیٹوں بھائی بہنوں کو قتل کریں اور عباس کو چھوڑ دیں خدا کی قسم اگر میں اس کو پاؤں گا تلوار کو اس کا گوشت کھلاؤں گا یہ خبر حضور کو پہنچی عمر سے ارشاد فرمایا اے ابوحفص اور یہ پہلی بار حضور نے انہیں کنیت سے ندا فرمائی تھی اور کنیت لے کر پکارنا اہل عرب میں تعظیم ہے عرض فرمایا اے ابوحفص کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کے چہرے پر تلوار ماری جائے گی امیر المؤمنین نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے چھوڑ دیجئے کہ ابو حذیفہ کی گردن ماردوں بخدا کہ وہ منافق ہو گیا ابوحذیفہ کہتے ہیں میں نے جب سے یہ کلمہ کہا ہے اپنے جی میں ڈر رہا ہوں اور ہمیشہ ڈرتا رہوں گا مگر یہ کہ شہادت اس جرم سے پاک کر دے آخر روزِ یمامہ شہید ہوئے اخرج ابن اسحق عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیه وسلم ”قال لاصحابه یومئذ من لقی العباس بن عبد المطلب عم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فلا یقتله فانما خرج مستکرھا قال فقال ابو حذیفة انقتل آباء نا و ابناء نا و اخواننا وعشیرتنا ونترک العباس والله لئن لقیته لالحمنه السیف قال فبلغت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لعمر بن الخطاب یا ابا حفص قال عمر والله انه لاول یوم کنا نی رسول الله صلی الله علیه وسلم بابی حفص ایضرب وجه عم رسول الله صلی الله علیه وسلم بالسیف فقال عمر یا رسول الله دعنی فلاضرب عنقه بالسیف فوالله لقد نافق فکان ابو حذیفة یقول ما انا بامن من تلک الکلمة التی قلت یومئذ ولا ازال منها خائفا الاان تکفرها عن الشهادة فقتل یوم الیمامة

marfat.com
Marfat.com

شہیدا''(۱)۔(۲)

اقول یہاں سے قیاس کرنا چاہئے منزلتِ فاروقی کو کہ حضور نے بطورِ گلہ وشکایت ابوحذیفہ کے ان سے مخاطب ہوکر یہ کلمات فرمائے۔ (آگے بیاض ہے)

بالجملہ احادیث اس معنی میں کثیر ہیں اور حضرت صدیق کا اس شرف میں ممتاز ہونا محتاجِ دلیل نہیں کہ وہ تو بقول حضرت مولی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چین وآرام اور حضور کے مرجع کار و معتمد علیہ ومحرمِ راز تھے کما فی الحدیث الجامع پھر ایسا شخص وقتِ غضب مجال تکلم نہ کرے گا تو اور کسے ہوگی لہذا اکثر احادیث ہم نے دربارۂ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت کیں۔

اقول ولاینکر علیه بما روی الحاکم فی المستدرک عن ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالی عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا غضب لم یجتری منا احد یکلمه غیر علی بن ابی طالب رضی الله عنه (۳)''لان هذا فی اهل البیت خاصة کما یرشد قولها رضی الله عنها منا ولا شک ان امیر المؤمنین علیا کرم الله وجهه

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے موجود ہے۔

(۲) المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ذکر مناقب ابی حذیفۃ، دار المعرفۃ، بیروت، ۴/۲۳۹

(۳) المستدرک علی الصحیحین، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر اسلام امیر المؤمنین علی، حدیث ۴۷۰۵، قدیمی کتب خانہ، کراچی، ۳/۳۴۲

marfat.com
Marfat.com

کان احب اهل بیت رسول الله صلی الله علیه وسلم واکرمهم علیه واشرفهم منزلة لدیه والا فمعارض بصحاح الاحادیث التی { سنفنا } ذکر بعض منها والله اعلم ۔(۱)

وجہِ ثانی عشرون: حضورِ رسالت میں کسی کی مجال نہ تھی کہ بے اجازتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قضا و افتا میں حکم دے الا ابا بکر وعمر وسیأتی بیان ذلک ان شاء الله تعالی فی فصل العلم۔(۲)

وجہِ ثالث عشرون: اسی وجاہت کا ثمرہ ہے کہ روزِ قیامت منادی ندا کرے گا کوئی اپنا نامہ ابوبکر و عمر سے پہلے نہ اٹھائے۔ اخرج المحب الطبری

---

(۱) ترجمہ: اس پر اس روایت کے سبب اعتراض نہیں کیا جاسکتا جو ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مستدرک میں امام حاکم نے روایت کی کہ ''نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب غصے میں ہوتے تو ہم میں سے کوئی ان سے کلام کرنے کی جرأت نہ کرتا سوائے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔'' اس لئے کہ یہ خاص طور پر اہل بیت کے بارے میں ہے جیسا کہ ام المؤمنین کا قول ''منا'' اس پر دلالت کر رہا ہے۔ اور اس میں کچھ شک نہیں کہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اہل بیت میں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب، سب سے زیادہ مکرم اور مرتبے کے اعتبار سے افضل تھے، ورنہ تو یہ صحیح احادیث کے معارض آئے گی جن میں سے بعض کو ہم نے ذکر کیا ہے۔

(۲) ترجمہ: سوائے ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے۔ ان شاء اللہ عنقریب فصل علم میں اس کا بیان آئے گا۔

marfat.com
Marfat.com

عن عبید بن عمیر عن عبد الرحمن بن عوف ''قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا کان یوم القیامۃ نادی مناد الا لا یرفعن احد من ھذہ الامۃ کتابہ قبل ابی بکر وعمر'' ورواہ ابن عساکر فاقتصر علی ذکر الصدیق (۱)۔(۲)

اقول تاخیرِ حساب نوعِ عذاب ہے اور وہ بلائے جان کاہ جس کے سبب اولین وآخرین تنگ آکر کہیں گے کاش دوزخ میں ڈال دیئے جائیں مگر حساب جلد ہو جائے اور بے شک جس قدر حساب میں دیر ہے طبیعت کو اضطراب وخوف ورجا کا پیچ و تاب بیشتر ہے اور اسی قدر دخولِ جنت کی پروہگی مؤخر ہے ابوبکر وعمر کا مرتبہ اللہ کے نزدیک اس حد کو پہنچا کہ انہیں سب سے پیشتر اس مصیبت سے نجات عطا فرمائے گا۔

وجہِ رابع عشرون: بعد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوّل اس امت سے وہ شخص جو داخلِ جنت ہوگا صدیق اکبر ہیں۔ اخرج ابوداؤد والحاکم فی المستدرک عن ابی ھریرۃ قال''قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک یا ابابکر اول من یدخل الجنۃ من امتی(۳)''(۴)

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے موجود ہے۔

(۲) جمع الجوامع، حرف الھمزۃ، حدیث ۱۷۵۷۲، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱/۲۴۴

(۳) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے موجود ہے۔

(۴) سنن ابی داود، کتاب السنۃ، باب فی الخلفاء، حدیث ۴۶۵۲، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۴/۲۸۰

marfat.com

Marfat.com

وجہِ خامس عشرون: سب سے حساب لیں گے اور صدیق سے حساب نہیں، اخرج ابن عساکر عن ام المؤمنین عائشة ''قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الناس کلهم یحاسبون الا ابابکر (۱)''(۲)

وجہِ سادس عشرون: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیخین سے ارشاد فرماتے ہیں ''لایتأمر علیکما احد بعدی'' ''تم پر کوئی حکومت نہ کرے گا بعد میرے''، اخرجه ابن سعد عن بطام بن اسلم (۳) یہ امر جس قدر کمالِ منزلت پر دال ہے پُر ظاہر۔

وجہِ سابع عشرون: سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھاتے اور ابوبکر و عمر صفِ اول میں حضور کے دہنی جانب کھڑے ہوتے۔ اخرج ابوداؤد والحاکم عن ابی رمثة رضی الله تعالیٰ عنه ''کان ابو بکر وعمر یقومان فی الصف المقدم عن یمینه، الحدیث (۴)۔(۵)

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے موجود ہے۔

(۲) تاریخ دمشق لابن عساکر، ابوبکر الصدیق، دارالفکر، بیروت، ۱۵۲/۳۰

(۳) مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الفضائل، باب ما ذکر فی ابی بکر، باب ۱۵، حدیث ۳۲۶۱۸، المجلس العلمی، بیروت، ص ۴۴

(۴) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے موجود ہے۔

(حاشیہ جاری ہے)

marfat.com
Marfat.com

اقول نماز بارگاہِ بے نیاز ہے اور مقامِ مناجات وراز، اعمالِ حسنہ کے تاج، اور مسلمانوں کی معراج، شیخین کا ایسی جگہ حضور کے قریب داہنی طرف کھڑے ہونا کمالِ قرب پر دلیل ہے۔

ثم اقول صحابہ حضور کے دہنی طرف کھڑے ہونے میں جہدِ تام کرتے کہ حضور اول سلام جو پھیریں تو پہلے چہرۂ اقدس ہماری طرف ہو، شیخین کو یہ مقام عطا ہونا کہہ رہا کہ وہ سب سے زیادہ اس شرف کے لائق تھے۔

اقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں (یہاں بیاض ہے)

وجہِ ثامن عشرون: اسود بن تمیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے کچھ اشعار حمدِ الٰہی کے حضورِ رسالت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ میں عرض کئے کہ ایک شخص بلند بالا باریک بینی والا آیا حضور نے فرمایا، خاموش رہ، جب وہ چلا گیا فرمایا پڑھ، میں نے عرض کیا یا نبی اللہ یہ کون ہے کہ جب آیا آپ نے فرمایا ٹھہر جا اور جب چلا گیا فرمایا لا ارشاد ہوا یہ عمر بن الخطاب ہے اور باطل سے کچھ تعلق نہیں رکھتا، **اخرج الحاکم فی المستدرک من حدیث ابراھیم بن سعد عن الزھری عن عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ عن الاسود بن سریع التمیمی "قال قدمت علی نبی اللہ**

(پچھلے صفحہ کا حاشیہ) (۵) سنن ابی داود، کتاب الصلاۃ، باب فی الرجل یتطوع فی مکانہ الخ، حدیث ۱۰۰۷، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ص ۱۶۷

marfat.com

Marfat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا نبی اللہ قد قلت شعرا اثنیت فیہ علی اللہ تبارک وتعالی ومدحتک قال اماماثنیت علی اللہ تعالی فھاتہ وما مدحتنی بہ فدعہ فجعلت انشدہ فدخل رجل طوال اقنی فقال امسک فلما خرج قال ھات فقلت من ھذا یانبی اللہ الذی اذا دخل قلت امسک واذا خرج قلت ھات قال قال ھذا عمر بن الخطاب ولیس من الباطل فی شیئی(۱)‘‘(۲)

وجہِ تاسع عشرون: اگر احیانا صدیق اکبر اور کسی صحابی میں کچھ کلمات ملال درمیان آجاتے وہ صحابی ہر طرح ان کا ادب کرتے اور ہر بات بغیر اس کے کہ دربارِ رسالت میں ان کی وجاہت روشن وآشکارا ہو متصور نہیں، پھر اگر حضور والا کو اطلاع ہوتی تو اسی صحابی پر عتاب ہوتا اگرچہ زیادتی جانب صدیق سے ہوتی، سیدنا ربیعہ ابن کعب بن اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں مجھ میں اور ابوبکر میں کچھ کلام ہو گیا ابوبکر نے مجھے ایک کلمہ مکروہ کہا پھر نادم ہو کر مجھے بولے تم یہی مجھے کہہ لو کہ بدلہ ہو جائے میں نے کہا میں ایسا نہ کروں گا صدیق اکبر نے فرمایا تو مجھے کہہ لو ورنہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کروں گا میں نے کہا میں نہیں کہتا آخر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے حضور نے فرمایا اے ربیعہ تیرا اور صدیق کا کیا معاملہ ہے میں نے عرض کیا

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے موجود ہے۔

(۲) المعجم الاوسط، حدیث ۵۷۹۴، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۴/۲۲۴

marfat.com
Marfat.com

مجھے ایک کلمہ مکروہ کہا تھا اب چاہتے ہیں میں لوٹ کے کہوں میں نہیں کہتا فرمایا ہاں نہ کہہ ولیکن یوں کہہ کہ خدا تجھے بخش دے اے ابوبکر، رواہ احمد وقد مر فی فصل الصحابة(۱)

اسی طرح فاروق اعظم کو ایک معاملہ پیش آیا، بخاری سیدنا ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں "قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قبل ابو بکر اخذ بطرف ثوبہ حتی ابداعن رکبتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما صاحبکم فقد غامر فسلم وقال یا رسول اللہ انہ کان بینی وبین ابن الخطاب شیئا فاسرعت الیہ ثم ندمت فسألتہ ان یغفر لی فابی علی فقبلت الیک فقال یغفر اللہ لک یا ابا بکر ثلثا ثم ان عمر ندم فاتی منزل ابی بکر فسأل أثمّ ابو بکر فقالوا لا فاتی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ فجعل وجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتمعر حتی اشفق ابو بکر فجثی علی رکبتیہ فقال یا رسول اللہ واللہ انا کنت اظلم مرتین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبعثنی الیکم فقلتم کذبت فقال ابو بکر صدق وواسانی بنفسہ ومالہ فھل انتم تارکولی صاحبی مرتین فما اوذی بعدھا"(۲) یعنی میں

---

(۱) مسند احمد بن حنبل

(۲) صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا، حدیث ۳۶۶۱، دار الفکر، بیروت، ص ۸۹۵

marfat.com
Marfat.com

دربارِ پُرانوار میں حاضر تھا کہ صدیق آئے اپنے دامن کا کنارا پکڑے ہوئے یہاں تک کہ زانو منکشف ہو گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو یہ کیفیت ملاحظہ (کی)، ارشاد فرمایا تمہارا یار تو کہیں لڑ آیا ہے ابوبکر آداب بجالائے اور عرض کیا یارسول اللہ مجھ میں اور عمر میں کچھ لوٹ پھیر ہوگئی میں نے تیزی کی پھر پشیمان ہو کر ان سے معافی چاہی انہوں نے نہ مانا اب میں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا ہوں حضور والا نے ارشاد فرمایا خدا بخشے تجھے اے ابوبکر خدا بخشے تجھے ابوبکر خدا بخشے تجھے اے ابوبکر پھر امیر المومنین عمر بھی نادم ہوئے صدیق کے مکان پر گئے پوچھا وہاں ابوبکر ہیں جواب ملا نہیں وہاں سے دربارِ اقدس میں حاضر ہو کر تسلیم عرض کی انہیں دیکھ کر چہرۂ شریفہ سرور عالم کا رنگ بدلنے لگا یہاں تک کہ صدیق کو ڈر ہوا مبادا عمر کے حق میں کوئی کلمہ مکروہ نہ ارشاد ہو جائے پس ابوبکر اپنے دونوں زانوؤں پر کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ خدا کی قسم میں نے ہی زیادتی کی، دربارِ حضور والا نے فرمایا مجھے اللہ نے تمہاری طرف بھیجا تم نے جھٹلایا اور ابوبکر نے کہا سچے ہیں اور میری غمخواری کی اپنی جان و مال سے سو کیوں تم چھوڑ دو گے میرے لئے میرے یار کو، کیوں تم میرے لئے چھوڑ دو گے میرے یار کو، ابودرداء فرماتے ہیں اس کے بعد صدیق کو کسی نے ملال نہ پہنچایا۔

اے عزیز! کیا بعد ملاحظہ ان وجوہِ باہرہ و حجج قاہرہ کے بھی شیخین کی وجاہت سب سے فائق و برتر نہ جانے گا یا اسے باعثِ خیریت در فضیلت نہ مانے گا سخن اس فصل میں نہایت وسیع ہے اور منزلت شیخین احاطۂ بیان سے رفیع مگر منصف سلیم العقل کے لئے اسی قدر کافی ہے،

marfat.com

Marfat.com

؎ دریند آں مباش کہ مضمون نماندہ است
صد سال سینواں سخن از زلف یار گفت (۱)

کلام الٰہی فی تشبہ الصدیق بالنبی

فصل سادس: ابوبکر کی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشابہت میں

قال الفقیر عفا اللہ عنہ غایتِ مراد و نہایتِ مرام اصحابِ کرام سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام بلکہ تمامی اہل اسلام صرف یہی کہ اپنے اعمالِ قلب وافعالِ جوارح وکل حرکات وسکنات میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حتی الوسع پورا پورا اتباع کریں تا (کہ) حسب استعداد ہر ایک کو اس جناب سے تشبہ حاصل اور وہ باعث قرب الٰہی ودرجات نا متناہی ہو، رضائے الٰہی **اولاً** وبالذات رسول کی طرف توجہ فرماتی ہے اور اس کی وساطت سے متبعین کو بقدر اتباع وتشبہ اس سے بہرہ ملتا ہے مدارِ نجات ورفع درجات یہی تشبہ ہے جس قدر اعمال واقوال انسان کے نبی کے اقوال وافعال سے بیگانہ ہوں گے اتنا ہی بارگاہِ حق سے دور پڑے گا اور جس قدر مشابہ ویکرنگ اتنا ہی قریب ونزدیک، کفار نے مباینتِ کلیہ پیدا کی بعد تمام نے انہیں جہنم دائمی میں پہنچایا صحابہ نے مشابہتِ کاملہ حاصل کی تمام امت سے مرتبہ ان کا افضل قرار پایا یہاں تک تو کلام اپنے افعال اختیاریہ میں تھا اور جہاں فضل الٰہی خود کفالت کارفرماتا اور بندہ کو اعلی

---

(۱) ترجمہ: اس بارے میں یہ مت گمان کرنا کہ مضمون باقی نہیں رہا بلکہ محبوب کی زلفوں کا تذکرہ کرتے کرتے صدیاں گذر گئیں (لیکن اس کے اوصاف ختم نہیں ہوئے)۔

marfat.com
Marfat.com

درجہ کی تربیت کرنا چاہتا ہے تقدیرِ ازلی اس کے احوالِ غیر اختیاریہ کو بھی حالاتِ طیباتِ نبی کے رنگ پر ڈھال لاتی ہے۔

دوسرے جب وجہِ تخصیص کی فکر میں پڑتے ہیں جواب ملتا ہے "**ذلک فضلی اوتیہ من اشاء** (۱)" یعنی اگر چہ ہم حکیم ہیں جو کچھ کرتے ہیں مصالح نفیسہ پر مبنی ہوتا ہے یہ مشابہتیں عطا فرمانا بھی بے وجہ نہ تھا کہ ہم نے اصل خلقت میں اس کے جوہر نفس کو رسول سے نہایت مناسبت پر خلق فرمایا ہے تو قابل اس تخصیص کے یہی تھا مگر تمہیں ادراکِ علت کے در پے نہ ہونا چاہئے مقام عبودیت و ربوبیت اسی کا مقتضی ہے کہ ہمارے افعال کی تفتیش نہ کرو اتنا سمجھ لو کہ ہم مالک مختار ہیں فضل ہمارا ہی ہے جسے چاہیں عطا فرمائیں اس وقت قدر و منزلت اس بندے کی قلوبِ سلیمہ میں اور بڑھ جاتی ہے آسمان و زمین والے اسے عظیم کہہ کر پکارتے ہیں اور سب سمجھ لیتے ہیں کہ یہ بندہ خاص اور بادشاہ کا منظورِ نظر ہے اس کی شان ہم سے ورا اور رتبہ سب سے بلند و بالا ہے بعد تمہید اس مقدمۂ جلیلہ کے جو ہم غور کرتے ہیں تو اصحابِ کرام خصوصاً خلفائے عظام کی مشابہتیں تمام امت سے بیش از بیشتر پاتے ہیں جس کے ذریعے سے ہمارا یہ حکم نگاہ صحیح ہوتا ہے کہ "**خیر ھذہ الامۃ اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم وافضل الاصحاب الخلفاء الاربعۃ الراشدون** (۲)" اور

---

(۱) ترجمہ: یہ میرا فضل ہے جسے چاہتا ہوں میں دیتا ہوں۔

(۲) ترجمہ: اس امت میں سب سے بہتر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اصحاب ہیں اور سب صحابہ میں افضل چار خلفاء راشدین ہیں۔

marfat.com
Marfat.com

بالقطع والیقین جیسا کہ مناطِ نجات سوا اس تشبہ کے دوسری چیز نہیں اسی طرح مدارِ فضیلت سوا زیادتِ مشابہت کے اور کچھ نہیں ہوسکتا آیا ممکن ہے کہ ایک شخص کو نبی سے مناسبت و یکرنگی بدرجۂ اتم ہو اور فضل و شرف غیر کا زائد و اکمل، اب فقیر بتوفیق اللہ جل جلالہ دعویٰ کرتا ہے کہ مشابہتِ صدیق اوروں کی مشابہت پر بوجوہ رجحان رکھتی ہے۔ **اولاً** من حیث الکثرۃ جس قدر مشابہتیں انہیں عطا ہوئیں دوسرے کو نہ ملیں۔

ثانیاً من حیث القوۃ کہ اوروں کی مشابہتوں سے ان کی مشابہتیں قوی تر ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جن اوصافِ نفسانیہ عالیہ میں انہیں مشابہت حاصل ہوئی کسی کو نہ ملی پس یہی دلیل قاطع و برہانِ ساطع ہے ان کے افضل امت ہونے پر کہ اللہ سبحانہ نے عبدِ ضعیف کو اس کی تہذیب و ترصیف اور اس کے وجوہ کو احادیث سے استنباط اور اس کے دعاوی پر اقامت حجج سے خاص فرمایا، وللہ الحمد

اقول مستعینا باللہ اگر اس دعوی پر دلیلِ اجمالی درکار ہے تو امیر المومنین علی کرم اللہ تعالی وجہہ کا حدیثِ طویل مذکورِ سابقہ میں یہ فرمانا "کنت اشبھھم برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھدیا وسمتا ورحمۃ و فضلا(۱)" کافی، یعنی اے ابوبکر آپ سب سے زیادہ مشابہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چال، ڈھال اور رحمت و فضل میں، اور جو تفصیل چاہئے تو مشابہات اس

---

(۱) البحر الزخار، مسند علی بن ابی طالب، حدیث ۹۲۸، مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ، ۳/ ۱۳۹

marfat.com
Marfat.com

جناب گردوں قباب کی دائرۂ حدو احصا سے خارج مگراس وقت جس قدر خاطرِ فقیر میں حضور کرتے ہیں سلک تحریر میں منتظم ہوتے ہیں وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ۔(۱)

مشابہت (۱) اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے نفسِ صدیق کو جوھر میں نفس نفیس سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے نہایت ہمرنگ فرمایا تھا وقائع شوری میں جسے اطلاعِ تام ہے وہ خوب جانتا ہے کہ تمام امور میں جس طرف رائے شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا میلان ہوتا رائے صدیق کا بھی اسی طرف رجحان ہوتا جو بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اقدس میں آتی دل صدیق میں بھی خود بخود وہی قرار پاتی گویا یہ دونوں قلب دو آئینۂ متقابل تھے کہ جو عکس اُس میں پڑے گا اِس میں بھی مرتسم ہو جائے گا اور یہ بات سوا حضرت صدیق کے دوسرے کو حاصل نہیں گلے نمونہ از چمن (۲) ملاحظہ کیجئے اخرج البخاری فی قصة صلح الحدیبیة ''قال عمر بن الخطاب فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت الست نبی اللہ حقا فال بلی قلت السنا علی الحق وعدونا علی الباطل قال بلی قلت فلم نعطی الدنیة فی دیننا اذا قال انی رسول اللہ ولست اعصیہ وھو ناصری قلت اولیس کنت تحدثنا انا سنأتی البیت فنطوف بہ قال

---

(۱) ترجمہ: اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے، اسی پر میرا توکل اور اسی کی طرف میری توجہ ہے۔

(۲) ترجمہ: چمنستان حدیث میں سے ایک نوشگفتہ پھول۔

marfat.com
Marfat.com

بلی افاخبرتک انا ناتیه العام قلت لا قال فانک اتیه ومطوف به قال فاتیت ابا بکر فقلت یا ابا بکر الیس هذا نبی الله حقا قال بلی قلت السنا علی الحق وعدونا علی الباطل قال بلی قلت فلم نعطی الدنیة فی دیننا اذا قال یاایها الرجل انه رسول الله ولیس یعصی ربه وهو ناصره فاستمسک بغرزه فوالله انه علی الحق الیس کان نحدثنا انا سنأتی البیت فنطوف به قال بلی افاخبرک انک تأتیه العام قلت لا قال فانک اتیه ومطوف به "(۱) محصل یہ کہ جب صلح حدیبیہ قرار پائی اور مسلمانوں کا بے دخولِ مکہ وطوافِ کعبہ مدینہ طیبہ کو واپس جانا ٹھہرا شمشیرحق فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ بات سخت ناگوار گذری اور بے نیلِ مرام واپس جانے میں بسبب اپنی حرارت دینی خلقی جبلی کے گونہ کسرِ شوکتِ اسلام سمجھی اپنے درد کے درماں جوئی کے لئے دربارِ سید الابرار علیہ الصلوٰۃ والسلام میں حاضر ہوئے اور عرض کیا، کیا حضور خدا کے سچے نبی نہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں، عرض کیا: کہ ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں، فرمایا: کیوں نہیں، عرض کیا: تو جب یہ حال ہے تو ہم اپنے دین میں ذلت کیوں آنے دیں، ارشاد ہوا: بے شک میں خدا کا رسول ہوں اور اس کی نافرمانی نہیں کرتا اور وہ میری مدد کرنے والا ہے، عرض کیا: کیا آپ ہم سے نہیں فرمایا کرتے تھے کہ ہم خانۂ کعبہ پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے، فرمایا: کیوں نہیں سو کیا میں نے

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب الشروط، باب الشروط فی الجہاد، حدیث ۲۷۳۱-۳۲، دارالفکر، بیروت، ص ۶۶۵

marfat.com
Marfat.com

تجھے یہ خبر دی تھی کہ ہم اسی سال کو پہنچیں گے؟ عرض کیا: نہ، فرمایا: تو تو کعبہ پہنچے گا اور اس کا طواف کرے گا یعنی فاروق نے عرض کیا حضور نے ہمیں یہ مژدہ دیا تھا اب ہم واپس جاتے ہیں حضور نے فرمایا خاص اس سال کا نام کب لیا تھا وعدہ بے شک سچا ہے اور جو ہم نے کہا وہ ہونے والا ہے اگرچہ اس سال نہ ہوا، غرض ان کے دل کو چین نہ آیا صدیق (کے) پاس گئے شاید ان کی رائے میری رائے کی موافقت کرے اور وہ حضور میں (عرض) کریں اور ان کی بات سنی جائے پس کہا: اے ابوبکر کیا یہ سچے نبی نہیں ہیں خدا کے، فرمایا: کیوں نہیں، (عرض کیا) کیا ہم حق پر اور ہمارے دشمن باطل پر نہیں، فرمایا: کیوں نہیں، کہا: جب یہ حال ہے تو ہم اپنے دین میں خشت کو کیوں جگہ دیں، فرمایا: اے شخص بے شک وہ خدا کے رسول ہیں اور اپنے رب کی نافرمانی نہیں کرتے اور وہ ان کی مدد کرنے والا ہے تو ان کی رکاب تھامے رہ کہ خدا کی قسم وہ حق پر ہیں، کہا: کیا ہم سے انہوں نے نہ کہا تھا کہ ہم کعبہ پہنچیں گے اور اس کا طواف کریں گے، فرمایا: کیوں نہیں سو کیا تمہیں یہ خبر دی تھی کہ اسی سال کعبہ پہنچیں گے عرض کیا: نہ، فرمایا: تو تو کعبہ پہنچے گا اور اس کا طواف کرے گا۔ عزیزا! دیکھا ہم رنگیٔ صدیق کو کہ ہر سوال کا حرفاً حرفاً بعینہٖ وہی جواب ان کی زبان سے نکلا جو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور جب سلطانِ جوارح قلب ہے تو ہم زبانی بے یکدلی کے کب متصور

ع فضل است مر خدا را بخشد بہ ہر کہ خواہد (۱)

(۱) ترجمہ: یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم ہے کہ جسے چاہے اس میں سے وافر حصہ عطا فرماتا ہے۔

marfat.com
Marfat.com

مشابہت (۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول روز سے کفر و کافرین کی مجالس سے محترز و خلوت پسند عزلت۔۔ تھے صدیق اکبر کو بھی تمام جہان میں کسی کی صحبت پسند نہ آئی اور بحکم حدیث صحیحین ''**الارواح جنود مجندة فما تعارف منها وائتلف وماتناكر منها اختلف** (۱)'' (۲)

اٹھارہ برس کی عمر سے سید العلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ملازمت اختیار کی سفر و حضر میں ہمراہ رکاب۔۔ تاب رہتے، یہاں تک کہ حضور والا مبعوث ہوئے پھر تو جن امور کو اپنی قوت فراست سے ادراک کر کے رفاقت والا اختیار کی تھی اب عین الیقین ہو گئے اس رابطۂ اتحاد نے اور ہی استحکام پایا جس کی گرہ قیامت تک نہ کھلے گی۔

مشابہت (۳) بتوں بت پرستوں سے تنفر تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی طینت میں خمیر کرتے ہیں کبھی کسی نبی نے بچپن میں بھی بتوں کی تعظیم نہ کی حضور ﷺ نے پیدا ہوتے ہی واحد ذی الجلال کو سجدہ کیا اور توحید الٰہی کی علی الاعلان گواہی دی صدیق کو دیکھ کہ اس فضل سے کیسا بہرۂ وافی پایا اور صغرِ سن میں بتوں کی عاجزی اور محض بے دست و پائی سے ان کی عدمِ الوہیت پر استدلال اور بت شکنی

---

(۱) ترجمہ: روحیں لشکر ہیں، جن میں وہاں تعارف ہوا ان میں یہاں الفت ہے اور جن میں وہاں پہچان نہ ہوئی یہاں ان میں اختلاف ہوا۔

(۲) صحیح البخاری، کتاب احادیث انبیاء، باب الارواح جنود مجندة، حدیث ۳۳۳۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲/۴۱۳

marfat.com
Marfat.com

کر کے شانِ ابراہیمی کا خلف دکھایا، ایک بار مہاجرین وانصار دربارِ درربار سید الابرار علیہ الصلوۃ والسلام میں حاضر تھے کہ صدیق نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کی زندگی کی قسم میں نے کبھی کسی بت کو سجدہ نہ کیا حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی قسم کھاتے ہیں کہ میں نے کسی بت کو سجدہ نہ کیا حالانکہ اس قدر (عمر) آپکی جاہلیت میں گذری صدیق اکبر نے فرمایا ابوقحافہ (۱) میرا ہاتھ پکڑ کر ایک بت خانہ میں لے گئے اور مجھ سے کہا یہ تیرے بلند وبالا خدا ہیں انہیں سجدہ کر اور چھوڑ کر چلے گئے، میں صنم (کے) پاس گیا اور اس سے کہا میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دے، اس نے کچھ جواب نہ دیا، پھر کہا میں ننگا ہوں مجھے کپڑا دے، اس نے کچھ جواب نہ دیا تو میں نے ایک سل اٹھائی اور اس سے کہا تیرے یہ سل مارتا ہوں اگر تو خدا ہے آپ کو بچالے، اس نے کچھ نہ کہا جب تو میں نے وہ پتھر اس پر ڈال دیا کہ منہ کے بل گر پڑا اور میرے باپ آئے کہا اے بیٹے! یہ کیا کیا، میں نے کہا وہی جو تم دیکھتے ہو، بس وہ مجھے میری ماں (کے) پاس لے گئے اور ان سے حال بیان کیا، ماں نے کہا کہ اسے چھوڑ دو کہ اس کے بارہ میں خدا نے مجھ سے سرگوشی فرمائی، میں نے کہا اے میری ماں وہ کیا سرگوشی تھی، کہا جس رات مجھے دردِزہ تھا میرے پاس کوئی نہ تھا کہ ایک ہاتف کو میں نے پکارتے سنا اے خدا کی سچی لونڈی تجھے آزاد بچے کا مژدہ ہو نام اس کا آسمان میں صدیق ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا یار ورفیق ہے۔ حدیث میں ہے جب صدیق اکبر اپنا یہ قصہ بیان کر چکے، جبریل امین نازل ہوئے اور رسول اللہ

---

(۱) یعنی صدیق اکبر کے والد یا پھر عثمان نام صحابی ہیں روزِ فتح مکہ مسلمان ہوئے۔

marfat.com
Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ابوبکر سچ کہتے ہیں تین بار صدیق کی تصدیق کی، فقد ذكر الامام احمد بن محمد الخطيب القسطلاني في ارشاد الساری شرح صحيح البخاری قال نقل ابن ظفر في انباء نجباء الانبياء ان القاضی ابا حسين احمد بن محمد الزبيدی روی باسناده في كتابه المسمی معالي الفرش الى غوالي العرش ان اباهريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال اجمع المهاجرون والانصار عند رسول الله صلی الله عليه وسلم فقال ابو بكر رضی الله عنه وعيشک يا رسول الله انی لم اسجد لصنم قط فغضب عمر بن الخطاب رضی الله عنه وقال تقول وعيشک رسول الله صلی الله عليه وسلم انی لم اسجد لصنم قط وقد كنت في الجاهلية كذا وكذا۔۔۔۔۔(۱) الخ (۲)

وقال تعالی ﴿وما ارسلنک الا رحمة للعالمين٥﴾(۳) و قال تعالی ﴿ بالمومنين رؤف رحيم٥﴾ (۴) ابوبکر صدیق ارحم امت ہیں بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امت مرحومہ پر کوئی ایسا مہربان نہیں قال صلی الله

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے ہے۔

(۲) مرقاۃ المفاتیح، کتاب المناقب، باب مناقب ابی بکر، مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ، ۱۲/ ۱۷۸

(۳) پ ۱۷، سورۃ الانبیاء، آیت ۱۰۷

(۴) پ ۱۰، سورۃ التوبۃ، آیت ۱۲۸

marfat.com
Marfat.com

علیهوسلم فی الحدیث المشهور ''ارحم امتی بامتی ابو بکر(۱)''(۲) وفی لفظ ارأف امتی اوررافت رحمت سے زیادہ ہے۔

مشابہت (۴) اللہ جل جلالہ نے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو جامعِ فضائل کیا کوئی خوبی وکمال اگلے انبیا کو نہ ملا کہ اس کی مثل یا اس سے امثل حضور کو عطا نہ ہوا قال القاضی فی الشفا وقسطلانی فی مواھب و غیرھما فی غیرھما (۳) اسی طرح صدیق اکبر کو جامع خیر کیا کہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں خیر کی تین سو ساٹھ خصلتیں جب خدا بندے سے ارادہ بھلائی کا فرماتا ہے ان میں سے ایک عطا کرتا ہے کہ وہ اسے جنت میں لے جاتی ہے، صدیق نے عرض کیا: یارسول اللہ ان میں سے مجھ میں بھی کوئی خصلت ہے، ارشاد ہوا: شادمانی تیرے لئے اے ابوبکر کہ تو ان سب کا جامع ہے(۴) (آگے بیاض ہے)

ایک بار ارشاد فرمایا: نمازی جنت کے بابِ نماز سے بلائے جائیں گے اور

---

(۱) ترجمہ: سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیثِ مشہور میں فرمایا میری امت میں سے میری امت پر سب سے بڑا مہربان ابوبکر ہے۔

(۲) سنن الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل، حدیث ۱۶۔۳۸۱۵، دار الفکر، بیروت، ۵/۴۳۵

(۳) ترجمہ: قاضی عیاض علیہ الرحمہ نے شفا میں اور امام قسطلانی علیہ الرحمہ نے مواھب میں اور ان کے علاوہ دیگر علماء نے اپنی اپنی کتابوں میں اس بات کو ذکر کیا۔

(۴) تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، دار احیاء التراث العربی، بیروت، ۳۰/۱۰۳

marfat.com
Marfat.com

مجاہد بابِ جہاد اور اہل زکوۃ بابِ زکوۃ اور روزہ دار بابِ صیام باب ریان سے۔صدیق نے عرض کیا: یا رسول اللہ سب دروازوں سے بلائے جانے کی کوئی ضرورت تو نہیں یعنی مقصود کہ دخولِ جنت ہے ایک ہی دروازے سے حاصل ہے پس یا رسول اللہ کوئی ایسا بھی ہے جو ان سب سے پکارا جائے؟ ارشاد ہوا: ہاں اور مجھے امید ہے کہ تو ان میں ہوا ے ابوبکر۔ **اخرج البخاری فی صحیحہ من حدیث الزهری قال اخرج حمید بن عبد الرحمن بن عوف ان اباهریرة "قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من انفق زوجين من شئ من الاشياء دعى من ابواب يعني الجنة يا عبد الله هذه خيرا فمن كان من اهل الصلوة دعى من باب الصلوة ومن كان من اهل الجهاد دعى من باب الجهاد ومن كان من اهل الصدقة دعى من باب الصدقة ومن كان من اهل الصيام دعى من باب الصيام وبا ب الريان، فقال ابوبكر ما على هذا الذى يدعى من تلك الابواب من ضرورة وقال هل يدعى منها كلها احد يا رسول الله، قال نعم وارجوان تكون منهم يا ابابكر (۱)"** (۲) علماء فرماتے ہیں: جو کسی قسم کی عبادت بکثرت کرے گا کہ اس سے ایک خصوصیتِ خاصہ اسے حاصل ہوگی جس کے سبب سے اسے بالتخصیص اسی عبادت

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے ہے۔

(۲) صحیح بخاری کتاب المناقب، باب قول النبی لو کنت متخذا، حدیث ۳۶۶۶، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۲/ ۵۲۰

marfat.com
Marfat.com

کی طرف اضافت کریں اوراس کا اہل کہیں وہ خاص اس دروازے سے ندا کیا جائے گا جواس کے مناسب ہواور جوتمام عبادات کا جامع ہواور تمام اعمال اس کے درجۂ نہایت میں واقع ہوں کہ ایک کودوسرے پرترجیح نہ دے سکیں وہ از راہِ تشریف وتکریم سب دروازوں سے بلایا جائے گا اگرچہ دخول ایک ہی دروازہ سے ہوگا اور رجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی واجب ہے جس امر میں فرمائیں مجھے امید ہے کہ ایسا ہولاجرم ویسا ہی ہوگا پس بالیقین ثابت ہوگیا کہ یہ جامعیت صدیق اکبر کو حاصل ہے وھو المقصود۔(۱)

مشابہت (۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوامع الکلم عطا فرمائے گئے تھوڑے لفظوں میں اتنا مضمون ارشاد فرماتے جس کے شرح وبسط میں کتابیں تصنیف ہوسکیں، **من ذلک قوله صلی الله علیه وسلم انما الاعمال بالنیات** (۲) (۳) **وقوله صلی الله علیه وسلم اسلم تسلم**(۴)(۵)☆**وقوله صلی**

☆**قوله صلی الله علیه وسلم اسلم تسلم اخرجه الشیخان - منه**

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب الصوم، باب الریان للصائمین، حدیث ۱۸۹۷، دار الفکر بیروت، ص ۴۴۹

(۲) ترجمہ: انہیں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ اعمال صرف نیتوں کے ساتھ ہیں۔

(۳) صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ، حدیث ۱، دار الفکر، بیروت، ص ۱۷

(حاشیہ جاری ہے)

marfat.com
Marfat.com

اللہ علیہ وسلم الخراج بالضمان (۱)(۲)☆الی غیر ذلک

ابوبکر صدیق پر بھی اس کا پرتو ٹھہرا اور فصل خطاب وحسن کلام میں پایۂ رفیع عطا ہوا یہاں تک کہ امیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم حدیثِ طویل میں فرماتے ہیں "کنت امثلهم کلاما و اصوبهم منطقا و اطولهم صمتا و ابلغهم قولا ای ابو بکر "(۳) آپ کا کلام سب سے بہتر تھا اور گفتار سب سے زیادہ درست اور طول خاموشی اور بلاغتِ کلام میں آپ کا مثل کوئی نہ تھا۔

اسی طرح امیر المؤمنین فاروقِ اعظم یا ام المؤمنین رضی اللہ تعالی عنہما نے انہیں

☆قوله صلی الله علیه وسلم الخراج بالضمان ، اخرجه احمد وابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة وابن حبان عن صدیقة عائشة رضی الله تعالی عنها وصححه الترمذی و ابن حبان و الحاکم وابن القطان والمنذری والمدینی والزرکشی ۱۲ منه

---

(۴) ترجمہ: اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ اسلام لاؤ سلامت رہوگے۔

(۵) صحیح البخاری، کتاب بدء الوحی، حدیث ۷، دار الفکر، بیروت، ص ۲۰

(اس صفحہ کا حاشیہ)

(۱) ترجمہ: اور حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ نفع اس کے لئے جس پر ضمان ہو۔

(۲) سنن ابی داود، کتاب البیوع، باب فی من اشتری عبدا فاستعمله ثم وجد به عیبا، حدیث ۳۵۰۸، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ص ۵۵۸

(۳) البحر الزخار بمسند البزار، مسند علی بن ابی طالب، حدیث ۸۳۴، ۳/۱۳۱

marfat.com
Marfat.com

ابلغ الناس کہااور امیر المؤمنین عمر نے سقیفۂ بنی ساعدہ میں لوگوں کے اجتماع اور انصار کے دعویٰ خلافت کے قصہ میں فرمایا میں نے فکر کر کے ایک کلام اپنے جی میں بنا رکھا تھا کہ انصار سے یوں یوں کہوں گا اور مجھے خوف تھا شاید ابو بکر ایسا نہ کر سکیں مگر جب ابو بکر نے کلام کیا میری مہیا کی ہوئی باتوں میں سے ایک کلمہ نہ چھوڑا کہ اس کے مثل اور اس سے افضل فی البدیہہ نہ فرمادیا۔ اخرج البخاری من حدیث عروۃ بن الزبیر عن ام المؤمنین عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا فی حدیث طویل" قال واجتمعت الانصار الی سعد بن عبادۃ فی سقیفۃ بن ساعدۃ فقالوا منا امیر ومنکم امیر فذھب الیھم ابو بکر الصدیق وعمر بن الخطاب وابو عبیدۃ بن الجراح فذھب یتکلم فاسکتہ ابو بکر وکان عمر یقول واللہ ما اردت بذلک الا انی قد ھیأت کلاما قد اعجبنی خشیت ان لا یبلغہ ابوبکر ثم تکلم ابو بکر فتکلم ابلغ الناس"(۱)

ومن حدیث ابن عباس عن عمر فی حدیث ذکرہ بطولہ "قال عمر اردت ان اتکلم وکنت زورت مقالۃ اعجبتنی ارید ان اقدمھا بین یدی ابی بکر وکنت اداری منہ بعض الحدیث فلما اردت ان اتکلم قال ابوبکر علی رسلک فکرھت ان اعتضبہ فتکلم ابو بکر

---

(۱) صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا، حدیث ۳۶۶۸، دارالکتب العلمیہ، بیروت، ۲/۵۲۱

marfat.com
Marfat.com

فکان ھو احلم منی واو قر واللہ ما ترک من کلمۃ اعجبتنی فی تزویری الا قال فی بدیھتہ مثلھا او افضل منھا (۱)‘‘(۲)

ابوذویب شاعر ہذلی سے اسی واقعہ میں منقول ہے تکلمت الاخبار فاطالو الخطاب واکثر و ا الصواب فتکلم ابو بکر فللہ درہ من رجل لا یطیل الکلام ویعلم مواضع فصل الخطاب واللہ لقد تکلم بکلام لا یسمعہ سامع الا انقاد لہ وما لا الیہ ،یعنی انصار نے کلام وخطاب میں تطویل کی اور بہت ٹھیک کہا اور ابو بکر نے کلام کیا سو خدا کے لئے ہی ان کی خوبی ہے ایسے مرد ہیں کہ دراز نہیں کرتے کلام کو اور جانتے ہیں فصل خطاب کے مقامات کو خدا کی قسم ایسی باتیں کیں کہ جو سننے والا سنے دل سے قبول کرے اور ان کی طرف جھک جائے۔

مشابہت (۶) جب سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر غارِ حرا شریف میں آیتیں اقــــرا شریف کی نازل اور حضور کو فضیلتِ رسالت حاصل ہوئی صدمۂ فشارِ جبریل وہیبتِ کلامِ جلیل سے دلِ نازک ہلتا تھا اور حضور کو پروازِ روح کا خوف ہوا حضرت جناب ام المؤمنین خدیجۃ الکبری رضی اللہ تعالی عنہا نے بطریق تسمیہ عرض کیا: خدا کی قسم اللہ آپ کو کبھی رسوانہ کرے گا کہ آپ ذوی القرب کی خبر گیری فرماتے ہیں

---

(۱) ان دونوں احادیث کا ترجمہ ومفہوم ان سے پہلے موجود ہے۔

(۲) صحیح البخاری، کتاب الحدود، باب الرجم حبلی من الزنا، حدیث ۶۸۳۰، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۴/۳۴۳

marfat.com

Marfat.com

اور بات سچ کہتے ہیں اور امانت ادا کرتے ہیں اور عاجزوں کا بار اٹھاتے ہیں نایاب نعمتیں عطا فرماتے ہیں اور مہمانوں کی مہمان داری کرتے ہیں اور حق حادثوں میں مدد فرماتے ہیں **فقد اخرج البخاری ومسلم فی صحیحیهما حدیث بدء الوحی بطوله عن عائشة رضی الله تعالی عنها فیه فجاء الملک فقال اقراء فقال ماانا بقاری(۱)(۲)**

---

(۱) اس حدیث کا ترجمہ اس سے پہلے ہے۔

(۲) صحیح بخاری، باب بدء الوحی، حدیث ۳، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱/۷

marfat.com
Marfat.com

ادارے کی دیگر کُتب

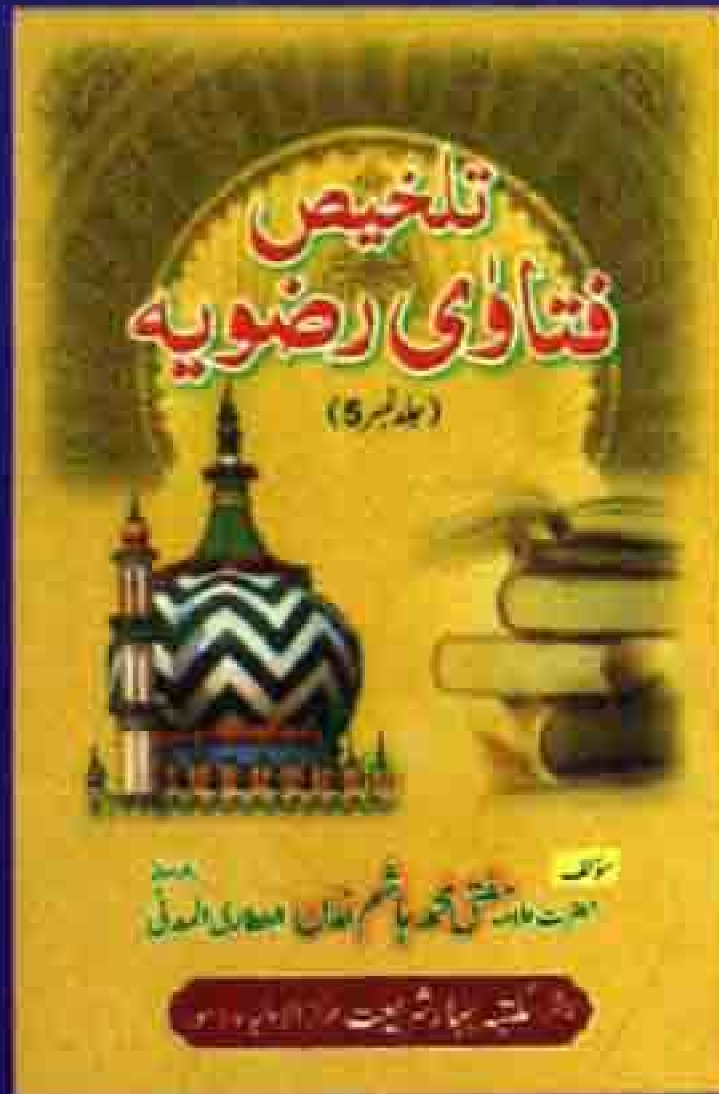

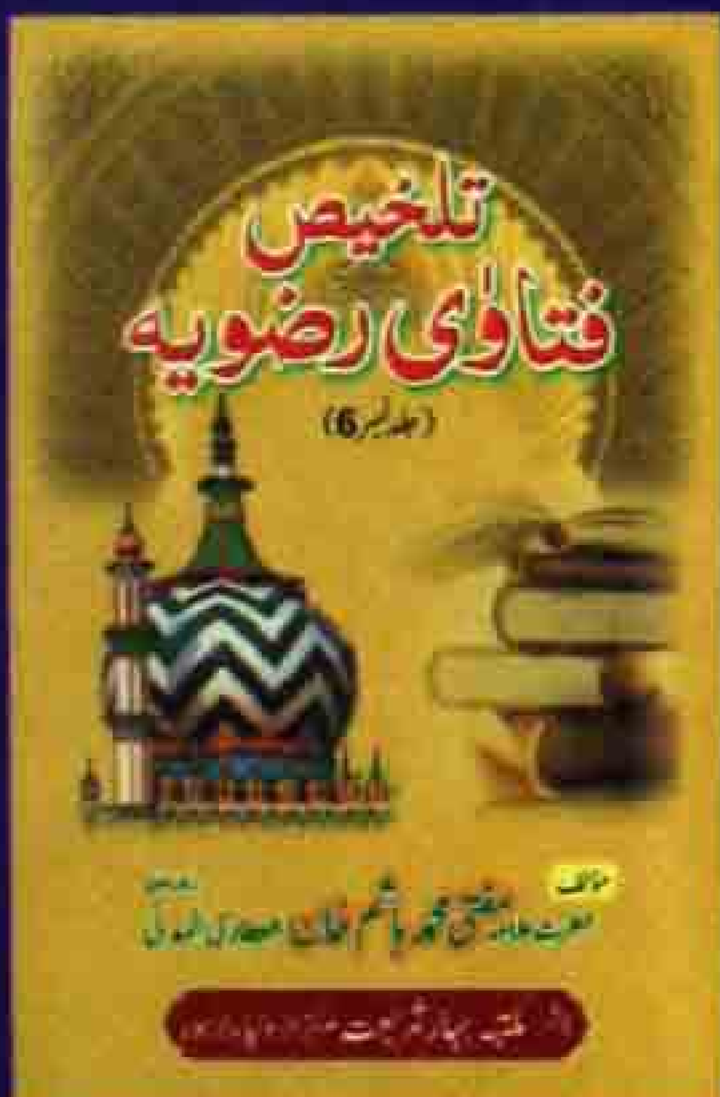

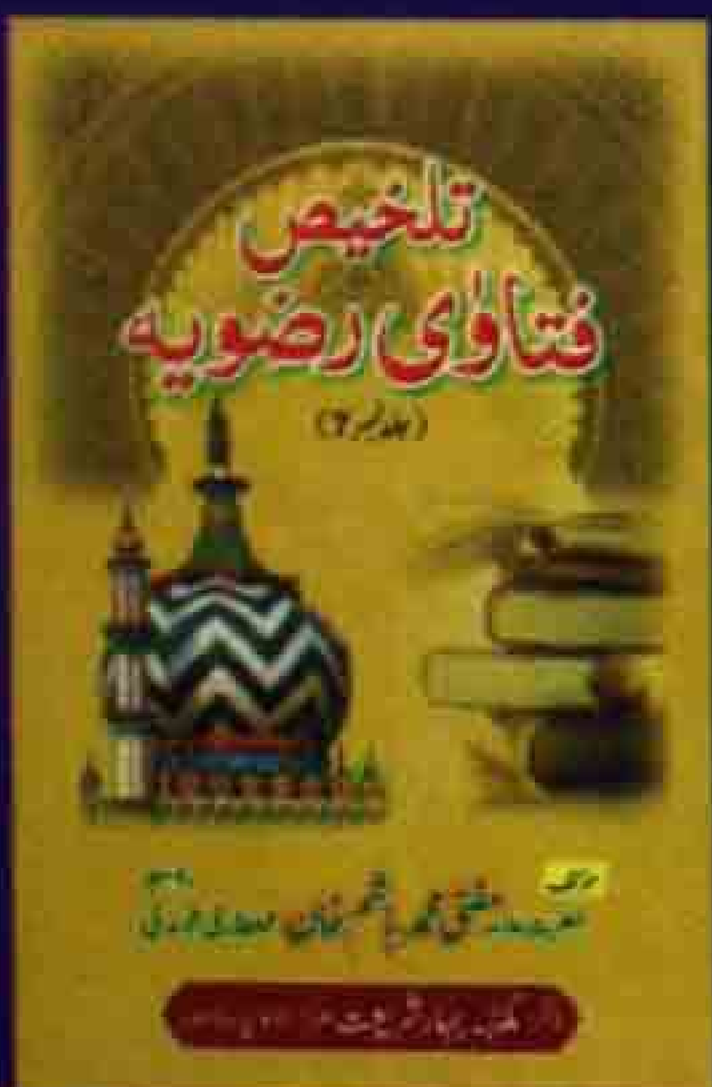

مکتبہ بہارِ شریعت